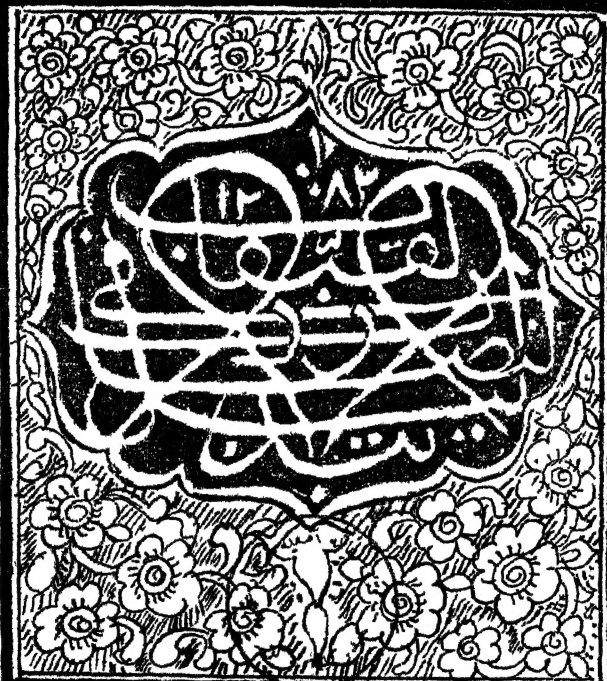


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
لَبَّيْكَ يَا رَبِّ لَبَّيْكَ يَا رَبِّ

وَمَا تَكُنْ لَكَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ عَذَابٍ

لَبَّيْكَ يَا رَبِّ لَبَّيْكَ يَا رَبِّ  
وَمَا تَكُنْ لَكَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ عَذَابٍ



لَبَّيْكَ يَا رَبِّ لَبَّيْكَ يَا رَبِّ  
وَمَا تَكُنْ لَكَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ عَذَابٍ

وَمَا تَكُنْ لَكَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ عَذَابٍ

لَبَّيْكَ يَا رَبِّ لَبَّيْكَ يَا رَبِّ  
وَمَا تَكُنْ لَكَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ عَذَابٍ

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رَبِّ اجْعَلْنِي عَلَى الْكَاثِبِينَ وَفَعَلَهُ اللَّهُ وَبَشْتَعِينَ وَفَضَّلَهُ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ  
 غَضِبَ اللَّهُ عَلَى الْكَاثِبِينَ سَيِّمًا عَلَى الْفُطْرِ الْعَلِيِّ طَلْدًا مَابُطَّةً لَهَا وَحَلَّةً الْبَغْيَا فِي غُفْرَانِ الْمَالِي كَانَ سَيِّمًا لَهَا  
**بعد** حمد و صلوة کی حمد اولی و کبیرین گزارش کی چندین قریب ایک نسیہ بعض اہل کتب ہائے ہندو و بارہ سال کے بدین غلامیہ  
 اہل خلاف دشمن جان انصاف زبان طعن و لوم کی اہلی امایہ یدیم اللہ تعالیٰ بالطاہر الخفیۃ و الجلیۃ پر دارا و شہید پوشی و تہذیب و آیتا اپنی سلسلہ کی  
 کہتی ہیں کہ بدین شیعہ مایہ کی نہیب میں مثال و رند بہ ہم نیوین جرم ہی ہنویض جو خرابیت ملاب قدس انصاف سوۃ تحقیق فدوۃ انصاف و انصافین  
 الکفر فی الکفر حضرت سلطان اعلیٰ محمد العصر الزمان ام ظلمہ ماوارت الہام والاوان بن آیتا اور بعض ملائکہ جناب مستطاب جواب و سکا رسالہ موسومہ  
 میں یوں رقم کیا تھا کہ ہم سلسلہ مختلف فیہا میں الفرقین اور روایت صحیحہ کتب مغنیہ ہنسٹ سی شعرا بحث ملت فعل نکور اعظم و انما  
 ہنسٹ کے نزدیک اوسین و ج کہ تہن بال نعل کچہ و ما بار و د کا کین تجا لکھنویں مسائل مطبوعہ مطبع علی شمس علی لکھنوی موسومہ نقیۃ لال اکذاب مولانا  
 سید الکذاب المغیری جواب رسالہ شہتم تا قب نظر تری و سکی ملاحظہ سی و فرج ہو اگر کسی مجدد و فوج زید و دشمن خاندان ہو لکھنوی محمدی بنی بر خلاف حقوق لازم  
 الوفاق یہ وافی ہر یہ قل لا استلک علیک لک الملوۃ فی العصر و خرافات ام طاع و جب الایام شہ نبوی کو موالاتی انصاف  
 لکھنوی انصافین کی کما فی الغلوۃ الجلائق اور برعکس اب علامہ با علم و ادب کے در پردہ رسالہ شہتم تا قب کے روی خطاب طرف جناب علی انصاف محمد  
 و ام ظلمہ کی کرکی لا خوف سرکار شہنشاہ و ملاطفت معانین محدثتہ انیس و ۱۰۹۹ و ۱۰۰۰ مجموعہ تعزیرات ہندی موعظت و اکرم مصدق کام  
 علم و ایشاد ہنسٹ نیا ذخیرہ نام کی دو کتابیں کھنویہ و ۱۰۱۰ شہتم علی لا یلکین و جہو انیس و شیطان جیم علی حل پر نہا ہی کیا اوسکی  
 اپنی سلاطین کی کما و از کی و اب اب سنین اقصیہ دیدہ و دستہ اپنی اسلاف کا خلف جانی و نیکار و نا شید مایہ لوی شہید الدخان مایہ و غیرہ  
 و باجہ رسالہ شہتم جیم میں کہ رسالہ نہ کور شہنشاہ کا نیکو و شہادہ جہا لکھنویہ و کور و حشر علی لایف ہوا ہی نہا خرابیت محمد العصر الزمان ام ظلمہ ماوارت الہام  
 کا شہتم جیم مایہ کی ہر ہر حمارہ قدس فیہ القام سالہ الاکرام علی الکعب انصاف انصاف لایف ہوا ہی نہا خرابیت محمد العصر الزمان ام ظلمہ ماوارت الہام



الملوی الاکل و آخر لمجل محمد شیعہ طالع القضاۃ ارفعہ صاحب الفخر العلوی مولانا دلدار علی اور نجد سطر لکھا ہی اول النکاح صاحب سالہ در ملک سادات  
 اگر تم نظم و مراعات اترم شان کا فہم لیں سلام غم نمی بخشی نمی بینید نہ خاوشید اللہ اور غیرہ صاحب ثلثہ کا مرشد و مادی من نصیب حق شیخ کا رہی جو کوئی  
 اترام سر محمد رفیع المقام و اس سید سادات الکرام کی کرگیا اہل اسلام ہی ہو گا و آئی جو کہ اس محمد و فوج زبیدی روی خطا طرف باب نظامہ محمد  
 والزمان کی گسلا اکل سید بام علیہ وآلہ صلواتہ و سلامہ وین نام بنی مالہ مرد و وہ کا قضاۃ لال لکھنؤ ایما مار کہا با تحقیق دایرہ سلام ہی خارج ہو گیا و  
 محیط اترام و ہوا و مین تیدہ منہ کہ حق نہ فیقت ہو کا فوا و لک جبطت عاظمہ الذبانی کتھی و اولک استی النائم فیہا حلا و دن  
 و تارکس متاخی شعار کا یہ ہے کہ مکر مدات مار کی خدمتین بھی متاخی کے اور کام مدات فرجام کو طام نہرایا کہ رما قضاۃ مطبع علی بخشان لکھنؤ  
 کی صفحہ دوم کی سطر چہمین بیشتر سرکاری حقین لکھا ہے یہ نیم ضیہ کہ سلطان ستم و اوارد زند لکھنؤ ریش ہزار مرخ مسیح و او تو حق  
 کہ مولف سالہ قضاۃ فی جو تیرو یوقیان ریدہ دین روزمرہ پر کی و سب و شتم کو نہایت علما را بید کہ دلیل محجیت اور نال عجیبی م فرمایا اور  
 علم و فضل سحر اصل تعبد علی و فضل و شرفا کو تائب و نشا تم ہی خاصشی ہی حقیر فی بناچار نظر منسل مشور کہ جواب کی نبر کی و بود کجی الناس علی  
 غفوف کی میا ہی کہ جواب قضاۃ لکھا تھا اگر قضاۃ علی القضاۃ قبلہ و کہ سلطان العلام محمد العصر الزمان مات شمسوی شاد و لکھنؤ فی لایہ حجت و ل  
 رتہ العالین و سلا لایہ طاہرین ہن و سکون پند فرمایا اور شاد کیا کہ حق الوسخ و زینت سہی خزانہ سب حقیر فی امتثال لایہ لاشرف الاعلی  
 او سکا بدل دیا لاکن ابدان یانی و خلائی و حاکمی خدمت میں عرض ہے کہ منکام مطالعہ قضاۃ کے جس قسم گستاخانوں میں دین کے  
 نہایت علی فرود خدا مایہ کہ مصدق علماء کا کہتا ہے نبی اس آئیل میں کیوں و حرق طبع حال ہو تو او تمام میں حضرت عمر علیہ السلام کی  
 گزار کی حقہ کریں و رانہ انصاف مضمون کلو خاوند زار باوش سنگست و خیال میں کہ مکر سمجھ لیں کہ باعث اس کا قضاۃ کوں جہی ہوا  
 ایام صبا نیمہ اور وقت آدم مطلب کہ قضاۃ کذاب جو سو گیا غذا و تصنیع مد کی فی تحقیق تصنیع و قضاۃ اجزا و ہمار کی کوئی جواب  
 کسی مطلب کا بجز گناہ جیل و مقبرہ و کجا ارجلی دیہات کی و مخطیاب کی نہیں لکھا اگر جہ خاطر دیا مفاطر خوش رہے کہ دہر غرہ و الفاظ قیود  
 اگر اکثر بیعی و خوشی و دین تفصیل کہنا لاکن خوف نظیر مل کے اس امر سی غاص عین کر کی جواب مضامین ضروریہ کا لکھنا بجزیکہ طول  
 و تفصیل سی پاک ہوا و حقہ اعلیٰ ملخص بعض کائد و اعلیٰ و مہولت اس خطہ بانگی کہ وسطی خطہ و غبطہ و تبیین دلیس و کام کالانعام کی او نکا کا  
 منہ ہوا کہ لکھا ہی کہ ارباب لغاف و تارکان اعتبار حقیقت حال اسکی خطی کی کل طوی تھا انا اشخ الفتنی مستعینا بعون  
 اللہ و مشکباً للزائد بتدلیل النصا و فحیل الکتاب فی رد القضاۃ و ملخصا لھا کال  
 فی حقیقت القضاۃ کیا اصل سالہ قضاۃ مطبوعہ مطبع علی بخشان لکھنؤ کے گیارہویں صفحہ کی تیسری سطر میں تفسیر  
 جلال الدین سیوطی کے حقین کو تفسیر کو مذہب نیونین محمد و مصنف و مکملہ علما سیدہ سی کوں جز صاحب سالہ لکھا ہی اکثر احادیث  
 اور آثار و روایات منقولہ تفسیر ابو حنیفہ کے مقرر نہیں اسی جہت ہی تہدین غلام معلوم فی مولف کو صاحب دلیل ہی لکھا ہی خصوصاً

جو کوئی

۳

حقہ

[illegible]

مجلس شورای اسلامی  
جمهوری اسلامی ایران

وہم

[illegible]





[illegible]



[illegible]

[illegible]



[illegible]

میں اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے درمیان جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 و محمد بن ابی بکر و عمر و عثمان و علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے درمیان جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 اس کے بعد اور دیگر کتب میں لکھا ہے کہ ان کے بعد اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بعد اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 خلیفہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بعد اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 پر خوف ہے کہ کسی بین الاقوامی عہد میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 کسی ملک میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 خلیفہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بعد اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 سینہ کی طرف سے جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 فی الواقع اس کے بعد اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 اس کے بعد اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 ہو گا اور ان کے بعد اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 عہد الامویہ کی اور عباسیہ کی اور اس کے بعد اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 ہو گا اور ان کے بعد اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 دلائل قاطعہ ہیں کہ اس کے بعد اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 ائمہ اثنی عشر کی اس کے بعد اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 اور ان کے بعد اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 علیہ السلام کے بعد اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 خلیفہ و امامان کے بعد اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 ائمہ اثنی عشر کے بعد اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 جو ان کے بعد اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 ذات یونس کے بعد اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں  
 وانما الخلیفہ و امامان کے بعد اس کے خلیفہ زادوں میں جو ان کے عہد میں ہوا اس کے خلیفہ زادوں میں

[illegible]

12



[illegible]



[illegible]

• لکھنؤ میں کھنڈ کی تعمیراتی سرگرمیاں جاری ہیں۔

[illegible]



اعلیٰ شافی اور کتاب سنیہ ابو جبر اور کتاب ابن جری غیر کتب معتبرہ سنہ سین دیکھئے اور تاریخ ابن عساکر مصنف و مصنف دونوں محدثین ملتے ہیں  
 سارا قصہ مفصل رقم اور احادیث و سیرا خان سید علیہ السلام کا ابو جبر صحیح بخاری میں ہے اور جو کتابیں عبارت فضیلت فاطمہ فحیبت بابا بکر کلمہ تو انھیں  
 حق توفیق عاشرت بعد سوانہ صلی اللہ علیہ وسلم سنہ اشہد ثالثہ شاکر اوبید الخ و کان فاطمہ تسالی بابا بکر فضیلہ  
 تو سوانہ صلعم میں وارد و صد بلکہ فاطمہ ابو بکر علیہا الخ نہ غیر کتاب میں نہیں صحیح بخاری میں وارد باغ و  
 خبر صحیح بخاری میں ہے فاطمہ ابو بکر بن علی فاطمہ کثیرا کثیرا فاطمہ علیہ بابا بکر فاطمہ فحیبت فاطمہ توفیق عاشرت  
 صلعم سنہ اشہد ثالثہ توفیق فاطمہ ابوبکر علیہا کثیرا کثیرا فاطمہ علیہ بابا بکر فاطمہ فحیبت فاطمہ توفیق عاشرت  
 دیگر جو کتب انھیں سید علیہ السلام کی مذکور بطور اذکار قبول کرنے ابو بکر کی گواہی گواہان یہ کہ حدیث میں معاشرا کتابا و  
 نو شرا انھیں حدیث بنانی و وضع کے موضوعیت اور مجموعیت اوسکی بوجہ ظاہر اول یہ کہ ابو بکر غاصب متفرق دروت ہیں حدیث میں ہے کہ وقت ملک  
 بن سید علیہ السلام کی شہادت کی ابو بکر نے بیعت بنالی اوس وقت میں ہی کسی اوسے ذکر حدیث مذکور کا نہیں کیا تھا اور سوائے ابو بکر کی کسی صحابی نے بغیر اسی میں و  
 کو نہ سنا تھا اور نہ کسی روایت کی تھی **باب طاعت** یہ مدعی گوید کہ صراح شور ہی تو وضعی جو نہ حدیث مذکور کا ظہر میں اس میں صریح محمد بن حمرین کے صحابہ  
 نہیں کیا میرٹ پیغمبر اللہ علیہ وسلم میں کسی صحابہ کو اسکا علم تھا ابو بکر نے کہا میں نے سنا ہی پیغمبر خدا کو فرمایا نحن معاشر الانبیاء الخ اور جب علم اور شایع ہو گیا  
 علیہ السلام ناصی ذی علی بن ابی طالب سے کہ وہ سب صحابی نے عمل کیا روایت ابو بکر کے اکابر حدیث میں لفظی معاشرا کا لفظ حدیث  
 اور شرح معاصد و شرح موقوفین اور شرح محمد بن ابی اور نہایت اعمول اور ابطال باطل میں ہی متفرق روایت ابو بکر کا روایت مذکور میں ملے گی کہ ان سبوں  
 لکھا ہے ابو بکر کی جو پیغمبر سے سنا تھا اوسے ہی لکھا کہ کسی دوسرے کو اسکا علم تھا اور وہ اپنے وضعی ہوئی روایت مذکور کے یہ کہ روایت میں معاشرا لایا نہ شرا و  
 حدیث تبارک و تعالیٰ اور قرآن خدا کو چاہتا کہ ہی ہمنو داند منہ اور ممکن نہیں کہ پیغمبر خدا انکذیب خدا و قرآن کو کہیں جو حدیث کہ مخالف قرآن کے ہو لایا تھا فاضل ہی  
 خیر زبان واضح حدیث مذکور کی خدا تبارک و تعالیٰ تو قرآن میں فرمایا ہی حدیث سیکھا کہ اوڈ یعنی وارث ہوئے بیٹا ہوا و کی روایت مذکور کہتی ہے کہ ہم گروہ بنایا  
 یعنی علی بن ابی طالب کی وارث موقی ہیں مذکور کی وارث ہونا ہی فاطمہ ابوبکر کے کہ ان کے تبارک و تعالیٰ اور قرآن مجید الیہا داند منہ و دونوں جو موقی ہیں حضرت داؤد  
 علیہ السلام و انور علیہ السلام دونوں ہی عین ہیں اور علی بن ابی طالب حضرت زکریا و حضرت یحییٰ علی نبیا و آلہ علیہم السلام ہی حضرت خاسدہ و وضع حدیث  
 مذکور میں گروہ بنایا نہیں ہیں کہ حضرت زکریا کی خدا تبارک و تعالیٰ فرمایا کہ وارث اس کا ہو اور وارث الیہو کا بھی ہو اور خدا ہی تبارک و تعالیٰ  
 ہی حضرت یحییٰ علیہ السلام فرزند ان کو عطا کیا کہ وارث حضرت زکریا کی ہی ہوئی اور وارث اپنی ان کی ہی کہ الیہ یعقوب ہی تین ہوئی جب حدیث فی صحابہ  
 لکھا کہ حدیث کا حدیث تبارک و تعالیٰ خدا و قرآن صحابی ہوئی یا نہ بخدا ان حدیث مذکور یعنی وضعی ہوئی اور بنانی والا اسکا کہ تکرار ہے اور قرآن خدا  
 کرنا ہی اتفاق جمیع اہل اسلام علیہ السلام کے کہ فرمودہ ہو اعلیہ الرحمۃ اللہ و لا لا کلامہ و لا ناس لہم و انھی زبانی ہی عباس بن صبرہ و صحابہ  
 و سب صحابہ و صحابی کبار و سید تیسرے و دوسرے علیہا داؤد اور ابی یوسف بن ابی یعقوب بن ابی سعید حضرت زکریا ہی وارث مال ہوا و لیتی ہیں تو  
 میں ہی موقوف و دقت لکھا فاضل المالان التبیح حلیہ لا حدیث میں صحابہ ہی لکھا کہ حضرت سلیمان وارث مال ہوا  
 داؤد کی ہوئی اور بیح الاربار محمد بن ابی داؤد سلیمان اسے لکھا یعنی حضرت سلیمان نے بی بیات ہزار گھوڑی میراث میں بنائی اور تفسیر کف میں



[illegible]

[illegible]

[illegible]



[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]



[illegible]



[illegible]



[illegible]



حکیم بن خازم سوره فرقان کو پڑھتا تھا ہر خلاف او سکی جو حکم رسول اللہ پڑھا یا تھا پس قرینہ کہ میں اس ہی وقت پڑھاؤں لاکن میں فی او سکو جو پڑھا یا تھا  
ہے کہ اوسنی قرأت کو تمام کیا ہے تو میں ردا او سکی لگی میں ڈاکٹر کہی اور کہتا ہوا احباب سال کی پائے گیا اور کہا کہ یہ سوره فرقان کو پڑھا او سکی پڑھا  
جلد اسے جبکہ نظم کیا ہی حضرت فی فرمایا جو ردی اسکو عہدہ شہام سے فرمایا کہ پڑھ تو کسطح پڑھا ہی اوسنی اوسنی طرز سے پڑھا کہ پہلی میں فی او سنا حضرت  
فرمایا کہ یہ سوره ہی طرز سے پڑھا ہی ہر جہی فرمایا کہ تو ہی پڑھ میں فی پڑھا فرمایا کہ یہ سوره اسطرح سے پڑھا ہی میں اوسوقت حراں ہوا کہ دونوں کو فرمایا  
کہ اسطرح سے پڑھا ہی ہر جہی حضرت فی فرمایا کہ یہ قرآن پڑھا ہی کیا ہی سات حرفوں پر جس پڑھو صطح سے کہ میرے ہوشی کوں خربو کی کہ سوره فرقان دونوں طرح  
قرآن مرتب عثمان بن کھان ہی تو ہر مقام سے عرف فلان ثابت ہی **قال** انساب الکاتب و مصاب النوب میں ہی وما شنبہ لا الشیخہ من قولہ  
العیون انہ لیس عاقل جمہول کا مائتہ انما کا اب شرف قد ظیلکہ کا اعتداد فیما بینہما **قول** اس عبارت میں ہی شاید ہکا  
جائے کہ سینوں کو ردیک غیر نقصان قرآن میں نہیں ہوئی اور کوں ہر کہ در پی ثابت ہی مطلب کے ہی او سکو کہنی اس عبارت سے کیا حاصل ہو مطلب اس عبارت کا تو  
ہی کہ قول بوقع تیز قرآن میں مذہب جو شیعہ کا میں ہی کوں حرم بھی کمال اس عبارت کا یہ ہی کہ قول بوقع تیز نقصان قرآن میں مختلف فیہ میں شیعہ ہی  
عدم وقوع تیز کی قائل ہیں و شرف ظیلہ شیعہ قائل تیز ہیں اور عبارت مذکورہ میں کچھ ذکر اتفاق یا اختلاف سنو کا تیز و تحریف قرآنی میں پایا گیا نو اراد  
اس عبارت کا ہی سوره **قال** انساب الکاتب کہ وہ شیعہ ابن بابویہ ہر خدا اول حال میں حذف نقصان کا قائل تعلق تہ و تہ وجہ لفظ الی  
فالحسن العسکر ما صوبہ اعرف بالحق من حدیثہما الکمل و شوارب الکر و بالتبی فسا الکور و فی الحسنا علی اللہ عز و جل  
صح قرآن پڑھ سکا یا دیا نہ سمجھو کہ کچھ مٹا ہوا تھا نہ تھا وہت میں ہی تھا کو نیک کیا اس معنی کہ صدوق ہی تو ہی ہی و عبادتہ ہلکا اعتقاد  
ان لیس فی اللہ انزل اللہ علی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم انزل اللہ علیہ انزل اللہ علیہ انزل اللہ علیہ انزل اللہ علیہ انزل اللہ علیہ  
و ادعہ عشر سورۃ و فی اللہ علیہ السلام سورۃ و فی اللہ علیہ السلام سورۃ و فی اللہ علیہ السلام سورۃ و فی اللہ علیہ السلام سورۃ و فی اللہ علیہ السلام سورۃ  
السنہ انما نقول انہ اکثر من ذلک فقہ کا پڑھ ہی صدوق اس دعوی پر یوں دس لایا ہی کہ مار کا ان نقول انہ کل سورۃ من  
تفکر ان و تو اقم الخ لیس انہ و جہا ز فی سورۃ فی رکعہ ماعلة و الفی عن الفی عن ابن السورۃ من شمر رکعہ فوریضہ تصدق  
لما ظن فی امر القرآن وان مبلغ ما اید اللہ ایس من بھی عن قولہ الفی کا فی لیلہ و لیس و انہ کا یجوز ان یقیم القرآن  
فی اقل من ثلثہ ايام تصدق لما ظن البصا و علی فی العیاس اخبار و فتاوی مل اعتبار معتبر شیعہ میں مذکور ہیں اراد بالاسنفا بطول کلام ہی  
قدر قلیل نمونہ و امجس ارام یعنی ان روایات صحیحہ کے منطوقات صریح ہی کذب و تضیق لارائن قائل تحریف قرآن لازم آتی ہی کا ش ابن بابویہ  
طرح کہ حکم ان الذوق فی یدوق صحت اور کمال قرآن کطرف رجوع فرما تی سهام کذب و فسق کے قائلہ ہونی سنی صح جاتی کذب ہی صدوق بخجاستے  
**اقول** محض نہیں کہ مقرب علم مناظرہ سے ہے کہ مناظر کو نا ہی کلام کسمیلات و معتقدات صریح ہی چاہی نیاد علیہ عراب ستم ثاب فی کہ روئی خطا  
اور کا سینان پر واپس کرنے کی طرف ہے تعریف تحریف قرآن کے ہے کہ مقولات و معتقدات اکابر صنادید سنیہ و مقولات صاحب اتفاق و در مشور  
و مستند حاکم و تفسیر مدارک و جامع الاصول و صحیح بخاری و صحیح اکتب عبد کتاب الباری و صحیح مسلم ہی ہے کا نقل اقوالہم فیما سبق کون جہیز  
بد کہ کو فی کو لازم ہی کہ آجاکر وہ خلاف کے کذب کری اوئی اقوال کو تہ دل سے تسلیم کری اور اگر باعرض اپنی اسلاف کا خلف کا خلف دنیا ہی تو

اوسکو چاہی کہ کذب اسی اسلاف و اصناف کے موافق داب منظرہ کی کوئی کون جرنی معقام میں جارح سما کی کتب کے جو فصل کے اگر کسی تصحیح نسخہ میں  
 آج ہے اون عداؤ نفسی کون جو کا دعویٰ کہ سینوں کی نزدیک اتفاق قرآن موعود میں لکھا تحریف تغیر نہیں ہرگز ثابت نہیں کوسو مٹی کے اون عبارات  
 میں ورنہ سب سینوں کا داب بخوف و تغیر قرآن کے دعوے نہیں اور جو کہ کون غرضی جناب صدوق علیہ الرحمہ کو اور بھی جناب سلطان العلماء و مہم کو  
 ملو جو کذب لکھا ہی نہیں ہے جو دایہ صلیح اندازہ بادہ پیش منکبت ہے کون غرض کے پیر کو نے کون کوئی لکھا ہی بد مذہب ہونے میں کون صاحب ہمسام  
 کی جو تحریف قرآن کے کی ہے اور کون غرض صلیح اس کا جواب بخیر مال و تول کہ کچھ ہر قسم کا **قال** انساب الکاتب نے اپنی خانہ تمام قلابت ملازما  
 اور کہا آپ کہ ہما ہی باب ہی حرم میں گرفتار ہیں کہ کلان و نقصان قرآن میں ایک دم سطر ہر اسے بن قیود و سیر و تحریف غیر کثیر کا نہ کون سنا  
 اس عبارت کے اما تغیر سیر و ہر باب تبدیل بعض حروف و نقصان بعض کلمات و آیات و تحالفت ترفیع و جمع و تالیف آیات میں لڑو آیا مسند وہ  
 لاج میگردد و انکار ان بالمرہ سبب کثیر بخارا و نظریں و نواتر منصوص آن مشکل است علی ما فی ہکذا بقدر السلطۃ و بالجملة چون احادیث بسیار از طریق  
 ائمہ و صحابہ کبار در باب تحریف سیر و نقصان قرآن فی الجملة وارد شدہ و کذب تمام آئمہ کمال استعجاب میں آئے کہ نقصان محض ماہد و محرج جمال کافیت  
 ما فی الطوارح جو یہ پس ہی روایات متفقہ ثابہ بھیجا او کو مکتبہ جمل رکب اور کا فراری بنانی میں کتبہ کلینی کی کون ہی کہ روایت کردہ ہما ہی کی لکھن جاد  
 جو بنی اللہ علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم و اللہ سبغہ حشر اللہ آج ہی دم میں گرفتار کرانی میں ہر مٹی کے مجبور کی روایات کلینی کے کتب میں کہ قرآن کو زیادہ  
 ایسی ہی کہ بعد چہ ہزار اور چہ صد آیت میں بناتا ہی اور اصل قرآن کو سترہ ہزار آیت ہوتا ہی اور روایت کلینی کی ملازما کہ باب ہما ہی کے کذب  
 ہر مٹی کے بعد و نہ کذب و تغیر و تحریف سیر کے قائل ہیں حالانکہ کلینی کے روایت ہی معلوم ہو چکا کہ قرآن میں سترہ ہزار آیت ہی اس جناب ہی قرآن میں  
 نقصان و وثقت کی قریب ہر بخا ہی پس وثقت نقصان کو تغیر یا تحریف سیر کسا حال سنا ہمت ہے **اقول** مردم اندر حضرت فہم دست ہے ارباب  
 اصناف کون غرضی نا الصافی کو دیکھیں کہ اوسکی حال غایتہ علانیہ فی جو کہ زمانہ پیچہ خراب میں سورہ انحراب میں دوسو آیت ہا عثمان محرف القرآن فی تہتم  
 و ہی مکتو توصاف بی گیا او علانیہ کون متنبہ ہی جمل رکب کا فراری نہ تبا یا جناب غفران ثاب و خا سید العلماء کا تراجم و اصل الختمہ مشاہد ہی جو تغیر  
 و تحریف غیر کثیر ترفیع عثمانی میں تبا ہی او کو کون غرض کا فراری نے متنبہ ہی جمل رکب تبا یا باطل کون غرض متنبہ ہی جمل رکب تبا یا دینکا مشتی ہی اور ہر  
 ہی جو چاہی سو کون تحریف قرآنی ترفیع عثمانی میں اتفاق فریقین ثاب ہی فعلیہ علی حضرت النضر لفتہ اللہ و لکھن لکھن و لکھن لکھن اور  
 روایت کلینی کہ ان لکھن لکھن جاد جو بنی اللہ علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم و اللہ سبغہ حشر اللہ آج ہی دم میں گرفتار کرانی میں ہر مٹی کے مجبور کی روایات کلینی کے کتب میں کہ قرآن کو زیادہ  
 بر تقدیر محض نقل احادیث متناہد ہی کہ او بل و علی خدای تعالیٰ اور در سخن علمی جانی ہیں مانند آیات متناہد ہی سینہ میں ہی قریب  
 موجود ہیں مثلاً روایت خلق آدم علی صورتی کہ شیخ عبدالحی دہلوی و مکتو خیر یوں لکھا ہی کہ کیا نہ ایشا علی آدم کو اپنی صورت پر ہی  
 ہو آدم اور صورت خدای رحمان کہ کون خرد دیکھی کہ ایسی روایات اپنی صافی ظاہر ہر میں ہونی **قال** انساب الکاتب علیہ السلام ان مقدماہ بیتہ  
 الاناجات ہی کہی نتیجہ ماہد آئی ایک بہ کہ جو روافض دعویٰ کرتی ہیں کہ قرآن صحیح ہے جو حضرت ہر نبی مع کیا تہا وہ امام خوارزمی کی اس مٹی علی ما فی  
 البیہن مابل نہر احصاء روایت شارح کلینی کہ اوسنی اس ہی قرآن کی رواج و شہرت کو امام زمانہ میں فرمایا خلاف عقل کہ جناب امیر علی  
 میں قرآن صحیح کو رواج دین اور اوسکی نفع ہی حمل اسلام کو محمد و معین یا سید کیا ہی اولاد اور غرضی ہی غرض کرین اور باوجود ہوا ہی اسباب

[illegible]

۱۰۰

۳۹

[illegible]

فی ثواب عقد بن و میدانی نیز بموجبی مجمع الامثال من و امام را در شرح طاعت من و امام کا درونی فی شرح مصالیح من و فی زارادی فی قلمو  
 من و صاحب منتخب اللغات فی معجم اللغاتین اعرف کیا ہی کہ خطبہ مذکورہ کلام طاعت نظام خواب امیر علیہ السلام کا ہیہ اور کوئی جزو کہ یہ ہے کہ وہ خطبہ  
 تمامہ معلومی تقریر فی ثواب و شفاعت کلمہ جو بموجبی مستخرجہ اوکی ندیم استحقاق ہی اختلاف ہی و مذہبی ہے حال فاسطین و تاریخی و دانش سنی اور کوئی نیز کلام  
 کہو کہ سنی کہ او سنی جو ابی تحریر بن خشت و دریدہ ہی ہماری علی تقدیر بن و متاخر بن کے تحقیق کے ہی ہی حاشیہ کہ او سنی جواب من لفظ طاعت  
 کی ہی حضرت عمر کی ہی ہی ہا و صاحب انہما در دست **قال** انساب الکاتب مری ہی کہ بعض شیعہ جو غریب و بی ہی کہ جناب عثمان  
 القرآن کے قرآن کو جلایا خاک من لایا ان بہتان شیطان کو بموجب آیات صحیحہ اور قول عدو و کجائیش تصدیق ہی نہیں کیونکہ اگر یہ امر واقعی ہوتا  
 قرآن کہان رہتا شیعہ محققین اسی قول نامعقول کے قائل ہیوں اور شیعہ متروکین کو ہنوز حجاب ہے کہ بعض آیات کو جلایا علی مافیہ منج العاصیلین عام  
 قرآن کو جلایا یا دیک من جرش دیا علی مافیہ حق لیقین اس تقدیر پر مبادر رہتا کہ حرق یا حرق علی انفس الرویین جو برادف طاعت ہی فعل کر  
 ہیں علی تقدیر القہر نسبت لقرآن صحیح ہما کہ نسبت لقرآن غلط الایہ اور قرآن منسوخ التلاوة و کجائیش طاعت ہی کہ آئندہ تورات و انجیل کس طرح مختلف اور  
 سنی لکندہ منوی اور یہ دونوں اظہار حاجی لحن ہیں خصوصاً شیعہ کے طور پر سہو علی کہ قرآن غلط الایہ کے پر ہی من گریہ ہی ملکہ پر ہی والا او سکھانہا  
 بعض ائمہ گمراہ جو اپنے جناب حکم کرب را در ملازمان لحدہ دقیقہ سلطانہ من اس معنی کی تصریح کی مابین عبارت کہ در او ہر کتاب اصول کا فی بندہ خود ہی منجس  
 روایت کردہ کہ ما بحدیث حضرت امام صادق حاضر بودیم و مرجع اعلیٰ طاعت ہمراہ بود ہیں ذکر قرآن بیان اور ہم ہیں حضرت فرمود کہ اگر ہیں مسجد  
 بروقت قرأت یا بخیر اند ہیں و گمراہ بود ہیہ گفت گمراہ بود حضرت فرمود اگر گمراہ بود استی اور قرآن منسوخ التلاوة خود قرآن نہیں جیسا اسلام علی  
 ہیہ نے استقصا را لاخام من ہیں ہی تصریح کی کہ منسوخ التلاوة حقیقت قرآن ہی خارج ہی کا سبھی عبارت ہیں بالعرض قرآن غلط الایہ یا منسوخ التلاوة  
 کی ساتھ اگر یہ معاملہ پیش آیا طاعت محض شیعہ میں بیان نو شیعہ قرآن صحیح کے ساتھ ہیہ مدعا حرق یا حرق کا ضرورت جائز نہ کہتی ہیں چنانچہ مجلسی نے  
 فی ابی رسالہ اعتقادات میں نقل کیا و انکار القرآن و الاستغناء کہہ و کذا افضل لیتلو کہ استغناء کہہ من غیر ضرورۃ  
 و العائذہ فی العاذر و اما ما لیتلو ذلک کما دل الرجل و نحو الیہ فان قصد بلا استغناء کہہ و کذا خلا عرض یہ ہیں انکو  
 استہ قال کیا جزو ہوا تحقیق مقام یہ ہی کہ طاعت کی بیان زوہیت نقصان یا تحریف قرآن مروی ہی ہی نہیں اور جن و ہوتی من رضہ جفہ فی نقصان  
 یا تحریف سمجھا کی خطای ہیہ ہی معتبرات طاعت خصوصاً کتاب ہیہ طاعت تنذیر لہیہ من کہ صاحب موارد جو ہیں کی تا رو بود او و ہر ہی  
 اسکی اہام تفہیم علی وہ لہیہ و تعلیم قرار واقعی موجود ہی من شاد علیہ الیہ **قول** بحول اللہ حسن توفیقہ کون جو کو باطن فی نابائی کا  
 کی مخطون و اکاذیب پر کہی ہے و رز طاہری کہ کوئی قول صدوق علیہ الرحمہ شیعہ محققین کا مستخرجہ فی عثمان محرق القرآن کی قرآن منسوخ  
 من اندہ کہ ہیں کون جزئی نقل ہیوں کیا ہیہ کہ سہو علی کہنا ہی کہ بموجب قول صدوق کے گجائیش تصدیق ہی حال ہی قرآن کی نسبت عثمان محرق القرآن کے  
 ہیوں اور سہو علی کہنا ہی کہ شیعہ محققین ہیہ قول نامعقول کے قائل ہیوں نہ ہی کون قرآن طاعت فاختہ جیری کا ہر خلاف خلاف خصوصاً  
 بخاری و مسلم قائل و مصرح حال ہی عثمان ہی ایمان قرآن ہی تو محققین شیعہ اس امر محقق و واقعی کے قائل ہیوں کہ ہم بریکہ جلانا او ہی  
 محرق القرآن کا قرآن منزل من اندہ کہو اعرف لکابر سنیہ کی ثابت ہی کہت ہندہ و صاحب مستندین کی مونس ہیہ مخطون ہیہ ایہ انکار علی



کام اس موصفاً ای شمس کا ہی شکوہ میں رویت انس بن مالک میں یہی وجہ تھیں فی قرآن کو جمع روایا تو ابھی قرآن کا ایک ایک نسخہ  
 اطراف ممالک میں پہنچا اور حکم کیا کہ سو اس قرآن کے جو کچھ کسی صحیفہ یا مصحف میں ہو وہ سب سوادیں اور جدید رویت تو مشہور ہی کہ جبکہ بن مسعود  
 فی انکار دینی ابھی قرآن کا کیا تو عثمان نے ایمان کو انکو ضرب نادیہ کے اور انہی پر پھر واعدہ قرآن مجید کو کسی سے جلوا دیا یا پھر یہی رویت انس بن مالک میں  
 جو فقرہ وامن سو لہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحفان یعنی واقع ہی صاحب فتح الباری نے بعد ذکر اس بات کی کہ بعض نے ان بحر قحطان  
 صحیحہ ہی بڑی ہی کہا ہی اکثر روایات صحیح میں جلانی ہی میں اور جلانا ہی واضح ہو ہی اور اس کوں ضرور غلط انشاء غلط الا غلط فی جو کہا ہی کہ  
 حرق یا حرق علی اختلاف الرواۃ علی تقدیر اللغۃ نسبت لقرآن صحیح نہا بلکہ نسبت لقرآن غلط الایہ اور قرآن منسوخ التلاوة اس عبارت  
 کہ آئندہ نوریت و تکمیل طرح غلط اور فتنہ سے گندہ ہو ہی منقطع تحت ہی **اول** لفظ علی تقدیر التقریر کی گنجائش بعد تصحیح صاحب کتبہ و صاحب  
 فتح الباری و شیخ عبدالحی دہلوی وغیرہم کی کہ سبوں سے تصحیح جلانی قرآن کی ہے کہا ہی ہے جو کون بحر لفظ مذکور تغلط عوام کی ہی رہا یا ہے  
**ثانی** قرآن منسوخ حکم اور منسوخ التلاوة تو تعلیم سے بیان ذی علم و فہم ہیں کون خرفی قرآن غلط الایہ جو کہا تھا عثمان بی ایمان کسی کو یہ قرآن  
 میں سخن و غلطی کا قائل نہا کا فی التفسیر وغیرہ تحت قولہ انما ان هذا کما ان بالجملة کلام تکلام میں غلطی سے پاک ہی و علی تقدیر التدریل  
 کہا جاتا ہی اگر قرآن غلط الایہ ہی فرض کیا جاوے تو اسکی تصحیح واجب ہے نہ جہاں و جہاں کہ یہ دونوں گناہ کبیرہ ہیں و محرق و محرق اسی کی  
 ناجحیم اور کون خریدہ رویت مسلح بن شمس کے جہاں اصول کافی اور حدیثہ سلطانہ سے لایا ہی و میں علی تقدیر تسلیم عدم ایضاً اسبقہ ہی کہ جواب  
 حدیثہ السلام فی فرمایا کہ اگر ابن مسعود موافق قرآنہ ہمارے کے نہ ہوتا تھا تو گمراہ تھا اولاً اس حدیث میں قرآن غلط الایہ کا ذکر نہیں قرآن غلط  
 الایہ اور چیز ہے اور مخالف قرآنہ معصومیہ شی دیگر و را ہی ان حدیث مذکور ہی جہاں حرق و حرق قرآن غلط الایہ کا ہی ہرگز نہیں غلط ہے ہی غلط  
 کون خر منقطع یا رکا ہی اور کون خرفی یہ جو کہا قرآن منسوخ التلاوة خود قرآن نہیں یہ حالت اسکی ہے حقیقت فرمائی کیونکہ قرآن حقیقت تو  
 ہی ہی کہ وہ کلام تکلم کا ہی کہ بواسطہ حامل التدریل حضرت جبریل علیہ السلام کی خدا ہی تبارک و تعالیٰ کا بھیجا ہوا مشعلہ و در قرآن  
 وغیرہ حکام شرعیہ و قصص و اخبار ابدال و امم سابقہ پیغمبر خدا برتد ریح نازل ہوا ہی و یہ تعریف جملہ مصاحف حرقہ عثمان بر او منسوخ التلاوة  
 برصادق آتی ہی یہ کون خر حیلہ ساز و منقطع یا رکا ہی کہ عثمان بی ایمان قرآن غلط الایہ و قرآن منسوخ التلاوة کو جلایا یا کیا محض ہے  
 و منقطع تحت کیونکہ اس نے ایمان تو سب قرآن جمع کئی ہو ہی صحابہ عدول کے علی الخصوص قرآن ابن مسعود و قرآن بی بن کعب کو چکی کئی ختم  
 پیغمبر خدا کی اور حامل التدریل کے رو بہ وجہ کی تھی جہاں کہ عبارت مجمع البیان میں ہے کون خرفی بار و دنا نقل کیا ہی جہاں کہ خاندانی ایمان کو جلایا  
 و را ہی ان قرآنہ ابن مسعود و قرآنہ خیرہ تھی کہ پیغمبر خدا فی اپنی سال حلت میں دو مرتبہ حضرت جبریل پر عرض کے تھی اور ابن مسعود و مسروق حاضر ہی منسوخ  
 سبلا و لکھو مطوم ہوا تھا کافی الا کہ عثمان اور ہی استیجاب میں ہی کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو کوئی جاسی قرآن کو تار و تار پڑھی جہاں  
 نازل ہوا ہی تو جاسی کہ قرآنہ ابن ام عبدہ پر بھیجی ہو تو میں ہی قرآن کو غلط الایہ اور منسوخ التلاوة کہنا ہی بانو پر تیشہ مارا ہی اور جلایا ان قرآن کو  
 کبیرہ قریب کبیرہ ہی اور ہر حال جاسی ہو ہی کون خر حیلہ ساز فی جو کہا کہ قرآن کو عثمان بی ایمان جلایا یا ہو یا کہ آئندہ نوریت و تکمیل کے طرح  
 اور فتنہ سے گندہ ہو ہی منقطع تحت بیان کی میں کون خر حیلہ ساز و فتنہ پر داری ہو چکا ہوں کہ اسی عمل کے دشمن کیا تیری دشت میں نشان عروہ

پیغمبر خدای زاده اعظم و ذوالجلال علی بن ابی طالب کو پیغمبر خدای بخدا یا بعد پیغمبر خدا کو خوف و خند کا پتہ کو نوبت ہو چنانچہ کتب اوت  
قرآنوی ہوا اور حضرت کو یہ پتہ ملنا سب معلوم نہ ہو بلکہ حامل الترنیل و رب جلیل کو بھی خوف و خند ہو قندہ سی گندہ کی کا پتہ کو نوبت ہو چنانچہ کتب اوت  
طرح ہوا عثمان بن عفان کو پہل تھا کہ او سکھو علی الرغم خدا و رسول کے جہت یا طویر یا جام منی مد نظر ہوئی کی کون جزای جو تیار ہی مصداق الحاکم لایعقل اف  
الدر بر سوس میں آوے اپنی عقل ناسا کی ناخن لو اور کہیں سے خودی عقل مستعار کی سچ اور سمجھ کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے عالم علم لدنی اور اعظم  
خلق تھی قرآن کو بخدا یا عثمان بن عفان کو بطورانی قرآن کا کیا منصب تھا اور ظاہر کہ رفع خلاف تو صرف جلد و ہو کا خود ایجاد اس کون غریب فاد کا ہے  
مکسوطی کہ بعد طواری اون قرآن مترنم نہ کی بھی تو خفت رفع ہوا تتر فرقی بہت محمدیہ میں ہو گئی اور سب فرقی بھی ایک قرآن عثمانی مروج بھی ہے  
عقاید میں تنگ ہیں عثمان کو نسخہ بھی مہیول گیا کہ اس قرآن کو کہ موافق نعم باطل عثمان واس کون خری کا یہ فاد و خلاف ہی بخدا یا اب کون غریب  
واجب ہی کہ باقی عثمان بن عفان بنی امیاس اس قرآن کو کہ باعث اختلاف بہت محمدیہ ہوا ایجاد کی اور کون خری عبارت رسالہ عقائدات خباب مولا امام  
علیہ الرحمہ کہ میں معلوم کیوں نقل کیے ہی وہیں تجویز حق یا خرق قرآنوں کے بلا ضرورتہ شرعہ ہرگز نہیں ہی نہ سبحان فضل عثمان ہی کہ اس کی امان  
فی قرآن بن سعد والی بن کتب کی ہدایت پیغمبر خدا و جبریل کو رکھی تھے بلا ضرورتہ شرعہ طاری اور یہ ہمہ کو نہ جاسکتا ہے شیعہ کے طور پر بلکہ سائر  
عقائد طور پر اور کون خری یہ جو کہا کہ یہ مطلقا بہت برستی عن الیائہ ہی خود صاحب جمیع لبیان وغیرہ انکی جانب سے تحجیل اور صدر خواہ ہیں  
در فیہ پیغمبر ہی جمیع لبیان وغیرہ میں کہیں شائبہ استحسان فضل عثمان یا جواز کھانا قرآن کا نہیں ہے جواب ہکا سوای لفظہ اللہ علی الکاذبین کے کیا کہیے  
اور تاویل علی قول ابن عمر کی جو سفید قاتی فی البی توبہ میں کی ہی اویس کا جواب تو مستغنا میں موجود ہی یہ ہی تیری نے جانی ہی کہ عبارت مستغنا پر کلام  
نہیں کرتا اور خالی تیری عمر کی پوت بر لازم آتی ہی او سکھو نہیں اوٹا تا اپنی ہی گانا ہی الخرض عبارت مستغنا کی جو تو معنی سمجھا ہی نہیں بلکہ وہ رد  
جواب کہ سفید قاتی نے نقل کیا ہی اوس عبارت سے کہ کشف ذری او سکھو پند کیا ہی چنانچہ اوسنی ماثرہ الخین و شاعرہ المین میں کہا ہی کہ احوال آیت  
منسوخ النکاحہ در صحف مجید ترکشی رشید و سنی درست نیست اور اس امر کو کہ الکتب اصول کرتا ہی بیان تو کلام الرازی کو تحقیق پر حل کرتا ہی یہ ہے  
استعداد ہی اسی ہونہ ہی الحق کے کہ کو متوجہ ہو اگر اس میں توجہ ہو کہ تیرا ابن روز بہان کو تیری سب عالم جو اوسی ساخر ہو ہی ہیں او کی فضل خواہ  
ہیں او سکھو ہی تحقیق الہام میں فرق نہیں چنانچہ اپنی کتاب باطل میں نقل رو بہ حکم و حرمین کہتا ہی کہ ایسی الزامونی شیعہ کو جواب نہیں آ  
ایسی ہی قسم کہ نامی تاثر شیعہ جابلان چیل پیروان جملہ معنی انا کو کلامہ بعد فرا کشف ذری و مبروس دہلوی بر سر مقابلہ ہی ہیں او کتب کے دم  
تونی جنام خباب مصنف استقصاء الامام دم طلہ الی یوم اقیام کو گستاخی یا دگیا اسکی تو وجہ ظاہر ہی کہ اون خباب نے تمام سنوں کے مذہب کا لنگی  
ڈھیل کی ہی تیری کشف ذری کو اپنا ما را ہی اور اپنا گوہ میں مہلا ہی کہ او سا جی جاتا ہی تمام سنوں کی مثل فارسی ہندو یا نہ غلطیہ است  
کا نقشہ ہو گیا ہی محمد اللہ کو اب کو کوئی جواب نہیں رہا کہ مشوا تر سنا گیا ہی کہ بعض سگان دینی کی کو او کو دولت حر اسکا کی حج کہ کا نصیب ہوا  
اور او کی کیا کہ او کی وصال میں ہر شیعہ دینہ کا لنگ کا مینا ہی متواتر نام کشف ذری خط لکھی کہ رو بہ حاضر ہی کتاب کا جواب لکھو اور او سکھو کی کان  
پر چون بخلی حقیقت یہ ہی کہ استقصاء الامام میں جو قبح حدیث وغیرہ کی اردہ کی ہو ہی تمام مذہب باطل ہو گیا اب محمد اللہ کہ نہ لکھی  
کوئی کتاب یا عالم ہی ہند کو کوئی عالم اب اگر مصنف استقصاء کو گانا دین میں تو کیا کریں لاکر ہی باتوں سی کیا ہوتا ہی جانی والی خراب جاتا ہی اور اللہ

حاجه غائب مستغفرا لا محقق سیدی فخر سینی موسوی میں اونی نسبت ایسا کہ گناہی باون بر کھاری ماری ہی لکھی اب چکو  
 صرف ر و غلام زادہ لکھا بتا دیجیوں کہ وہ دو ازتری مقدمہ ہیں ایک تو ابو حنیفہ نعمان بن ثابت اور ثامت ثعلبہ کا غلام ہی اور علی الزہری  
 متولد ہوا اور دوسرا عمر زری کہ یہ بھی غلام زادہ ہی چہی تو مقدمہ کا کج بنو نہ عید کے ہونو عدول غیر البشر کے آگئی ہیں وہ کافر بنو کے  
 بالکی ہیں اور ہر جہت سے مستقصا میں اور فقہی الحرافہ میں فرق بتایا ہی کیا یہ بھی کوئی الزام کا مقام تھا کہ احتمال و تفرقہ مستقصا کی عمار  
 کیا ہی اور ان تو ہی تاکہ اس کے کیا فایده اگر کچھ ہی نجد میں ہی سکتے تھی تو کسی مقام پر رد لکھا ہم بھی دیکھتی مگر تو کیا لکھا اور تیرا کیا ہو  
 جب گفتہ فرمیں کچھ نہ ہو سکا اور جو حسیہ کا حال لکھا ہی پس یہ سارق دہلوی تفرقہ ہی اس کا جواب ہوش پر دراز و خاندان ہزار ملک کرد  
 مختلف المذہب میں دیکھنا اور جو دعوہ تخصیص کا تو فی کہ اس میں سوا کا لیون کہ اور کیا لکھا ہی اگر کسی کلام پر کلام کرنا تو ہم جانتی لاکن تو کیا لکھا  
 تیرا ہونہ و جو خطا حسیہ صاحب علیہ لکھا ہوا و گالیان دینی اور دین اور یہ مقام بلیک مندرجہ اقدام ہی قول تیرا علی طرف تمام ہی  
 ایھا الشیطان المرفی الذین العینہ من الجہنم مستحق حرام الکلام و تھا للہام اللہین الطہر من الطعام مبغض منکم  
 و قطعہ الکلام للحد المفسر فی التبیان المذکور الجاہل الغیہ الغیر اللیم الذین الذین الناصب العدو والحق  
 الذین العدو و لکن المفسر المفسر لا یشیم علی بعد فذلک ذیم الہماذ النساء بقیم العا اسعور اللہ  
 الخلفہ الیہما الخلفہ الجاہل العادل لیسنا الکذاب المفسرہ الزباب للصلح المفسرہ المضل الضعیف السقیم  
 المستحق الوزع بن الوزع الوعد المخذول والمکاد المعاند للعلل لغافل کاذب لخاص الفاجر القاصر العاثر  
 و لفظا خاصا لخاص البایر الخاثر الخاثر الفاتر الفاتر کما کذا لخاص الخاثر المتعصب المتعصب راس الضلیل  
 الیام التفصیل فی مستقصا لخاص الاستیفاء لخاص فاند زوہ الاوام ویشیہ لاسقا وینکس و من الخاثرین  
 الیام والحدیثہ للامام و علیہ التوکل و بہ الاحتمام بالحدیث و فی قانون منزل من لک کا عثمان بی ایمان بر بخوئی تہا  
 ہی قال صاحب السہم الذاب و ذہبتہ کہ الکتابہ المبع من تفریح بر عبی بوشی خلف خلیفہ بن سحر کاری بخاری مکن نیت فی الزمان  
 فی الواقع کیا یہ المبع ہوا ہی تصریح ہی یہ سحر کاری کو بخوئی معلوم تھا ہی سہی کہ آکد کو انزلت فی ایان النساء فی ادا ما وھن سہی کیا یہ  
 آیا کہ کہ انزلت کی بعد لفظ حرمت کا مقدمہ یا فی معنی من الی آخر اندازات اقوال کو خطا محمول باب الامام کو غفل و ناخ  
 انزلت فی کذا و کذا اقوال صحیح میں جو دوتا و طین کرنا ہی بطور تردید ایک یہ کہ یا حرمت کا لفظ بعد انزلت کی قول بخاری میں مقدمہ ہی تو فقہ  
 او سکی عبارت کہ یہ انزلت فی حنفہ کذا و کذا و دوسرا مایل یہ کہ قول بخاری انزلت فی کذا و کذا اس میں معنی من ہے تو فقہ زہری او سکی یہ ہونے ہی  
 من کذا و کذا یہ دونو و طین دلیل جہالت کوں سحر کی ہیں اور دونو علیل علالت مایل دل علی مقدمہ ہی لفظ حرمت کے بعد انزلت کی ظاہر  
 ہی کہ کذا و کذا الفاظ کیا یہ ہی اور معمول بنا و عطا کا ہی کہ فی صحت کوں سحر کی مستفیع جانتی ہیں او سکو کیا یہ ذکر کر تی ہیں تو جس نقد  
 کہ لفظ حرمت کا بیان مقدمہ تاکہ او کذا لکھا گیا ضرورتاً کہ اسطری کہ حرمتہ ایمان لہا فی دبا میں محرم فعل نہ کو کہ تردید مستفیع میں بیان کیا یہ کہ  
 کیا ضرورت ہی وہ اس مسئلہ کی شرح صحیح بخاری میں ہے کہ او کذا تفسیر میں بیان لہا و دبا میں لکھا ایمان لفظ حرمت کا مقدمہ ہوتا تو فقہ

[illegible]

مجلس



[illegible]

۴۴

اولیٰ حضرت علیؓ

45

خارج بر روی دیکمی تو منکر که منی بن الحسن المثنی المنکر لکن کماله و انصاف الذم مقبذ و کماله الصبیحه بن یسین بر الزکریا  
جای فی کسب سند و سنن فمردست گشت سمسکه بنیدین الی دیکمی تو مانا کی هم حبیب زهدان و رسم س اور هم دکن کج و شاکس کایه لطیف سی باب  
هو رسه **○** شیدم که درین فراموشی بر خیال است بدیدانه سرکه زجبت و بخت دختر کی خبر وی سلیمانم به کفیل سبطین زخمیر زدن  
چنانچه رسم عروسی بود تما کرد و ولی محلا اول عسای بیخفت و کمان کشید و نزد برف کنتون دخت و کمر بپوشان و دحامه گفت و بدو گفتم غار کرد  
حجت بخت به که فاعان من شوخ دیده پاک برف و میان شوهر و زن جنگ فتنه خست چنان به که سرش زخمی کشید و مسکه گفت و بن زحمت و شغبت  
گما به طوفیت و نزد دست طرز دنگر به دانی صفت و با محلا اس تو فوج سی بخاری که که او که در بپوشی کئی سار علی و عذما کس با دعا و دوسری سیر کرد  
فصل ششم کوفانی شرح بخاری منقول به که عجم و کو به سوطی حذف کیا که اس مقام رعایت صفت به بنظر سوطی کو که اس قسم کی حذف محروار و ذکر جابر  
علم دین من صفت التعلانی منی و منه قول ابن العارض **○** ان ساعن الکسان فوفی به ان فی قلبه لیکون به این منابع کو کوی کند کی نوی تغییر  
کرتی بن و به تمام من میبری که فی الدیر کونجی من اندر بظا به و هم من اندا بی که دخل نه اندر بر راسه و داخل من اندر بر اس سوطی و سکو حذف کیا و از  
یافعی موضع الحث کو که لایا ناقص حدیث که وقت تعریف لغظی سی اخراج حاصل بودی **○** کلود کما من این طبیعت که تیریاں به ان من اس زمانه بن قدر  
منین به اب ارشاد به که حذف محرو یعنی الدیر بن عیب پوشی صاحب نه طیفه رسول که کما من به و قوس اس عیب سی همه تن بر کوان سی عیب و سجن جتا  
که فی الدیر یعنی من اندر بر سوطی محاوره من منویا اکثر شرح اس محرو کو موضع بحث و باقی مان عیب سوطی امام و امام زاد و ان که البته منصوره که با عیب  
استقار او را قرار اصول و خار و سه بن غفل که کرب هتی آئی او جواب سائل من انما لا نقل طریقه و تزیو یکتی هتی امین ابو جعفر بخت  
سفید به که معاذ الله سید بنی که ساند سید کو که بنی و سیه کالج و فرسایه کر نامی یا قسطا زو سیدی بخاری که خود با فتنه و سیه سی سید کر کیا  
بنام و ان کی تیر به جوی جا بگاشا و کما غرض بخاری امام که جمیع مکتوب سوطی او زوادی که امام کاجه طبع باب منثور هو الفقه شطری اتی فی شرح  
او برت دهری خوب سنن **اقول** بود ای مکتوب شید الکرو و دد و دد و دد ای ظاهر هو الکویت الحلا و فایه بزاده و الکویت مرغی آبی که  
دعوت بن بزاده کاکام او نمایا و ارفع که سوار کاخر با حقیر چند جا هستی که ای قلم کو دوازه و شید و نام کون جز کو اب سلیح سی طیفه و خارج که ای او  
قلم ای کو تحریر یعنی به بجا و کمره سوادین منین بخنی دیتا مجو و یا جارد **○** کون دازر اباد من نکست و کشف حافیل **○** مرغی بخت  
بیک که تو ای خر و خرابی لایا کیون اینی سکون به ای کون جز خراب قفسه که اندون نمانش کار و سی یار و تعجب به دیده حق من کو قطع نظر سلیح لافظ  
نقاش کا عظمه مسند و ختم الله علی قلوبهم علی اعداء عتاق و عظمه عظیم کا نوی اور تیرا پیرا عجمی عید و طوی مصلح من کمان  
هذی اعمی اصل سید او کر اب سلیح او فتنه تا فرای صارت و بصیرت الحی لایه که است تیر من قسطا سلیح و جاول زک محروری کی که  
قسطا الموات و ان که مستحکا کی سلیح شکر کی که قابل دیکمی که منین به که کید که اگر تعریف قسطا و سوبو منی کون جز ذکر در مکتوب و دهم  
تو محلا ذکر فرج کا چانه کی که در بر سی اکثر و نیا و د تر دهم هو حال که کلام یک کلام من کالمع الکلام و فصح الکلام سی ذکر فرج کا مود  
و منی لبث عیران فتنه اصنف فرج کاجه سی کلام و حدیث خیر از نام من کاجه من فتنه منی غاش لانا کا لفظ موجود سی اور سی چند  
منی بن کید کون جز صدر را ساله من اور حدیث کونقل که چاک سی لفظ فی مکتوب کاجه سی کی قسطا کلام و کون جز محمول اب و الا عام

[illegible]

[illegible]



[illegible]

وخطوط کے تو ہی طوفان باد بہتا جا رہا تھا جب نماز ادا شد نہ عمر کی محاورہ میں بلکہ ان عمر کی مردم ہزار نہ وہیم شہر محاورہ میں لفظ ہی کا شیرازی  
صبح قبا و ظریف میں آیا ہی بمعنی طرف کو کھینکا لگو یوں پر کہ شیوہ بازار یاں جلوف کا ہی گیا لاکھ کے لکھی کا کاتب اللہ **قال** الناس الکاتب طرہ  
یہ بھی کہ کتب بعضی خطا پر بیان ہر قصہ تہنک ہر نظر ہی لازماً صحیح را کہ بعضی اور میں را بخیر اور تہذیب اور استعصار جو اختر و شیعہ جامعہ کا دین میں ہیں  
ایہ ظاہر ہے کہ تو نویسی جلوس اور ہر مارعل و عقدا ہی کیوں صحیح شیعہ کا ذہب شامل اور در عتبہ ساری ساقط و نازل نہیں ہوتی ذرا ہٹا میں اور صاحب  
اور شیعہ وغیرہ کی حال کتب میں ملاحظہ ہوئی کہ قطع نظر از شادائید کہ وہ عا کے صرح و سا کہ ہوئے عا کا کاتب و دیگر حکیمان اہل البیت  
قالہم اللہ آخر اہم اللہ ہا میں امن نکات و جار ہی بن سسکان کہ دعوی رویت کا حضرت صادق سی کرتا ہی یاران صادق کہتی ہیں جو شیعہ ہی ہرگز  
امام صادق او سلو طاق نہیں ہوئی ابو العیاش با جامع شیعہ وضاع و کتب ہی ابو بصیر خود ہی کتب کا قرار کیا با وصف ہذا اختیار کتب ہی و کتب ہی  
سی عظیم ہی حضرت زرارہ کہ افتخار و علم بلکہ امام فرقدہ ہی ابو عمر کی کہ کتب بخار میں ایک سیمہ ضعیفہ ملاحظہ ہوئی کہ او سکی حقین امام کا کیا عقیدہ تھا  
اور امام حقین وہ کیا فی اونی اور بلکہ لیا اور کتا تھا کہ کسی صاحب و خارج سی متوقع نہیں کتب مذکور میں ہذا تھا ہی ابن احمد ابن علیہ عن علی بن  
الحاکم عن بعض الخد عن ابی عبد اللہ قال خلعت علیہ فقال لیسہ عمن زرارہ قال قلت ہا را بیت منذ یام قال لا بل او  
مرض لا تغفل وان مات فلا تفتد جارتہ قال قلت زرارہ متبعاً ہا قال لا نعم زرارہ شرم الیہی والنصار و من  
قال ان مع الثقات و حدیث ابن مسعود قال حدیثنا جوید ابن احمد القاد کا حدیثنا البیہد ابن عبد اللہ عن ابی عبد اللہ عن یونس عن  
عبد الرحمن عن ابن مسکان قال سمعت زرارہ یقول رحم اللہ اباجعفر و اما جعفر فان فیہ علیہ لغتہ فقلت لہ ما عمل زرارہ  
علی ہذا قال ان ابی عبد اللہ اخذ فی غمادیہ اور اسیر ہو کر اور وایتا وہیہ کاتب ایہ مصنفہ مصنفہ صاحب و کفر و ظلام غشی الکلام صادر  
عن شہ الیام میں مذکور میں من شہ الاستقصاء فلیرجع الیہا اتول ہی صاحب الق ہوئی کہ ملاحظہ میں قسم نکات ہی تحائف کے اکثر اہل شیعہ ہی مذہب  
شیعیت سی رجوع کا چنانچہ شیخ الطایفہ بل رشہ الطویف ابو جعفر طوسی ہی تہذیب میں شیخ عیندا مفید ہی استفادہ فرماتا ہی محصل او سکا ہیہ  
کہ او سکی کہا کہ ابو حسن فاروقی اول حال میں شیعہ خالص تھا اور امامت تائید کا قائل تھو جب اخبار شیعہ کو مختلف اور متناقض اور متعارض پایا  
کو چور کر شافیت کے جانب رجوع لیا اور او سکی سا کر شاگرد و متفید ہی شافعی مذہب ہوئی فی الواقع جو کوئی انکی مذہب میں مذکور کر  
اور او کی اختلاف اخبار پر اطلاع باوی یقین معلوم کری کہ انکی مذہب طبع و مذہب میں راہ نجات کی مسدود تھا چارہ میں مذہب کو ترک کر کر  
دوسری مذہب کے طرف رجوع لیا گیا و با محکامات شاد ہو کر فی کتب بعضی خطا سی لازماً کوہہ مکان خاصہ ہیہ ابو الصحاح طیف میں اخبار کا ذہب کا شغل  
لازم آتا ہی حالانکہ علی الصحیح من الذہب لازم مذہب مذہب نہیں ہوتا ماباں جو کتب حقیقی اور کاذب تحقیق سی بناء اعلی صاحبہ طاعت اخبار ہم فرما  
ناقد و اخبار ہم فرما ہم صحیح شیعہ ہیہ سب ساقط اور فی اعتقاد ہوئی حاتی میں اسکی و فیہ کہ تدبیر کبھی **قول** کون خرف فیہا صاحب  
کو کہ سہل ہر حال سے کام فرمایا او سنی اسکی کتب حال چکی ملاحظہ کو کہنا ہی نہ لکھی کہ دیکھی حاتی اور یہی معلوم ہوا کہ روی فرماتا کا ذہب یغتری علیہا  
اہل البیت کہ مذہب میں ہی اور روی و یغتری کے غیر کہ طرف البیہ ہی و پاسا جا رہا زرارہ روایت میں یہ وغیرہ چکی او میں ہی کی طرف ہر ہی ہے  
اور الفا قالہم اللہ خراج امامت جو ہوئے عا کا کاتب و یغتری علیہا اہل البیت میں جو زبانی جو لگایا ہی سکا حال کیا ہی اور ابن مسکان کا حال جو کہنا

کس کتاب میں ہے اور ابو العباس کے کذاب و ضلع ہونی پر اجماع شیعہ کا کوئی کتاب میں مرقوم ہی ابو بصیر کا قرار اپنی کذب کہاں دیکھا جاوی اور  
 زرارۃ کی حقیقت جو کون خزنے رویت کتاب بخارا ابو عمر کسی سے لکھی ہے اور ہی دوسرے روایت ابن مسکان سے لکھی ہے میں ہوتی کہ ایک روایت میں وارث  
 حسین بنان و مشفقہ خرفین بنی فضل عن اکتب الدرستہ سیاکت جال الایہ کا دستاب نہما غیر ممکن ہے تصحیح النقل روایت مذکورہ کے سکا  
 اور جو کہ کلام کون خرمی مستند ہوگا کہ نقل روایات مذکورہ کا ہر سکا فہندی فیض آبادی ہے اور کون خرفی اوسے نقل کے تقلید ہے ہی تو اجماع  
 ان کا دین غادرین غاصین مقتضیان آثار کا دین غادرین غاصین و دین کے یقین مانتی ہے کہ ضرور بالضرور بلا ریب ان دونوں میں خیانت فی النقل  
 سوئی ہے جب نقاب علیہم لغتہ و اخذ الیہ استاخی و لی ادبی علی الاعلا ائمہ ہی علیہم السلام کی کتاب میں نہیں کرتی تو کیا ممکن ہی کہ زرارۃ کی کتب شیخ علیہ السلام  
 سی ہی کہا ہو فان تبلیغ علیہ لغتہ انما با اللہ عند لغتہ اندہ عانی و قد ذکر فیہ حاکم و علیہ لکن روایات کا تصحیح لغتہ علیہم اجماعاً با صدف  
 صفالریکی فی الحال ہی جواب اکتفا کرتا ہوں کہ جلد اوہیں صحیح مستند ہوگا حال ہر طرف کا بر سینہ کی اس سی بدتر ہی اس کوں خرفانم مجہول آتا  
 واو عام اور ہر طرف ہندی کو مود کا جو ہے ناچا افسانہ کنان بتیہ عن الشیخ ایسا تعریفی و تقرضی حال و قیامت و بھیابی ہی شرح بروز ہی  
 ہی کہ بخارہ صاحب صحیح بخاری کی احتیاج و تخریج جاوید کیا ہی حاجت مجروح مانند علوہ مولیٰ ابن عباس سمجھیں بن ابی اوساعہ عام بن علی و عمر بن  
 مروزی و غیر ہم کی اور ہم صاحب صحیح مسلم بخاری و تخریج کیا مسعود بن سعید اور اوس حاجت ہی کہ ان دونوں مشہور ہیں اور ایسا ہوا و دو فی کہا ہی  
 اور اگر محمد بن لہیت مانند قاذوہ و محمد بن سلم ابن شہاب ہری و ابو سحاق سبسی و فامی و غیر انکی روایت رتی بن عمر بن وقاص سی ہندی  
 میں یہ کیا روایت ہے اندہ علی خرفانی باب روایت اسادیت کرتا تھا اور روایت کرتی تھی ماں س عمر ہی او یہ مشہور ہی جسکی قتل کیا حسین کو او  
 عمر تابعی ثقہ ہی انتہی اور عبد اللہ بن ابی ہرج جو راہ رضاعی عثمان کا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ فی اوسکو فتح مکہ میں نکالیا اور فرمایا تھا کہ میں اوسکو  
 ماں مذکورہ کا محل میں نہ حرم میں اور حال مفصل دراج لہنوہ شیخ عبد الحق دہلوی میں مرقوم صاحب صحیح ترمذی و بن ماجہ اوس سے روایت  
 کرتی ہیں صحیح بخاری جو کتب کتب النباری جانتی ہیں و ابی خوارج سی ملو ہی مانند علوہ کہ خارجی ہونا اوسکا و فیات الاعیان فرخ انباری و ملو  
 سخن سی واضح ہی و مانند عمران بن حطان کے شیخ عبد الحق دہلوی نے حال شکوہ میں لکھا کہ عمران بن حطان خارجی تھا و دراج ابن طلحہ روایت کرتا ہی عمر ہی  
 اوی ہوسی و ابی ذر سی بخاری ابو داود و فامی نے اوس سے روایت کی ہی انتہی اور انساب خانی میں بنی عمران بن حطان مفتی خوارج کا و زاہد و شاعر اور کاتب  
 اوی کے یہ دو مشہور بن عمر بن علی میں **ب** یا خذ من جدید ما راہھا کہ لا یصلغ منی الشکر من خلق کا کہ کا کہ خفی فاحسبہ کہ  
 او فی اللہ یستغنی عن الناس **ب** اور ہی خیف نے مرثیہ میں تلح طعون کا کہا ہی بخاری صحیح بخاری میں اوس سے روایت کی ہی اور علی نے توفیق اوسکی  
 اور مانند بخاری و بخاری کے عبد الحق نے حال شکوہ میں اوسکو مرثیہ بخاری لکھا ہی و مانند بن عمران جمعی کی کہ حال بخاری ہی ہی نصب فخر بن عمر بن علی  
 صاحب حضرت امیر علیہ السلام کو نامہ لکھا تھا جیسا کہ ان میں ہی و مانند سرہ بن جندب کے شیخ عبد الحق نے حال شکوہ میں لکھا ہی کہ وہ محالی مشہور  
 رای حور و یہ و خوارج پر تھا اور مانند منیرہ بن شہبہ کی کہ خطاب امیر علیہ السلام کو نامہ لکھا تھا جیسا کہ سند کہ حاکم میں ہے اور مانند و ان بن الحکم کی کہ خروج  
 انہی بخاری اوس سے روایت کرتا ہی و مانند ولید بن کثیر ملی خوارج کے بخاری اوس سے روایت کرتا ہی اور مانند ہما فی بن سوادہ صوفی و حسین انور سوطی و عبد اللہ  
 بن سالم الاسمری و قیس بن حازم کی کہ بہ سبب انہی بخاری و منی رتہ کرتا ہی جیسا کہ تصدق عبد ہی و تقریب میں صحیح ہے اور مانند معاویہ بن ابی

۵۱

وعمرو بن العاص بن سمر بن عبد الله بن عمرو بن العاصی نے کہ یہ سب بالائین وحق سیدین و صحابہ جنگ جمل و صفین کے ہیں ملا علی قاری فی کتاب  
رجال میں کہا ہے کہ مسلم بن الحجاج مورخ ہونے میں قوی نہیں ہیں ہنگام معاوضہ کی تحقیق مسلم بن حجاج میں وہیت کرتا ہی لیث بن ابی سلم و دیگر صحابہ  
اور کہا ہے ملا علی قاری نے مسلم بن الحجاج کی کتاب صحیح بنی تواتر سکود عرض کیا ابوہریرہ برائی ذرعتی اوسکو برا کہا اور حفظ کیا اور کہا کہ تو فی مسکن نام صحیح کہا  
اور اہل بیت و غیرہ کے بھی اوسکو مسلم کہا ہے یہی ہجرت صحیح بخاری صحیح مسلم و دیگر صحاح اہلسنت معلوم ہیں روایا خارج کونہ اسب و حسیب مشہور ہی نامند  
کھن و نظریاتی و کئی اباباب انصاف سمجھ لیں کہ صحیح ستہ سنیہ سیکہ مشتمل اکاذیب میں یا صادقین بر اور مدارج عہد ادوار اعتبار بر عارح و باقیہ  
یا اونی باطل و ساقط اور کون خرطام جھولاب والا عام فی جہ کہ کہ بلا خطہ نکات و تحالف اہلسنت کی اکثر اہل تشیع فی شیعیت سے رجوع کی اور  
اوسکی ساقی ایک ابو الحسن ثارونی کا لکھا تو دعویٰ رجوع اکثر کا کرنا اور سند میں اوسکی ایک فرد کا حال لکھنا سوا سی مخطوطہ کی کو سی حملہ صحیح نہیں کہا  
اور کون خرطام فی ہدج کہا شیخ الطایفہ بل رشید الطویف نے تہذیب میں شیخ مفید سے یہ استفادہ کیا ہے کہ اوسنی کہا ابو الحسن ثارونی اول حال میں  
تہذیب اخبار شیعہ کو مختلف و متناقض پایا شیعیت کو چھوڑ کر شافعیہ کے جانب رجوع لایا اگلی گئی نہیں کہ طایفہ کبریٰ طایفہ سنیہ ہی نور شد الطواف  
عمرو بن الحجاج کے وہ کون خرطام الخانیث و شیخ المابین ہی علیما فرقہ حقا امامیہ یا یہم اسد تعالیٰ بالطافہ الحنفیہ و الجلیہ کہ مصدق علماء ہستی کا تہذیب  
نہی ہر اہل میں کی طبع رشید الطویف نے اسکی مدح حضرت بابون کو دینا برحق و بجا پہلی اور بعد خط و اندیشہ قامت بر ملاحت بر نیا ارباب انصاف  
خیال فرمایوں کہ ہم حق الامکان عنان اپنی جاد قلم کی رو کی چلی آتی ہیں لکن یہ کون خرطام رو کی دیتا ہے ہر جاد طبع و قاد کونناعی چہرہ زیا  
کہ کیت قلم کو جاد خرطام خواہ لانا نہ تہا ہی انکافات محل غافل مشورہ گندم از گندم بروید جزو ثانیہ ابو الحسن ثارونی کہ کتب نامہ فقہ  
وزدالت جلی کے اگر تہذیب ہو گیا ہو تو علی امامیہ کو اوس سے کیا ضرر اور کون خرطام کو اوس سے کیا فائدہ کون خرطام حال ابو الحسن ثارونی کی حال اپنی  
ارتداد کا جب کسی صورت اثر حدیث صحیح از تہذیب منہذ فاد قلم میں موجود ہے یا رو کی و شرعی بلکہ اپنی مودہ کو نہ نام کہ رو سی ثانیہ  
رجوع ابو الحسن ثارونی کی طریقی شافعیہ کے کتاب مستطاب تہذیب میں ہرگز نہیں ہی یہ خیانت فی انفس کون خرطام کی ہی دافر آوسکا جب شایع الطایفہ علمہ المعروف  
لغۃ اللہ علی الخاسرین و افرین داجا تفریق تراض اخبار ائمہ علیہم السلام کی جو کون خرطام کی اتی کہ تہذیب کہ یہ بہت منہ ختم اللہ علی ظوہم علی  
سمیعہ و علی انہام عشا وک و لہم عذاب عظیم کی دل نفاق ہر تل اس کو رد کا محمود ختم نفاق اور سیر و بل و اس کو رد اسلوا  
مقتضی اخبار و عادی کیا وہ کو را بن یہ نہیں جانتا کہ ائمہ ہدی علیہم السلام عہود حکام حرمین و ایما بقیہ کبر کی تہی اس ہیبت سے بیشتر اخبار ائمہ اطہار  
مورد تہذیب میں وارد ہیں اور سبب ر و دہنکی ہوا و تہذیب میں قابل تعرض کے نہیں ہیں اگر اخبار اہل حق امامیہ میں سبب تہذیب کی تعرض ہوا  
ایضا تہذیب طایفہ کبریٰ شافعی اخبار کا اختلاف اور اپنی مذہب رابعہ کا تحالف و نکات و مناقض کیوں ہیں و لیکر تا انکے محمد بن طایفہ کبریہ کو  
الکب و خجرت الانجرا نوبت تہذیب و تہذیب کی نہیں ہوئی کہ وہ لوگ ایما امام و تہذیب احکام و وقت کی رہی باہینہ فیما بینم خلاف و تحالف و نکات و مناقض  
کو ہونچا کہ نوبت تکفیر کی نہیں بلکہ ہونچ کرانی شافعی امام صدیق نے اپنی کتاب متحول میں ابو حنیفہ امام عظیم صدیق کی فائز عبادات و مسالمت  
مسائل میں سے لکھی ہیں کہ خود ہی عقل اوسکو دیکھی با سنی مذہب کتب سے تبرک کری چنانچہ غزالی مذکور کتاب زیور میں نماز ابو حنیفہ کی یہ کہ  
رہا ہے اور یوں حال اوسکی مار کا لکھا ہے کہ مصدق کبریٰ کئی کی کمال مدیون کی ہیں اور ایک چوٹا سی جامہ مذکور کو نہایت بڑا کوہ کر لی اور شام

[illegible]



باخت با تو میگویم تو خواه از ختم بند گیر خواه **قال صاحب السهم** القاب و ثانیاً اینکه سواد کذب بر ما س کذب محض است چه اگر فالتی  
 اقول غلطی قدای میان بوده تصدیق او نموده اند و اکثر تابعین او در خصوص بوده که استیضاح عن قرب **قال صاحب السهم** کاسب و محال  
 اقول غلطی بعضی کو که ملازمان است قول اکثر قرار دیا کذب محض و اقربا بر جراحی کاستیضاح عن قرب الا انک ان الله هکذا و ربه امر خود ظاهر  
 که مرا و اکثر کسی غرقه صحابه و تابعین و من یحذو حد و هم من تبه الجحدین و اور جمل یا قول که اکثر افراد فرقه یا اکثر اشخاص قوم سی صادر ہوتا ہی و  
 نسبت اوس غرق و یا اوس قوم کی طرف متعارف لغت اور عرف ہی کیا ملازمان کتب محمد بن بنو عیم فلو اکر فالتی اکر انہین بر ما س  
 سگام من پسند و کذب سائر ما س کہ انام صاحب سی نسبت نافع واقع ہوئی اصل کذب و غیر نافع نہیں چه حاجی کذب محض و سخن شناس  
 ز دلہ اخطا نیست چه و معذ اوہ قول متضخ خواہ قول بعضی ہو خواہ قول اکثر ہر گاہ ہی ظاہر بر نہیں بلکہ شہادت جمہور کہ و سکا محض  
 کی نہ سب کے جانب جمع کرنا ہی سواد کذب سائر الناس معنی خطای قسم صدق محض ہو گا نہ کذب محض من بعد صدق کو کذب اور کذب کو صدق  
 سمجھنا ملازمان کے کام ہی کوئی اس کی کتب کو صدق جانی گا کتب کو صدق جانی **قال صاحب السهم** ابن خیال و محال و فحش **افق**  
 مردم اند حضرت فہم دست نہ کون عمر کو با وصف امی ملازمت کی قدم میدان تا لیف من کما او خواہ خواہ جمالت ایسی ظاہر کرنا و تصنیع  
 و عروہ کی صغر و سمار اباب فہم منظر انصاف و یکمین کہ اس عبارت سہم ناقب کلمہ طلب ہی کہ فخر زاری نے جو کہا ہی و سائر الناس کذبون انفاً  
 یعنی سائر ما س نے رویت جہاز ارباب الارواح میں ابن عمر سی جو نافع فی کے ہی کذب نافع فی ہی یہ قول فخر زاری کا کذب محض ہے کہو نگاہ  
 غلطای قدای صحابہ و تابعین نے تصدیق نافع کی رویت مذکورہ میں کہ ہی نہ کذب و سکی بلکہ سہم ناقب فی سہای بعضی مصدقین نافع  
 شہادت کتب معتدہ علیہ کتب ہی میں کہ وہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر اور سالم بن عبد اللہ بن عمر و ابو حباب و مالک بن انس و مجاہد و ابوسعید خدری  
 و عبد اللہ بن علی بن ماریہ و محمد بن کندی و عبد الرحمن بن قاسم و ابن ابی لیلیہ و زید بن رومان میں کہ یہ سب کے سب شہادت کتب معتدہ  
 سنیہ صدق کے و مجاریات فی ادب الارواح کے بلکہ معتقلین سہم اوس فعل ہی میں و را ہی اس صاحب سہم ناقب نے قول قسطاً  
 قد نقل انما حدک من عجمان اشکلت ہی نقل کیا ہی مصورین کما فخر زاری کا و سائر الناس کذبون انفاً کذب محض ہو اکون حرج  
 اس کذب فخر زاری کو صدق نہ تھا ہی بلکہ وجہ محض ہے او سکول لازم تھا کہ موافق داب مناظرہ کے کتب معتدہ انامید ہی و لا اقل اپنی کتب معتدہ  
 سی ثابت کرنا کہ یہ مذکورین کذب میں نافع ہی میں نہ مصدقین تو اللہ او مصورین صدق فخر زاری کا ثابت ہو سکتا تھا وانی نہ ذلک یہ جو کو  
 سخن ساز کی گراہی کما و بنو تم فلو اکر و قالو اکر ایہ قیاس مع الفارق و غلط بازی کون حرج کی کس کام اتی ہی اتنی کہنی سی صدق راہ کا  
 ثابت نہیں ہوتا اور کون حرج قول ابن عمر و نافع و عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر و سالم و ابو حباب و مالک بن انس و مجاہد و ابوسعید خدری و عبد اللہ بن علی  
 سائب و عبد الرحمن بن قاسم و محمد بن کندی وغیرہ کو جو قول مادل کہتا ہی غلط کہتا ہی اقوال ان سب کی ایسی ظاہر ہیں تاویل کو اوں اقوال  
 میں گنجائش نہیں ہے اوں اقوال کو قول مادل کہتا سوا ہی جنوں کے کوئی محل صحیح نہیں کہنا اور شہادت جمہور کا جو کون حرج و فحش زبان  
 کر رہا ہی وہ شہادت کہاں ہے اوس شہادت کو بیش کیوں نہیں کرتا بلکہ کذب ازای کا قول صاحب سہم ناقب کی ثابت ہی کذب کو صدق او  
 صدق کو کذب کہنا کام کو حرج او نہ ہی سمجھ کا ہی **قال صاحب السهم** القاب و ثانیاً اینکه کذب نافع درین رویت نافع برای لطیف نیست زیرا کہ

ان سید پروردگار رویت نموده چنانچه فاسی سید خود از پند بر رومان و اوار عید لند ابن عبد الله بن عمر کہ نمیر عمران خطا بود  
و از بد بر بن عمر رویت کرده کہ او مضایقه نمی نمود از وطنی فی الدبر کما فی الدنصور و نیز سالیم ابن عبد الله از ابن عمر مثل نافع رویت کرده  
و ایضا ابوجاب نند نافع از ابن عمر رویت کرده و سیف صبح ذکب فیما فی خلاصه فتوی ابن عمر در اباحت و طحی اند برشت از امام افتاده است کہ  
در میان سلف مشر و مشهور بوده **قال** سب الکاتب مخفی زنی کہ کاروان طحی عبارت و دشوار ترجمه بر انگش کایا اسو سطلی کہ تصرف معصوم  
مقصود عبارت کتاب مذکور کی سید کہ اخذ الله الله من طریق بنید ابن و ثمان عید الله ابن عبد الله ابن عمر بن عبد الله ابن  
کاکي و باسا آن یای الرجل المکره فی دین هاکل لاری کاتر ترجمه او مضایقه انید سید او مضایقه نمی نمود ارشاد هو اناس معلوم بود کہ ابن عمر  
نه منافعی است و نه مایعی است حالانکہ اس تصرف بر سید بر عافیت ہی اسو سطلی کہ بر بار گوش گذار ہوتا آیا کہ ابن عمر کے محاورہ میں بعضی معنی  
بعضی طرف اگر کاروان کو با د زنی ۔ دودہ کا کیا قصور مان اگر فراموش کہ معصوم من الدبر و الا امر من مای مین ما بال نزاع تھا تو اسکا دفع  
ہی انجیل کما من مای من بعض شخص فی اقبل من الدبر و طحی سنی دیشہ کرتے ہوں او سیر ابن عمر نے فنی باس فرمایا ہو کیونکہ اس احتمال کے استحکام پر کوئی دلیل  
قائم نہیں اور کیا عجیب کہ بعضوں نے انصار کے طرح سمجھا ہو کہ عورت کو رو پر پشت بر لٹانی کے طرح حلال مین اور پسند کہ بعد رویت و طحی نے الدبر میں نفع  
لا کی اجازت سابقہ کہ عبد الله بن عمر ہی حرم و طحی مذکور میں مذکور ہو میں اور ہونا اس و طحی کا لولہ صحر اور مای جان کا سابق ایضا انصوف فطیمہ میں  
بعد رویت رومان کے معارض ہو اور اسطرح سالم ابن عبد الله کی رویت کو حسین کذب العبد و خطار واقع ہی یا رویت ابو جاب کہ حسین تخفیف کا ذکر ہے  
کما فی سبیل ہذا و غیر رویت سیدہ معارض مین ہو سکتی اسو سطلی کہ دن و دنو رویت بیتہ میں غش یا خال نافع واقع ہی اور نافع کا حال باقرار  
نافع معلوم ہو چکا کہ اوسنی بہ نسبت ابن عمر بابت فتوی و طحی فی الدبر کہ نہوا علی کہا پس فقہری کہ نافع اور نافع کی شرط کی رویتوں میں انکار  
وطحی فی الا و بار فی الا و بار معنی من الا و بار ہو اللہ نافع اور نافع کی شرط کا کی مذمت بعضی تحلیہ کہ جمہور کی روایات معمولہ معنی ہا کی مخالفت  
المفت کے نفی نہایت مفید و نافع ہی اور مجوزین کے مخرج کو موقوفہ غیر نافع و غیر نافع او فتوی ابن عمر کا جو فعل شنیع کی نسبت مضیع و ادا  
اور مکلف عرج ظاہر ہوا دعوی بحر و اور ادا خالی سب سطلی کہ عکافتوی کہ با ائذ و نہ ناخذ و علیہ الفتوی و بغیر و علیہ الاحاد و ہو اختار و غیر  
کس رویت میں مذکور ہی ارشاد ہوئی والا لند الله علی الکاذبین نعم انیس و بس العزیز ہے اب قابل اور اجماع حواس لفظ ہو کہ فتوی ابن عمر کا بابت  
وطحی فی الدبر برشت از امام افتادہ ہی کی ذکب خاب کا جو غامین الا نام سر نہادہ **قول** خرنے یہ جو کما لاری باسا کاتر ترجمہ او مضایقه معنی  
او مضایقه نمی نمود ارشاد ہو ایہ نزاع لفظی ہے کہ نشان مچھلیں سے عید ہے و رای آن مالی میزد و معنی خود کا ایک ہے ہی کیونکہ لاری باسا کا  
اصل ترجمہ فعلی یہ ہے کہ رای ابن عمر میں طحی و در الا از واج میں تھا یعنی مذہب ابن عمر کا یہ تھا اور ظاہر ہی جب رای و سطلی ابن  
یہ ہو کہ و طحی مذکور میں مضایقہ مین تو جابین فعل مذکور کے کرین جابین کرین حلت فعل مذکور کے نزدیک ثابت ہوئی اور سیدہ دعوی صاحب ہیم  
کا ہی کہ صدر مال مذکورہ میں کما ہی توضیح بمقال تفصیل میں حال گذار خطا مین بجا از ابن عبد الله ابن عمر است آخروہ صاحب ہیم ثانی ہے کہ ہی یہ  
دعوی مین کیا کہ عبد الله نہ غافل ہی فعل مذکور کا ہی مین معلوم کہ کوں ضرر قبول مایین کسو سطلی کہ تا ہی اور کوں ضرر بار بار کھاتا ہی کہ برابر گوش  
گذار ہوتا آیا کہ ابن عمر کے محاورہ میں بعضی طرف ہی بعضی طرف آخروہ کوں عزب لو کی و ناخذہ ہے کہ جو چاہتا ہی فی سمجھی خبر ہو چکی ہی

[illegible][illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۶۷

6A



[illegible]



[illegible]

[illegible]

شہرت تو بایہ اعتبار ہی نہ باعث سقوط از باب اعتبار انکار کرنا کون جز کا اس شہرت کو کہ بقول شاعرین عدل و عینہ ثابت ہی ایسا با نور و شہرت زار  
 اور مخفی رہی کہ ما اتفاق علیہ جمہور الملک کوئی مسئلہ سیوک و محنت میں نہیں ہی اگر ہوں تو دس سیر لکھا ہی اور قیاس کرنا کون خر کا فعل شہور  
 ما باعث و طی فی دار السار و رویت مسجدہ سو بیخبر عا پر قیاس مع غایق ہی کسو سطحی کہ اخبار الامید میں روایات شہور بیخبر خدا و نو طرح  
 روایات وارد ہیں مگر ملت امامیدین شہور و اتفاق علیہ سہو ہی ہی بخلاف ما بحث و طی فی دار السار نزد ابن عمر کہ خبر سلیمان میں کونی اوقاف  
 حرم و طی کے نزدیک ابن عمر کہ ابن عمر ہی مروی نہیں ابن عمر ہی تو روایات اہل بیت ہی مروی ہیں اور اس مقام میں ذکر خاص ہی ام کہ کا ہے  
 کہ ابن عمر کے نزدیک و طی فی دار السار کمال جائز ہی تو لکن کون خر کا عبارت حدیثہ سلطانیہ کو کجھ صرف تسوید کاغذ بلکہ تسوید و دول اپنے کجھ  
**قال** انما سب و جوار شاد ہو کیف کان تجوز ابن عمر ثابت است آنکہ جس بلا خط لفظ فی دبر کا ہمسلا تجوز ابن عمر کی ثابت نہیں ہے  
 و ہم نہ بحدت فہم دعوا اس تجوز کا حکم متولد باکل احوال الناس بالست ہی حد ا تو فوق فہم عطا فرماوی **و** کون خر طرہ تبخیر و تحفہ  
 مہر کہ ایسی ہی کہ خبر نہیں کہتا ستم قیاس ہی دیکھ چکا اور آپ ہی اوسکا اعادہ کر چکا کہ ذرا دیکھنا فی خبر انما قال ابن عباس قال ابن عمر  
 فی دبر کا فہم ابن عمر اندر بغیر جب بلا خط لفظ فی دبر کا ای ابن عباس کو تجوز ابن عمر کی یا بحث و طی فی الدبر ثابت ہوئی کہ او ہونوں نے  
 لفظ فہم ابن عمر اندر بغیر فرمایا کہ وہ جاریہ و ان ہی تو بصورت میں کما کون خر کا کہ بلا خط لفظ فی دبر کا ای تجوز ابن عمر ثابت نہیں کہ نہ  
 عباس کے اور حکم بحث و مخاطب ہے کہ قابل ہوتا کہ نہیں **و** اذان مرغی جو دیوی کب سستہ چھ اور اکل احوال الناس بالست ہوتا جو اوسکی  
 شجین نے حد کہ موہوت قبول غلبہ نہ بعضہ رسول خدا کا بجلہ حدیث حملی جہیں لیکر انکا ایک خاص کر لیا تھا جیسا کہ تاریخ الخلفاء سیوطی وغیرہ میں  
 اور ہی اکل احوال الناس بالست و دہتا جو ہر نا کو چین یعنی کا قصہ تھا خدا تعالیٰ فریق فہم عطا کر **قال** انما سب و جوار شاد ہو  
 اس حکم پر ہر طرفا نہیں کہ ارم لاہم غیر مستعد او ثنائیں کہ لکھو کہ عینہ بائین تحریرات یافتہ تحریر مہرنگ کہ بار بار عادیہ حدیث رویت زرارہ کہ مرقا  
 ہی اور مشور اگر صاف روایا سندہ صدوق لغوی کہ وہ حقیقی ہی لاکھ کیف کان تجوز حدیث ثابت ہی خواہ سبب شہرت ہو خواہ سبب شہرت  
**اقول** ان شاد صدوق علیہ الرحمہ کا صاف و متعابلا احوال جمہور موشہور نہیں کہ سکتا تو ہم قول شاد صدوق ہی کیون ارم او ثنائیں ہی کون خر خود  
 ہی کہ چکا ہی کہ عتبار شہرت و اتفاق علیہ جمہور الملک کا ہی ثنائیں کوئی جز کہ دعویٰ باطل و حکم بحث کرنا ہی کہ ابن عمر کی نزدیک و طی فی دار السار کمال  
 نہیں او قول نافع کا قلت کہ میں دبر کا فی قبلہ اور اوسکی جواب میں قول ابن عمر لا فی دبر کا اور نزول یہ کا ہی مقتضی میں کہ ابن عمر کا بار  
 لکھ اور نزول یہ کا تسلیم نہ کر کے فعل مذکور میں لا جواب میں چکا ہی اور دیکھ چکا ہی اور یہ دیکھنا کہ سبب جیسا کہ انما او ثنائیں ہی ہی ہی ہی  
 کیا ہو تا ہی لاکھ کیف کان کون خر نا فضیل میں دہتا ہو ہی اور زین شوق قلام فحال امامید کا ہا سو **قال** انما سب و جوار شاد ہو  
 بہت خبر یہ مستند ہوگی مثلاً خلاف خلقا او اقدای خباب رضوی پس ایسا از ترجیح کلثوم بنت حیدر حضرت نجباب امیر المؤمنین عمر وغیرہ علی باطنی  
 کہ با جماع ملت یہ امور اخفاق او بلا تفریق و نفاق اور رضا اور اتفاق واقع ہی اور با جماع شیوخہ غضب و نفاق اور اگر وہ شقاق عیش آبی خائل کہ کما  
 کہ بار اعلیٰ عترت کا کما کان خلاف ثابت ہو ہی خواہ غضب خواہ بلا غضب اور جاب شہرہ الکی اقدای کہ میں آبی تو سی خواہ تفریق اور حضرت عمر خباب  
 اور قبول اہل کے داتا ہو ہی تو خواہ اگر خواہ ہی اگر کہ قطع نظر ان الزامات مہر کہ صحیحہ غیر مذکورہ بار علاقہ مصاہرت فیما بین خبابین و عیان و لائی و دوائی



شرکی کو خباثت و فتنے کے سبب مانا رشتہ ہم سے جو بچا ہی مابین کیا ہی فی البدیہہ اسکا جواب ماسی اگر غیرت کی جا ہی واکاشتی کہ بعد جنگ یادید برکات و  
بابہ زور و کوری شکوئی کو اپنی ناک کاٹی تا او سکوی ہی سزا ہی **فقہ** جواب خلاف ظلم اور قذا ہی بجای تصدق کا پس ایسا محمل گذر بجای ہی و مفصل  
جنگی تابی فاسق اور جاتی و بیج کلوشم کا مفصل کہ بجکا کہ یہ ترویج با بر و آیت سنیہ کی جس سے ہی فقط غمہ اور مماندہ کہ مدعیان ملامت علیہم السلام  
سماح جاب لالہ اوطاق و غلام کو غمہ کی مماندہ کو کسی مانا رشتہ ہم سے جو بچا ہو کمان مصدق **ع** من خالف ذوالا **ع** آتہ آتہ و حشہ **ع**  
اجدان بیفصل **ع** ان **ع** بحد حق الفتن و معینہ **ع** و کمان عزت رسول مقبول و نور ابراہیم **ع** حبیب خاک با عالم پاک **ع** و بحد حق  
اس ترویج اصل کے سبب سے پیر اصل اند علیہ وآلہ کے طرف مخرج ہو کی ہی فلیخ مدلسون **ق** انما صلب الکاسب اور یہ جو فرمایا کہ عمر بن خطاب  
مودہ الخیر فی الواقع ابن عمر بکناہ بود ہوسطی طالب مغفرت نہی و دعوی طلب مغفرت او نہ برہان ہی کسی کما کہ طالب مغفرت ہوئی بلکہ او کی مجاہد  
جو بعضوں فی بحر و سلع تو ہم سید کیا کہ بصورت خطا تھا او سب ازین عباس ندون طلب مغفرت اللہ اندہ لیغفر لہ فرمایا یہ صورتیں اب عمر مطلوب المغفرت برہی  
طالب المغفرت او بعد اطلب مغفرت لفسنہ و لغیرہ یا تو یہ کیا ضرور کہ بمقابل گناہ یا خطا ہی سکھوئی خود مصنف حدیثہ سلسلہ ضعیفہ تو یہ ہو مستغفار کی ہی  
گناہی کہ آن تہ لای بست تر و حقیقہ کہ آن حقیقہ کہ مطلع میا تو را اگر در ان گناہی نباشت بچا کہ در احادیث عامہ و خاصہ و وارشدہ کہ رسول  
روزی تھا و مرتبہ استغفار میکرد بگناہی انتہی پس طلب مغفرت ابن عباس بمقابل معصیت یا عیب ہی بلکہ بحد و شفقت و رحمت والا سابق جو زراہ  
قول مذکور ہو کہ نسبت امام باقر رحمہ اللہ اب جعفر کما شیعہ کے طور پر بنا فی عصر ہو گیا و لہذا و لہذا اگر بالفرض ابن عمر ہی سمعہ میں خطا ہی واقع ہو  
محل اعتراض منو اسوسطیکہ بنا برقرار داد و لغت اب عمر علیہ الطیر طبع معصہ نہ ہو کیونکہ شیعہ و سنی علیہ السلام خا ایام الامم خطای فی الجملہ کی ہی نسبت  
مستغفر بن جبرائیل ہمد و گرجیت **ق** اصبہ کما کھو اعین معالہ حق و مشورۃ بعد ان کا گشت اچھا ان اخطی فلا امن لک من فخلی یعنی  
لو کہ جھک جی کہنی اور نیک مشورہ دینی ہی باز نہ ہو کہ میں خطا ہی معفو او اپنی فعل ہی مومن نہیں اسل شاہد صرا با شاہد کی موجب و فوض جو سوس  
انبا کے اور و میں عصمت کا بچہ لگاتی ہی وہ ہی نہ جا و بالحدہ و نو صورت خطا او عدم خطای بن عمر بن ابن عباس دعا ضعیفہ نہ تھی اور انت  
عہدہ کے شہرت تاملہ کا جواب مذکور او متردید کے کانونی پندہ غفلت دو ہو چکا اعادہ کی حاجت نہیں **فقہ** اس تطویل لا طائل کا کچھ  
معلوم نہیں ہوتا مہرب سم ثقب نے نہیں لگا کہ ابن عمر طالب مغفرت ہو ہی جسکو کوں کر گناہی دعوی طلب مغفرت او نہ برہان ہی و فی الواقع طالب مغفرت  
لفسہ و لغیرہ یا تو یہ ضرور نہیں کہ بمقابل گناہ یا خطا ہی کے ہو یہ مضمون حق ہے اور صاحب مہم ثقب نے یہ مہم جو گناہی کہ ابن عمر بن عمر جو گناہی معفو نہ  
طالب مغفرت لہی بودہ باشد پس دعا ابن عباس مقبول جو اندہ لیغفر لہ دعا ضعیفہ خواہ بود یہ مضمون ہی حق ہی فی حقیقت ابن عمر ہی فی البدیہہ کا لفظ  
بولی ہی نہ کوئی گناہ کا خاکہ واضح کی تعلیم سکھ کی تھی اور نہ ابن عباس نے جو اندہ لیغفر لہ گناہ باشد دعا ہی مقبولی ہے اور قول زراہ رحمہ اللہ  
جھفر مشیت عدم عصمت نہیں ہو سکتا محاورہ عرب میں راہ شفقت و رحمت رحمہ اللہ فلان و عفا اللہ عنک و اندہ لیغفر لہ شایع ہی اور فقرہ **ع** انما  
جو کوں خرفی انفس کیا غانا سمین و سنی موافق اپنی عادت کے کچھ نہ کچھ جانت فی انفس کے ہو گی لکن میں قبل تصحیح انفس کے گناہوں کو نقد پر کہ یہ فقرہ  
نہ شیخ البخارین بابی جو وی دیا کو ان جہتی فعل کیا ہی تب ہی و میں عزرا ف جانیہ علیہ السلام کا خطا ہی فی الجملہ پر نہیں ہو سکتا فقرہ **ع** انما  
بجن و مشورۃ بعد ان کا گشت اچھا ان اخطی فلا امن لک من فخلی یعنی

[illegible]

ابن عمر بن ابی محض ہے وہی سند بسمل قول ابن عمر کی الالافی دبر تا جواب قول نافع من دبر تا فی قہا من کون خر سوا لوجہ فی الدارین کا روی دل اور دل سے  
کامیاب ہے ہر جا کہتا ہے کہ ثابت ہو کہ جمہور اور ابن عمر اور جو خطاب عمر نہ قائل اس فعل شنیع کی نہیں فاعل خدا ہیگا یہی مٹ دہری سہی بناہ دی اور الیٰ ہجاء  
سہی بخت بخشی خدا کہ کام یہی کہ جب روایا متفقہ ابن عمر ہی با سائید متکثرہ کتب معتدہ سنیہ میں موجود ہیں مابحت و حوازی وطی فی دار الدار کا  
و کا سبھی تو بالیقین افادہ خلیفہ زادہ عتیقہ استفادہ از طیفہ ہوا یا ان الذی حبث الخانیث و حبث الما بین سید سنیہ کا اس فعل کا فاعل ہوگا کہ وہ خود  
نہ فعلی فاعل فاعل کا تھا کا سبھی مفصل انشاء اللہ استعنا اور کون خر خر سیدم فی ہر جا کہ جمہور سنیہ میں نہ قائل اس فعل شنیع کی ہیں نہ فاعل درو  
بصرف ہی علاوہ ابن عمر کی ابوسعید خدری صحابہ جلیل القدر اور عبداللہ بن علی بن سائب اور محمد بن کلثوم اور عبدالرحمن بن قاسم اور ابن ملکہ اور نافع  
مولے ابن عمر اور مالک کا کام سنیہ کا کہ یہ سب کتب جامعہ مباحث وطی نے الادب کا قائل بلکہ بعض انہیں ہی اس فعل کے فاعل ہی ہیں چنانکہ ابن ملکہ  
سہی استعانت بر وزن اور مالک کا کام سنیان سہی الساعہ غلت راسی مٹ کتب معتدہ سنیہ میں موجود و عوام و خواص کو مشہور اور سنا دہی سنا دہی  
ثابت میں معدود ہیں اور یہاں تر عیبت ہی کہ مالک کا کام سنیان ملا وہ بحت وطی فی دار الدار دہی مباحث کا ہی قائل ہی منظور مالک  
منقول ہے **و جازین الیٰ اللہ لا محذور** + **وجود اللہ الجبر** + **هذا اذا كان حید في التفسیر** + **ولم یجد فی**  
**تفسیر اللہ کریم** + اور کتاب تذکرہ الادباء میں علی بن عراق مصری نے فاعلی الیٰ اللہ حکم مالکی بن ہر عمل کے طرف اس راوی کو منسوب کیا ہے  
**مذہب فقیل خذ مذہب** + **سعیتم ما اقول فی مذہب** + **کاتھا لک فی دائرہ** + **فہیہ یاخذ اهل التفسیر**  
اور شیخ فرید الدین اوردی کرمانی شندی جام جمین کہتا ہے **مکن یخو اجد بر علان جبر** + **کہدین شکل و نشان نامزد دور** + **دور بر زبردست**  
خولش مکن + **دل اور الغدہ رش مکن** + **آبروی غلام خولش مبر** + **دفر بدنام خولش مبر** + **ننوان زدنہ سب کث مخطو در و خطین**  
چنین مالک + **اور کون خر خط نام مجہول الاب لا عام** + **فی سید کو کہا ان شرط لہا ف و در اختلاف دلی قائل و کتب میں ہی واضح ہوتا ہے کہ بنا بر نفس مستصفا**  
اور تصریحات فرقہ شریعہ سنا دہی اس فعل کے فاعل اور اس عمل کے قائل حضرت امام صادق اور امام رضا ہوتی انہی کہ باحرف شیخ اطالعہ بل  
ابو الطوائف جمع بطوسی وغیرہ جمال لقبہ اور تر ویر کا ہی انکی نسبت منفی و نفی ہی جیسا با تم تفصیل صدر رسالہ میں مصدر سہو الحشر لئلا یظن  
کون خر خط نام مجہول الاب لا عام دلائل ساطعہ و برہین قاطعہ الیٰ الامیہ ایدیم اللہ تعالیٰ با طافہ بختیہ و بخلیہ کہ مکملہ کہ سہوت ہو گیا فہمہ الذی  
کھنڈ اور دست باجہ ہو گیا کیا اور اندہ لاف بازار یوں گالی خاری بلکہ کفر و کافری برا گیا کا کھنڈ **فکافی** کا کیا کھنڈ نفی نہ ہی کہہ کہ کون  
اس گبر و جبہ کو جبب الخانیث و حبث الما بین و در سہ الطوائف کا سہ اس شرط کہتا ہے اور مصنفین آئی طرطایا و یس بر خرا تا ہی گوہ مالک و نو کا  
بدان جنس مقرر ہی سید کہ نفس مستصفا و تصریحات فرقہ ابراہی صلا و قلعہ شائیدہ اسکا بدین مابین جاتا کہ معادہ اعتدلت پیغمبر و امیہ اطرا و اس فعل کے  
فاعل ہی نفس مذکور میں جو کون خر خط نام مجہول الاب لا عام فی صدر ای رسالہ نہ خر فو من نفس کے ہی سوال مضوان راوی حدیث کا نام رضا علیہ السلام  
سہی **قالت کہ و انت تفعل** + **لک و جواب ایام** + **طالعہ عام علیہ السلام** + **کا کا کا فعل امر ہر دہی با وجود اس انکار کر مہ کہ مصرح کی کون خر**  
مسلول بعلت عمری و لڑگوئی و لڑگوئی کہتا ہے کہ اس میں ثابت ہی کہ ہمہ معتدین حازر اللہ اس فعل کے فاعل ہی نفس فضل اللہ فاہ و قطع لہا نہ تو  
واخراہ و حبلا النار متواتر و حقیر صدر رسالہ میں اس جاکو تفصیل کہ چکا ہی فی نظر نہ **قال ان سب کاسب کیف لا عاقل کو اندک تصدیق ہی**

[illegible]

১৯৭৬

94

27

منہ

10/10/19

[illegible]

4A



[illegible]

جواب میں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

ترمیم میں ہرگز نہیں تھا باوجود کہ اپنی کتاب کو کسی کتب و اقتراسی ہر دیا کسی کسی فاضل سے حسب کتب  
 اینہ حالت باوجود این مقام بہت دریم برقرار و برشتات بہ بر سرش داخل گرد و الیہیں ۵۰ احداث ہست کہ وہ فقیہ ۵۰  
 احتمال پنج چیز بہ چون وضو کی کمی فی تہنہ بہ قدر کلام یہی کہ کون جری مغز کو نام کتاب شیخ ابو حفص طریقی علیہ الرحمہ کا اور نشان با کجا حیر  
 یہ مسئلہ بقول کدوب ہلوی کے مرقوم ہی کہ اگر تصحیح نقل کرانا اور وسیعہ اوس نامہ سیدہ ہنری کے شامنا وجہ تہا نہ کر بی تحقیق اوس مکتب  
 کتب کے بھیجی مولانا ابو عبد اللہ و من مرسیا کہ انا نامہ اعمال ہی کتب و اقتراسی مانند اپنی دل و رو کی سیما کرنا تہا لاجل و لا قوۃ الا باللہ بہ  
**قال** انی ما لک سبب غلام ہی صوم باطل نہیں ہوتا نہ فعل کا نہ مفعول فیہ کافی خلاصۃ المذہب فی شفا الطوطی علی الخلام تہو و کنا  
**فی المذہب اقول** کون عز سنا پاک نے ذکر ان مسائل میں تغلید بلید دہو کے ناقض فرما ہی کے اور حالت اپنی مانند بلید دہو کے  
 ظاہر کہ مکتوب کے بیان شیخ اور بدتر اس سے بہت مسائل موجود ہیں کون غر و کہی کہ فعل مذکور ہی مذہب جنی امامین و حسب غل اور فادہ صوم  
 میں تہو دہی سینک مذہب میں اوس سے شیخ میں کچھ تہو دہنیں کا و کئی حیان بی تردد و حسب غل و فادہ صوم نہیں ہوتا ۵۰ میں تفاوت راہ  
 کیست تا کجا ۵۰ سوب بولی تو بولی چلتی کیا بولی حسین بہتر تر اچھو جو و طعون ہو او طعون کرنا غیر بر کمال مارنا ہی تفصیل اس حال کے  
 یہی کہ سینک کے مذہب میں زن صیغہ اور باہم ویتہ کی طان کوئی میں صوم ہی باطل نہیں ہوتا غل ہی وجہ نہیں ہوتا حج ہی فاسد نہیں ہوتا  
 اور اعلام ہی ہی حج فاسد نہیں ہوتا فادہ و قاضی حائین ہی و کجا حاج فی البھا کہ لا یجوز حب الفسل اما تہو کہ لا یلا ج فی الحیثۃ عند  
 الا لا ج فی البھا و کذا الا لا ج فی الصغیر الا لا ج اجماع مثلاً لا یجوز حب الفسل فقول محمد بلا انزال اوس ہی فادہ مذکور میں ۵۰  
 وان لا ج ہیمة او میتہ و کہ تہو کہ لا یفسد صوم و بلین الفسل اور ہی اوسی فادہ و ہی ۵۰ و ایۃ الحنفیۃ الطوطی علی الخلام  
 یفسد الحج و اذا وط البھیۃ وانزل کان علیہ ۵۰ تم ولا یفسد حجۃ وان تہو کہ لا یفسد اور ہایہ و شیخ و قایہ میں بحث صوم میں ۵۰  
 اذا وط البھیۃ بلا انزال یعنی و ہی باہم اور و ہی میتہ اور و ہی صیغہ بلا انزال از حسب غل نہیں اور و ہی فی الذر بعد حج میں اور و ہی ہی  
 بلا انزال بلا انزال بعد حج میں اور ہی و ہی ہی بلا انزال بعد صوم ہذا کہ کن من البھا لیل و کن من اشاکین **قال** انما الکتاب  
 الذکر ہم من زنا کر ہی حج میں نقصان نہیں کہ فی النقص حیف کہ و ہی حال ہی حج باطل ہو ہی اور و ہی حرام ہی کچھ ضرر نہیں یہ تہو و بات و حاجت  
 اذا لم یستحق فاضع ماشت **اقول** احوال حسب تحفہ مرقومہ او اسکی مظلہ کون جز کی خطا بعیری ہیں ان مغز تو کو و کدوبوں لایہ  
 کہ مذہب مذکورہ کی کتاب بعد امامیہ لکھنے والی اما ذلک مسئلہ مذکورہ اقتراسی محض بلید دہو کو کون حرام ہی امامیہ برکتہ اللہ علیہ لافتر  
 کیا یہ حضرت ابن عبدین مذہب جنی امامیہ کو مانند اپنی مذہب ناحق و مغلطہ باطل ہی سمجھی میں کہ او کئی کتب معتدہ الیہی مسائل و ہیہ یوح یا دیو اسی پر  
 ہر وہی میں اور ہی مسائل نا لایہ انہیں نا لایہ تو کی کے مذہب میں ہنری بہ بین فادہ قاضی خان میں ہی فی روایۃ علی البھیۃ الطوطی  
 فی الذلک لا یفسد الحج و اذا وط البھیۃ وانزل کان علیہ ۵۰ ولا یفسد حجۃ وان تہو کہ لا یفسد علیہ ۵۰ وان جامع الحاج او  
 العقر فیما و فی الفسل وانزل او کہ تہو کہ لا یفسد احیاً و کجا حجہ و علیہ شاکۃ انقص ہر اچھو ہی کہ و ہی حال ہی حج  
 اور اعلام ہی اور و ہی باہم ہی حج باطل ہو و فاسد ہو و بغیر انزال کے و ہی باہم و فادہ صوم میں کچھ ضرر نہیں اور اگر حج یا تہو و دون فرج میں

**فصل**

جامع کریم یعنی وطنی فدو بر انسان کریم منزل بود یا نه صورتی نه اهرام فاسد برآید نه حج فاسد برآید یا یک شاة دمی بهی موند اس دمانت  
 حایر انداخته فاضل ششست **فصل** الذی صلب الکاتب خلاصه المسح من کتبه کیست فصلی بین الیکما رسته کرنی من ادم جیدن کاره  
 قضا ہی دو بار من امام حسن کا تین بار من امام الامامیه شایب امیر کا چار بار من خاتم الانبیا حضرت بشیر و نذیر کا کجخت و سیاه ببولان بخور  
 ما برین خدای کا درج کیوں ندیا که متمتع بجای خود بی کشکی جو چاہتا کرتا براسی مسح اندکی خدا ان اور ان با بویه و غیره کی کیسه بین اگر متمتع  
 کی بوسه بین حج و عمره کا ثواب قضا ہی اور شل کے قطرہ ہی غرضتہ پیدا ہوتا ہی لا و سکی مسیح کا ثواب حاصل و مفصل کو پہنچتا ہی اور مساحی کو ثواب  
 ان دونوں کی برابر **فصل** ادغنی بین کہ ایسی مضامین حدیث ترغیب ترہیب میں شایع میں انہر نقین میں سینگو کی بیان فضائل اعمال  
 میں کیا کی ہی کا فضل غلیل بر ثواب کثیر و معروہی کون ترغیبی خانگی روایات پر کیوں غرض نہیں کرتا و ان دم خراتا اور دم داتا ہی خود فضیلت و کمال  
 نصیحت کا راجعون کا ہی کون ترغیبی کہ عبد اللہ و جلیلہ فی حقنا شخص لا یعنی فی غلبہ میں لکھا ہی کہ جو کوئی جمعہ کی دن اپنی عورت و بی جامع کر ہی اور نہ  
 نماز مسجد کو جاوی تو اسکو ہر قدم پر ثواب سال ہر کار و روز کا اور تمام سال کے قیام کا ہوگا اور ہی اونی کتاب میں ہی کہ جو شخص ماہ جب میں  
 روزی رکھی تو وہ صوفت قبر ہی کھلی گا تو روز اسکی موند کا تمام اہل محشر کو روشن کر دیا اہل محشر کہیں کہ یہ پیغمبر برگزیدہ ہی اور جو کوئی ماہ جب  
 میں دس روزہ رکھی گا تو وہ ہر محبت حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اوکی قبلہ میں کر لگا کون عز الکریم دہر کو چوڑی اور انصاف ہی موند نہ روزی  
 تو رکھی کہ جب میں نور روزہ رکھی ہی کا اکثر کار کا ان حصول و فداق رکھی ہیں شل پیغمبر برگزیدہ ہونا اور دس روزہ رکھی ہی حضرت ابو ابراہیم  
 کی تھک جو چیں لیکن کا قصد کرنا ثواب متہ ہی بہت تر یا ہر ہی اور مشکوہ سینو غنیں اس میں مروی ہی کہ جو کوئی خدا ہی ملاقات کر ہی پاک و پاکیزہ  
 کی جو شنی تو حوائز ہی کجاک کر ہی اور ہی اونی کتاب میں ہی کہ جب دو مسلمان ملتی ہیں اور مصافحہ کرتی ہیں تو قبل جدا ہونی کے مقصود ہو جاتی ہیں  
 کون عز ہی کہ تو بیچ کر ایک کا خط نقص ثنوت رانی ہی و علی خا ایضا جس جمعہ کی جماع اپنی عورت و بی کوئی کا ثواب کما لشی کما ان فی اوڑا کہ بیچ  
 عورت ایسے میں کجاک کرنی کی ساندہ کتا و جیسا ہر ہی پاک و پاکیزہ ہو گیا اور جامع جماع کرنی ہی ثواب سال ہر کی روزوں اور سال ہر کی قیام کا پاک  
 اور معصی کی ہی گندگا و نہ کار ہو تا کہ کی کلا شنی مقصود ہو گیا یا کجک کون جز جیسا حال اپنی ان روایا کا سمجھا ہو و یا ہی حال متہ کی انصاف  
 سمجھی اور کون تر کجخت و سیاه اندی فی مدہ کر کا کہ کجخت و سیاه ببولان بخورین بار میں خدا ہی کارہ کیوں ندیا کہ متمتع بجای خود بی کشکی ج  
 چاہتا سو کرنا کون عز کو لازم ہی کہ اپنی گرامین موند ڈالکر دیکھی اور شرمنا ہی کہ اسکی مذہب ناحق میں جب بھڑون و زنا نون میں داخل  
 ہونی اور ڈھونگ بیانی یا جیتی گاتی پر فی میں اور اغلام کرانی میں خدا کا مرتبہ لٹا ہی کہ ایسے مصیبتی سو لی لٹا اور ناحق فاحشہ و فی لٹتی  
 اوق و نہر اور جاتی ہیں اگر اچھی امامیہ باجای صفت متہ کہ ایک محنت مردہ دل اپنی روی ناقص ہی بقول عمر ان بن احمیس صحابہ  
 عاد اہنیو کی شتم قال علی برادہ سارانی مشاقت خدا و رسول خدا امر مشوع کو حرام کیا تا کہ متعتان کا سائتر عین فی عذر رسول اللہ وانا  
 ہر ہما سختی ثواب کثیر کی ہوں تو کون عز کی رانی ناقص طبع و دلوی کے رغم باطل میں قابل ہر اس و غرض کے ہوئی سبحان اللہ کیا دین و دنیا  
 کون عز و اسکی خلاف کی و رانی شان شاخ صغیرہ صغیرہ کا کہ ہر ان طریقت سینو کی میں حال لانا اور ڈھونگ کت گت برنچا اور سرود و غنا  
 کہ کہ عبادت شرعیہ ہی افضل العبادت و ذریعہ وصول لی اللہ اور فنا فی اللہ ہر انا کرنا کی ہی ساندہ ہی ہوئی بجای خود بی کشکی ج چاہتی ہیں

بجائے ششست  
 فتح علی

کون کرکون بیول کیا کہ اوس کی طریق میں جو ملک کے گت پر ناجی اور پھر وین ملتی اور اعلام کرائی میں خدا ہی کا درجہ بتا ہی اور یہ بھی مستحق  
 معلوم ہے کہ اکثر غوث و قطب سنو کی پھر وین و زمانوں و چاروں میں ہوتی ہیں اور سب ترک صوم و صلوة کی اور سخت تر لوگوں میں نہ ہوتی کے  
 واصل خدا و فنا فی اللہ ہوجاتی ہیں وادری خیم و فرست و دین و دیانت کون جرد و اسکی اسلاف خلاف کا کہ وہ کی نزدیک ذاب خالق  
 شریعت مقدسہ و ثواب ترک صوم و صلوة تو بھی ہی اور ثواب اجمالی مستحق بجا لغتہ اللہ علیہ هذا العہد و لوہم **قال** **نما**  
 معلوم ہیں کہ زمانہ کون اس سے محروم ہیں وین دلاوی تا اسکا ثواب موعود بائیں الیکار نگار غربت میں گرفتار اس سعی کا امیدوار ہی اظہار  
 مافی الصیر سی جاکے داری چارہ **م** شرم سی کہ نہیں سکتا ہی جو کچھ مطلق ہے عاشق تارہ ہی اور وصال کے پہلی شب ہے خدا کی فضل سی خیم راسی  
 جانی اسکا مزد و دو تارہ سمیت لائی ان لہ لا یضیع ہر الخیرین **اقول** و بے یسین بود اس شعر مشہور **م** ہر گز کی کہ خدای جامہ ہی پوش ہے  
 من اندازت راجی شناسم ہے طر زیان و انداز تخر کون جرح نام مجہول الالب الاعام سی ز دالت و لادی و جہالت خدای اوسکی اگرچہ تجرے  
 ہو یہ ای کہ فرورہ سو قیاد فی باکا تا اسکا محاورہ شرفا سی نہیں ملتا لاک جبر کو تحقیق حقیقت اوس کے حقیقت کے نہی کہ فی الحال نگاہ ملک  
 بیان بعضی ثقات سی معلوم ہوا کہ تارہ تشریف کا قوم علا قون و جاسون دات غازیور سی تاسن بعد غلام خاضی احمد علی کا اور مادر او  
 دوار کی کثیر حکیم سیف علیخان غازیور سی ساکن محلہ بربرینہ ہی علی بن العباس باب ہی اسکا غلام مجہول الالب الاعام تھا نام کون جرح کا سدھار  
 کہ محمد ویدیع ہے اور کہنہ من اکثر علی فرنگی محلہ کچھ بڑہ کہ اپنی دہشت میں شریف بن گیا اور نام بناسد ہو اسی بلکہ جو شرفا کا سار  
 وہ محمد و ابن معاویہ و محمد و زید ہی اپنی محققا کے لئے **م** کئی کئی کہنہ ہی سلی حالت نل نہیں بدلے کینہ شریف نہیں جاتا  
 اور خاند طبعی نسل بدل کا فرغ سی منفک نہیں ہوا **م** فار و نکاح آزاد ہو تو عرت نہیں ملتی ہے تیرہ ہی سے کینہ کو شرفت نہیں ملتی ہے  
 کینہ اپنی اصل کے طرف رجوع کرنا ہی بنا و علیہ اس کون جرح کینہ فی معتقد ز دالت اصل سی کہ زبان و کرائی بیجا حدی زیادہ اور انداز سی باہر  
 اور راجی علیا مستعد من تاخرین اپنی کے متعین کہ صدق علیا کہ لہ کے کانیہ آتی اسل میں کسناخان بیان ملک کین کہ کو اوسکی  
 میں کوئی چارہ سوا کہ دشمنوں کے کئی خدای جو رہنوا اور ہو نا جاری ہو **م** طرخ انداز دیا بدش سنگ است ہے اور لغوی جواب کے کا تر  
 تقلید روزہ و ساقان بی باک کرنا ہر با کجملہ جواب محول کون جرح کا یہ ہی کہ اگر وہ اپنی رخصت و عرت جلیسا ہی تو عطا بن ابی ریح قرم ساق ہی  
 کہ صوح ابو حنیفہ طالب دنیا ہی حنیفہ کا ہی ابو حنیفہ اوسکی حقین کتا ہی حار لیت فین لیت افضل من عطا بن ابی ریح کہ پنا یا میں فی  
 طاہرین میں کوئی شخص افضل عطا بن ابی ریح سی کافی رجال المسکوة الدلمی اور اوس عطا کا کردار قرم ساقی تھا کہ اپنی لوند یون کو اپنی همانوں  
 پاس و علی کے لئی بیجا تا کافی طبقت الزابن سی جابی کہ وہ کوئی اپنی نوکری کون جرح کا کہ کیر کی بائیں سیکر یونہ میں ملاوی اور ایک تدبیر رخصت  
 کون جرح نام مجہول الالب الاعام کی سید ہی کہ وہ سوختی اپنی مذہب قسن مرغی کے اپنی مایا میں یا بیٹی یا پو بی یا خاند یا بیانی کے ساتھ زعفر غوث  
 کر لی کہ ابو حنیفہ طالب دنیا ہی حنیفہ کے نزدیک جو کوئی اپنی حیات شرعیہ کے ساتھ نکاح و جم کر کی اگرچہ اوسکی حرمت کا بھی علم ہو حد میں ہی کج ہے  
 الہادیہ و فتاویٰ فاضلحا اور کہ کون جرح دایان خاص و جان نار ان با ختم ص حضرت عمر سی اور منت عمر براد سکو جلیسا ہر سعادت ہی  
 میں اوسکو اپنی رخصت و غوث کی لئی تلاش کسی قایم مقام افلح کی ہی **م** من تجرہ طر و اع است با تو سکو ہم تو خواہ از ختم بند گیر و خواہ ملا

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷



**ق**الکتاب الکاتب بر اکی بیان متعه دوریه که مجمع علیه شیعہ ہے اس پر بھی **قول** لغت اللہ علی الکاتبین متعه دوریه درج ابامید میں ہرگز  
 نہیں ہے جا کہ اسکا مجمع علیہ ہونا بلکہ علیہ بایستقہ ذی ابی تحفہ مسروقہ میں اپنی جہالت جلی و جہالت فطری سے فقر کیا ہی کہ نہ سب ابامید میں متعه دور  
 جائز ہے نہ دشمنی دینی ملکہ ایک عورتی متعه کرین اور اپنی اپنی باری او کی ساتھ رہیں اور اس کو نہ خنہام جھول الاوام عام فی مسرقہ در سرقر کر کی اور  
 برا تحقیق کہدیا اور اپنی ذمت میں ابامید پر بڑا طعن کیا اور یہ نہ سمجھا کہ وہ خود سبب بن گئے اور ان کی سطون خلق و ملعون خالق ہوا اباحلہ متعه دور یہ یعنی مذکور  
 نہ سب حق ابامید میں ہرگز ہرگز کسی طرح جائز نہیں بلکہ وہ کو کون خر کو سداو کی کتاب متعه ابامید کہنے سے وہ نہ بایں افترا مانندہ و و دل کے اپنی کا گیاہ کرنا  
 مناسب تھا بعد تحقیق نظر ابامید معلوم ہوتا کہ نہ سب حق ابامید میں زن آئید یعنی جس عورت کا حیض منتقطع ہو چکا ہو اس پر سب عدت  
 کچھ و متعه کے ختم کو کہ وہ میں باس کو بھیجی اور رحم کو کی احتمال علق او غلط اسباب سے منتقطع ہوئی اگر کسی عورت کی متعلقہ عدت کے کچھ یا متعه کرے تو نہ شرعاً  
 منع ہے اور نہ باعث عقوبت ہے بلکہ ایسی کیونکہ متعلقہ عدت تو شرعاً ہی و طبعی شروع ہوتا کہ ہم عورت کا غلط مہارہ رجال سے محفوظ رہی اور جب باس میں علق  
 نقطہ غیر ممکن ہو تو احتمال غلط مہارہ حال و غلط اسباب باقی رہتا اور جب احتمال باقی نہ ہو متعلقہ عدت ضرور مہارہ اباحلہ بغیر مذکورہ ہی تو زن آئید سے کہ علق  
 نقطہ و علق اسکا محال ہے عدت مطلقہ ہی تو زن آئید سبب سقوط عدت کے اگر دوسرا متعه بعد لکھنے نہ متعلقہ عدت کے با متعلقہ عدت کے کوئی تو اس میں کوئی قبیح و عیبت  
 شرعہ و غیر نہیں اور یہ دونو متعلقہ علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں جیسا کہ ملکہ ایک متعه دور یہ ہوا جو کہ ان دونو متعوتوں بعد از کو متعه دور یہ بھی وہ خرمی انسان  
 بلکہ وہ کو اگر کوں چھ نظام اور حرمینہ متعلقہ کان کو کہ اس میں لیون اور اگر کہہ گئے ہو کہ دیگر لیون کہ متعه دور یہ نہ سب حق میں ہرگز عورت پذیر میں لاکن نہ سب  
 (۴۷) سبب میں کچھ دور جائز ہی اس عورت کا کہ جسکا حیض ہی منتقطع نہ ہو چکا ہو اور وہ قابل جس و علق نقطہ ہو اور رحم او کی احتمال علی اور غلط مہارہ حال  
 غلط اسباب سے محفوظ ہو اور وہ عورت میں باس کو بھیجی ہو اور یہ کچھ دور یا شیعہ و فحش متعه دور یہ مختلف بلکہ وہ کو کسی ہے عقلاً و نقلاً و عرفاً  
 و شرعاً لکہ کلام یہ کہ کسی لوگ اپنی ذمت کے کچھ دور کہ ساتھ عورت ممکن العلق و حمل کے صحیح و کمیں اور تفاوت اس کے متعه دور یہ کہ ساتھ  
 عورت آئید غیر ممکن العلق و حمل کے بلکہ وہ کو کون خرمی نکلا ہی میزان عقل میں وزن کرین اور اپنی نہ سب باقی جو نظریں کرین جس میں تفاوت و زائد یا  
 نا بجا ہے با بھلہ غناہی ازوم متعه کہ یہ کہ نہ سب حق ابامید میں بلکہ وہ کو اولی اذ ناب کے نزدیک سقوط عدت کے زن آئید سے و علی غلط  
 غناہ و منہی ازوم کچھ کہ نہ سب نبین نہیں ہی و سقوط عدت کے عورت آئید قابل حمل و لایق العلق سی اور جب عدت اس عورت غیر آئید قابل حمل  
 سی مطلقہ ہوتی تو دس سیس ہر ذہنی ایکہ میں عورت نہ کو بھی کچھ اسکتی ہیں اور رحم عورت نہ کوہ میں غلط مہارہ حال ہو کہ ایک پوجنسی ازوم جھول  
 پیدا ہو سکتا ہے اور میں سب سبب و سبب استھنا کرنا ہوں کہ وہ بچہ ابن کثیر ہو گا یا ابن واحد اور مافی نہ سب بنوئی کسی مرد کی طرف منسوب ہو گا اور  
 کیا گیا ہو گا اور کسی عورت و صورت ہو گا مینو و تہ و اکون خنہام جھول الاب و الامام و دیگر اذ ناب بلکہ وہ طوی جواب ابامید اس سے متعلقہ  
 بھلت نام کہیں اور اب کوں خنہام جھول الاب و الامام صورت سقوط عدت کے زن سبب قابل حمل و لایق العلق سے موافق نہ سب حق کے  
 اور تصویر ازوم کچھ دور کہ کسی اور خوش ہو اور نہ کرین او کی کچھ ہو دی جائے یا نہ کہ جب کوئی کسی اپنی خود کو مطلقہ میں دجو  
 اور بائن دیوی اور بائن عدت کے پہر او سی عورت مطلقہ سے وہی زوج مطلق نکاح کرے اور اس نکاح دوسرے میں فتنی و فحش تو ہی نکاح  
 و فتنہ کے نزدیک شمار دیشید ابو حنیفہ نے اپنی جہاد کا ہی اس عورتی عدت بالکلیہ مطلقہ ہو گئی وہ عورت خود اور دوسری مرد کی ساتھ نکاح کر سکتی ہے

اور اگر کسی عورت  
 عورتی متعه دور  
 عورتی متعه دور

اور اس دوسری زوج کو فوراً وطی اوس عورت کے جائز ہے مثلاً اگر لے اپنی جہد کو طلاق بائن دی اور پھر بائن عدت کی خواہ روز طلاق  
خواہ بعد از ان قبل نعتھ سے عدت طلاق کے اوس عورت مطلقہ سی جو نکاح کیا اور اس نکاح دوسرے میں قبل از وطی اوس کو طلاق دیدیا تو اس  
وقت عمر کو نکاح ووطی مطلقہ مکر کے ساتھ صحیح ہے اور عمر کی جماع کر کے اوس عورت کو طلاق بائن دی اور بائن عدت پھر اوس سے نکاح کر کے  
قبل از وطی کے طلاق بائن دی اوس وقت خالد کو نکاح ووطی اوس عورت سے صحیح ہے اور بعد ایک ماعت کی خالہ کے تہہ جماع کی اوس کو طلاق  
بائن دی اور پھر بین اعدہ اوس عورت سے نکاح کر کے قبل از وطی کے طلاق بائن دی تو زید کو اوس وقت نکاح ووطی اوس کی موافق نہ رہے  
صحیح ہے و علم قرآن بقول امام زکریا کے اوس عورت سے عدت ماقط ہو گئی اور جب عدت ماقط ہوئی گئی تو نکاح اوس کا ہر ماہ صحیح ہو گیا اور حقیر غایر  
مزید توضیح کے مثال اوس کی لکھا ہے کہ کہنے مثلاً اپنے جہد و مساعہ حصہ غیر آئیدہ کو غرضہ ماہ کو بعد نماز صبح طلاق بائن دی اور پھر مکر نہ کرنے  
اوس روز پھر دن پڑ ہے اسے اسے حصہ سے پھر نکاح کیا اور اوس وقت قبل از وطی حصہ کو طلاق دی تو بقول امام زکریا کے عدت حصہ سے ماقط  
ہو گئی تو اوس وقت پھر دن پڑ ہے اوس غرضہ ماہ کو عمر نے حصہ سے نکاح ووطی کر کے طلاق دیا اور بعد ایک ماعت کے پھر حصہ سے نکاح کر کے قبل از  
وطی طلاق دیا تو حصہ سے عدت ماقط ہو گئی و علی ہذا القیاس اوس وقت خالد فی حصہ سے نکاح ووطی کر کے طلاق دیا اور بعد ایک ماعت کے پھر حصہ  
نکاح کر کے خالہ نے قبل از وطی حصہ کو طلاق دیا تو حصہ سے عدت ماقط ہو گئی و علم قرآن بحکم جنس کون جزو دیگر خراب کون خرابی ہو چکا ہے کہ رحم  
حصہ میں جو مساعہ ورجل مذکورہ مکر جس سے نوہ ہجرت کا نریگا اور وہ متہ زن آئیدہ کا حبس و طہی و تولید طہی و طہی کون خرابی  
میں متہ در یہ کہتی ہیں اور وہ ان محل غیر ممکن ہے افسوس و افسوس ہے یا یہ نکاح دور سے زن غیر آئیدہ طلال اکل کا افسوس و افسوس ہے  
اور متعلقہ لفظاً و متعلقہ قابل طہی کے یا یہ نکاح قابل طہی کے ہی ہوتی موند سے کہہ تو نو لو گر یقین کامل ہے کہ کون خرابی محمول لفظ الامام  
ابو حنیفہ سے نہ ہوئی کار سے کہیے کافی شرح انویاتیہ و فرائض مقتدائی میں طلاق قبل از وطی قبل از وطی مستقلة ہذا عند  
حنیفہ و لے فی فان اثر الوطی فی نکاح کون بائن و هو انقل فصلا کون انقل و عدت حد الشکاح و عدت حد الشکاح و عدت حد الشکاح  
لکم علیکم انما العذر ان کے فہم و کمال لفظ اللاتی انشاء لان ان و طلاق انقل انقل و عدت حد الشکاح و عدت حد الشکاح و عدت حد الشکاح  
اور فضل عبادی سے ان احکام کے حقیقہ یقین ان کون قبل از وطی قبل از وطی حنیفہ انقل اور وہ صان عبارت کا یہ ہے کہ  
نوی ای جو کو طلاق بائن دیوی ہوتی قبل از تمام عدت کی اوس سے نکاح کر کے اور اس نکاح دوسرے میں قبل از وطی کے طلاق دیوی تو امام  
زکریا کے نزدیک کوئی عدت اوس عورت پر نہیں اور صحابہ حنیفہ کہتی ہیں کہ جب کہ ہم کہتی ہیں وہ قول ابو حنیفہ کا ہی بصورتیں قول  
امام زکریا ہم سنیوں کا بصورت عدت قول ابو حنیفہ ہے کہ ہے اور شیعہ الامامیانی جو بعض رسائل میں محسوس یا تجاہل انکار و نام نکاح  
دوسرے کا اس عبارت شرح و تفسیر سے کیا کہ وہ سے خباوت و طلاق کے کوئی محسوس نہیں کیا کہ وہ سے کوئی و ذی عبارت نہ ہو شرح و تفسیر  
پھر بخدا کہ عورت کو عدت میں نام فرمے نہ ایک عورت سے عدت ماقط ہوئی اور یہ ہر ہی و اخوی کہ نہ اول و دوم نکاح دہری کا حصہ متعلقہ عدت سے ہے اور یہ  
عدت موافق رہے یا نام فرمے یا لکھا تو نکاح اور کا حالہ اوس کی نہ رہے کہ اس فی یا یا یا ویدہ انقل انقل انقل انقل و عدت حد الشکاح و عدت حد الشکاح و عدت حد الشکاح  
طالعہ العذر کہ نہ انما العذر ان کے فہم و کمال لفظ اللاتی انشاء لان ان و طلاق انقل انقل و عدت حد الشکاح و عدت حد الشکاح و عدت حد الشکاح

چونما جائی ہی **اقول** کو جو خط امام جہول الالب الاعمام عتری و شایان نسبت ہی حلیۃ المتقین میں جاٹا نہیں لکھا ہی حلیۃ المتقین  
 انایاب نہیں جس جاسی یا ہی دیکھ لے اور چھٹی نہیں کہ جاسا فرج کا عادت کتوں کے ہی تو جو لوگ کتوں کا کوشش کما فی ہنگام اور کتوں کا دودھ و سرخ  
 پتی ہوئی اور نین خود کو کتوں کی سبب مینی دودھ و کما فی کوشش و سرخ عورہ کتوں کے ضرور اثر کر فی ہوگی تو بدہ جائسا فرج کا سینو ٹکی عادت  
 ہو سکتی ہی، انہیں دیکھ لے تاکہ ہم سینو کی مذہب میں سگ ملی بے انتہی حلال و طیب ہے جیسا کہ رحمۃ الامہ اور حاکمات شرح مشکوٰۃ  
 میں ہے اور حقیقون جیونکو ہی تعلیمہ مالک لکھتے کما نا و بنیا اور عمارت میں سماں کہ ناسور سگ ملی جائز ہی کما فی غدا ہی خیرہ لہذا  
 بالخطہ حلیۃ المتقین میں موبہ لینا فرج کا جائز لکھا ہی سو چھٹی نہیں کہ جائز ہونا موبہ کا مستلزم ہونے نہیں ہے سو چھٹی کہ لازم نہیں ہے  
 کہ جابر جائز ہو وہ خود اپنے خود عمل میں ہی وی اور عیان ہے کہ عورت اور سب میں وجہ اعضا عورت کی بالطلع محبوب انسان ہن اور جہاں حال  
 جنکی روایت کامل ہے اور تانت و تخت مہیاک میں محمول میں محبت نہا پر چونکہ حال ہی نہ کام تھا ملا کی ناسی ساتھ اکثر حاکمات  
 اضطرابی واقع ہوتی ہیں شارع فی حال محبت و شفقت ہی صورت مسئلہ کی تبادی لکن اسکا اطلاع اور عمل میں لانا ضرور نہیں اگر کون  
 جہول الالب الاعمام کی نزدیک جوار کسی ام کا مستلزم اسکی اطلاع و عمل میں لانی کو ہی تو معلوم ہوتا ہے اسکا ابو حنیفہ طالب نیای جہاں و کون خراسان  
 متعلدین ابو حنیفہ وضو کر کی فرج و ذکر جانب کچھو اگر تی ہوئی کما فی رحمۃ الامہ میں ہی مضمون غایہ حال ابو حنیفہ کا بیعتض وضو علیہ السلام  
 الملکی سے علی حال میں جہاں فرج و ذکر غیر کا حالت وضو میں سینو کو درست ہی ناقض وضو کا نہیں جہو فی والی کے وضو کا جہاں انصاف  
 دیکھیں کہ حلیۃ المتقین میں تو بوسہ لینا فرج اپنی مشکوٰۃ کا و کتہ کا کہ بہہ و لونہ بالاتفاق محرم میں اور امر مذکور عتبات اور کمال روایت ہر دال ہی ہنگام  
 خطہ کی جائز لکھا ہی سینو کی مذہب میں برا اندہ ہر ہی کہ وضو کر کی جہاں فرج و ذکر جنسی جہاں کہ بالاتفاق حرام اور مشا جرم کارون اور مسخرین  
 اور بوسوں کا ہی ہنگام تہہ و نا کی ناک کی درست لکھا ہی **اقول** کا حق کا جگہ بیان شیطان کی ہی کان کٹ گئی ۵ میں تفاوت رہا  
 ناجایا اور جس صورت میں کہ کون خط امام جہول الالب الاعمام کی وقت لطیف جوار کسی ام کا مستلزم اسکی اطلاع کو ہی تو ابو حنیفہ طالب نیای جہاں و کون  
 خراسان سے نقلین ابو حنیفہ مسخری اور بوسہ ہی نہی کہ ضرور وضو کر کے ذکر فرج جانب جہاں اگر تی ہوئی **قال** انما صلب الکاسب کلینی میں نا صاف  
 مروی ہے کہ عورت کو نہ کر اسکی ستر خطہ کو دیکھنا بہترین لہذا ہی **اقول** کون خط امام جہول الالب الاعمام صحت جابل ہی اور اسکی  
 حالات ہی ہی نہی ۵ تو براج خلعت ڈالنی محبت چہ چون نہائی کہ در سرائی تو کیت چہ اگر اپنی خانگی حالات ہی با جہر ہوتا تو بدہ مسئلہ مقام  
 و تہہ میں بن ذکر نہا اسکی جوارون الامور نزدیک عورت کی عورت کا دیکھنا دیکھنا جائز ہی فی رحمۃ الامہ و کا خط مکتبہ الشاہاد المنظر  
 ضاحح الزوی و کا مہد و عکسہ و بذلک قال لک ابو حنیفہ و جہاں یعنی دیکھنا فرج و کتہ کا شافعی و ابو حنیفہ واحد و مالک کے لڑ  
 جائز ہی اور زہد و کتہ کو ہی دیکھنا ذکر زوج کا جوار و کتہ نزدیک جائز ہی و جہاں کما محبوب حال میں اسکی اعضا کو بر نہ کر کی دیکھنا اگر بہترین لہذا ہی  
 تو باعث طبع نہیں ہو سکتا بحث طبع کا دیکھنا اس چیز کا جو طبع دیکھنا تھا اور دیکھنا ہی لہذا ہی کون خراسانی بیان تو فی تکلف  
 کون خط امام فی اور کی بدنگونی کی لئی اپنی ناک کا فی اور حقیقہ فی اور حقیقہ فی خطامی لفظی و معنوی کون خط امام ہی بالکلیہ غرض لہذا ہی لکھا  
 لفظ ستر خطہ کو بوجہ ہون کہ ستر خطہ کس عضو کا نام ہی اور وہ کیا چیز ہی **قال** انما صلب الکاسب کلینی فرج اس نہم شایع ہی







اے حنیفہ سقیۃ النور و زفر وان قال علمت انھا على حرام ولكن يجب التحصن بحسنی اپنی ماہر کے ساتھ نکاح کری اور اس سے  
 دینی ہی کوئی اور اس کو حرام ہی جانتا ہو تو اس پر حد نہیں ہے اور حنیفہ و سفیان ثوری و زفر کے نزدیک اور عمر و جب ہی از بن بر خیزب و ابن عباس  
 از بن کاجک ہوں کہ ٹانگہ و زین لوگ ہو گئی جو کھیتی کا گوشت کھاتی اور پس حارہ و لکناوش کرتی ہیں اسی طرح تو کھیتی کو حرام و نجس اور اسکی حد  
 کو اور کھیتی اور اسکی پس حارہ کھاتی والوں کو مٹھال غر و نجس جانتی ہیں اور کون جو طعام جمول لالہ والا عام جو لکھنؤ میں کوشتر فائین محل کرتے  
 لگا اور از ازل لکھنؤ کا کیا کر خاہن شریف نگاہ لکھنؤ اہل لکھنؤ کی مذمت و غیبت کرنا کو رکھی و شعبہ ہی کو رکھی اور عبدیون کا جنہون فی ان  
 پیغمبر بر غلام کئی و کو رعایان کہیں اور اس احوال کا تفصیل شک اندکی از بسبب ارشاد شعی مؤنہ از عمر و اسی واضح ہوا کہ خارجی نوش جان کرنا اور احارہ فرج  
 کا دینا اور ماہر کے ساتھ نکاح و جماعت کرنا وغیرہ اس قسم کی خیال شیعہ اور اعمال فحیہ فرہ سفید میں معمول و مروج اور انکی کتب معتبرہ ہی مندرج ہیں اب  
 کوئی بہت فہم سچا و بی شرم اپنی عیب بشی کو علمای اہل حق امید بر بہت مادی ہی تو وہ سفلی تھا اور شیخ جان انصاف ہی فائدہ اللہ فی حق اہل حق  
 فی یہ مسائل شیعہ اس قوم کی پیادہ و مٹھال و مٹی کتب معتبرہ متداولہ سی لکھی ہیں کون جو طعام جمول لالہ والا عام نہ اونکا انکار کر سکتا تھا و کو ضعیف  
 بنا سکتا ہی **س** بندہ مت سچا ہوا مؤنہ و رکھار کا چہ برگیا بند لکھی میں رشتہ زمار کا **قال** صاحب السلم الناقب جو روایات معتبرہ  
 در کتب سفیدہ باہم ضمیمہ وار شدہ کہ ابن عباس گفت جاء عمر الى رسول الله فقال يا رسول الله هكنا قال وما هكنا قال قلت  
 اليك فكم يريد عليك شيئا ما وحى الي رسول الله هذه الآية فساء لكم فافوا حتى تكملوا شئتم يقول اقبل فاد  
 و اتق الله و الحیضه **قال** الناصب الكاسط انان کو طلب شیخ و اور کبارت سن اس و بیت کی معنی و اگر کی میں جذ جا غلطی کا اتفاق  
 ہوا ایسی کہ حالت کا ترجمہ برگردانم فرمایا یہ صحیح ہی راکن ہر بلا ضرورت یعنی و از گون ساختم اس ی مراد بتایا یہ خطا ہی کیونکہ برگردانیدن اور چیز  
 اور و از گون ساختن اور چیز مبالغہ و غیرہ میں موجود ہی کہ و از گون معنی سرگون مسمکوس اس وقت میں برگردانید کی تفسیر و از گون ساختن محض سچا یا جملہ  
 اور اصل سطر بنا ہی ہندی میں برگردانیدن بہر فی کو کہتی ہیں اور و از گون و لٹا کرنی کو اس و لٹ بہر میں فہم سا کا بہر نظر آتا ہی دوسری بہر در  
 کی معنی بالان ارشاد ہوئی بالانکہ بالان جوں کے قسم ہوتا ہی غیاث اللغات میں ہی بالان طاسی کہ برشت خزانہ از ندید معنی ہم مقام میں چپان نہیں  
 حل معنی کا وہ ہی بران میں ہے کہ کیا وہ بفتح تہ برست شرمندہ و دو شخص دران مقابل یکدیگر کشیدہ ہی معنی مناسب مقام ہی کیونکہ عرف میں  
 کجاوی کو پیر ناہوتی ہیں نہ بالان کو اور بالان کو و الی اور آمار نا کہتی ہیں نہ کجاوی کو تفسیری بہر کہ یعول کے ترجمہ میں فرمایا راوی گوید حال  
 بہر معنی حضرت کا ہی فلم بر دیشیا سپر فینہ ہی کیونکہ لم بر دیشی ظاہر ہی کہ حضرت فی حق کی عرض شکر قبل و ہی کہہ فرمایا بہر جب و ہی فرمایا قبل  
 اور بر و اتق الله و حنیضہ والا لازم آئی کہ کابل و ہی اور بعد و ہی کا حال کیا ہو و مولایا مناسب البقام کا لایخی علی ذوی الامام اب اللہ علیہ السلام  
 خیال کی یہ مسئلہ تمام ہی ہر حال تمام مواضعی کہ حالت علی کیا ہی و علی علی اللہ برہ و علی فی الدبر ہی اور سابق مذکور ہو چکا اور خازن وغیرہ تفسیر  
 ہی مستطور کہ قریش اگر وہ و علی کے باب میں مواضع مختلفہ کے عادی تھی بہر موضع معاد اور برقرری سی تجاوز کرتی جناب فاروق کہ منجملہ ممتاز ان اور  
 سر آمد قریش میں لکھی کیا منجملہ مواضع معلومہ ہی اتفاق ہوا کہ و علی نے اقبل میں الدبر فرمایا اور ہر گاہ علت اس فعل کے مطہر بہر ہنوز لوجی معلوم نہ تھی  
 ہو و کاشفہ تھا کہ بدخل تو بیت میں حرام ہی ہو چکا بہر متیاط اور کمال حرف غلیظ کہ نہ ایمان اندیشہ ہوا کہ مجتہبی موضع خلاف تہیت کہ کلام آہی ہی

[illegible]

A.

تحریر

علی ماضی عند کہا ہی کہ عمر وعاص کی کہا قسم بجا میں جانتا ہوں کہ خطاب برباک گنا گنریوں کا موتا تھا اور ایک گنا یعنی شہنشاہ ہیزم اوسکی بیٹی عمر برادر اول  
 خوں کی باس ایک ایک جامہ صوف کا تھا کہ او کی بند دست تک میں بیوی پختا تھا اور نہایہ اور قاموس میں لغت برطش میں ہی کہ عمر جاہلیت میں دلا  
 کرتا تھا اور اس ظلوں کے طرغ میں کہا ہی کہ عمر قبل اسلام کے دلا کہ ہوتا تھا اور خاقی خوشتری میں ہی کہ عمر گنہگار بھان کچا کس وہ ایک بہار ہی  
 کہ مضمون کے وہاں عمر نے کہا کہ میں اس بہار میں کہی گنہگار بن گیا تھا اور کبھی برگ درختوں کی جاز کر وٹ کی لہی لچاتا تھا اور ابن عبد ربہ کی کتاب  
 عقد میں کہا ہی کہ ابی بن قریش نے عمر سی کہا کہ تو پہلی عمر مشہور تھا بعدہ عمر مہر المومنین ہو گیا خدا سی خوف کرا اور شرح نیج البلاغہ میں  
 اور نہایہ ابن اثیر میں لغت غیر لغت مانی میں ہی کہ جب عمر وعاص کے طرف سے حکم مصر کا تھا عمر کی باس مصر سی آیا عمر کی اوس سی بونہا  
 کہ تو کی دن میں آیا عمر وعاص نے کہا میں دن میں عمر کی کہا لہ صرت سیر عاشق یعنی تو جلد آیا عمر وعاص نے کہا میں نہ زادہ کنیز ہوں نہ جھٹی  
 بچہ عمر نے کہا قسم بجا کہ میرا حکام میری سوال کا جواب نہیں اور مایاں حاکم میں لوثی ہی اور خاکی اند ادیتی ہی وہ اند خاک کی طرف منسوب  
 ہوتا ہی کہ خاکی اند کہلا تا ہی اور یہ مکر عمر متغیر اللون ہو کر اوٹہ کرا ہوا حلافہ میر ہی کہ عمر وعاص نے عمر کو اوسکی کا طعن دیا عمر کی اوسکی جواب میں کہا  
 خراب کی طرف سی ہوتا ہی نہ مایاں طرف سی اور ہی ابن ابی الحدید نے ابی احمد عمر کی نفس لیا ہی کہ عمر جب تیارہ برس کا تھا نہ دور ولید بن مغیرہ کا ہو کر  
 شام کو گیا تھا ولید کی انہ کو کچرانا تھا بعد میں روایات اندکی البیاری و شتی نمونہ افزہ وار ممتاز دوسرا قریش ہونی عمر کی اور کو عن طرام جھول الالباب  
 فی ہر جو کہا کہ ہو دو کا شور تھا کہ بد فعل نورب میں حرام ہی دروغ بیخود ہی یہودی اس فعل کو کہہ حرام نہیں بتایا بلکہ یہی کہا ہی کہ بد فعل باعث حیات  
 بسر ہوتا ہی بلکہ حیات علی اللہ کے معنی موافق لغت عرب کے یہی ہیں کہ وارث گون ساختم بالان مکتوب حمزا اور کو عن طرام معانی جوا و سکو بخنی  
 پہنا تا ہی کہ پہر میری لے کجا وہ مکتوب ہی کو خلاف لغت و عرف و محاورہ ہی اور ایجاد بغیر اوسکی وہی مثل ہی کہ انسان باطلا و اگر بگنہ لاکن بکا  
 سجد کا پیڑ ہر جذبات سب سے **قال** صاحب السہم الثاقب وین فقرہ ظاہر از ابن عباس است کہ ہاوی رویت توبہ نہ از کلام عمر ہو او  
 اختصار بہ بانی نمودہ و کہتا ہر جن محل فرمودہ **قال** انما سب لک سب فی کتب تحت میں لفظ عمر کا بجای غیر ظاہر اسہو ظہم ہی بتا یہ خطای فہم کو کہ  
 حباب عراس شان تزل کے حکمی میں نہ حاکی حاکی ابن عباس میں لکن فقرہ قبل واد برواتی الدبر و محضہ و کما الحاق نہیں او کی نسبت دعوا طو کا کا  
 خا میں ہی کہ خطا کہ سب راجع ضمیر بقول بجانب بن عباس یہ وسوس خاس خیال تریف میں آیا و لیس کہ لک بہ ضمیر راجع بطرف حضرت ہی بدو لیل  
 ایک یہ ہی کہ ترند حاکی رویت لفظ بقول کا میں انی شتم کے بعد متصلا مانتقل بقول اقبل واد را تھرہ واقع ہی دوسری یہ کہ امام احمد وغیرہ  
 رویت میں بقول کے جگہ فعال علیہ السلام روی ہی مٹھی میں فعال علیہ السلام قبل واد برکی تحت میں مذکور ہی کہ بهذا الخطی انما صلا اللہ  
 علیک و سبہ حضرت لایہ بقول اقبل واد بر و اتق و لیضہ کا ضمرہ لکنا فاعزلوا النساء فی الخیض بقولہ اصنعوا کل شیء  
 الا التکلم و اکثاف ظاہر تلك لایہ کہ لا تلعنوا علی جواز غلطہ النساء فی التکلم و النساء یعنی حضرت فی قبل واد بر کو تفسیر سنا کہ کوئی نہ  
 جیسی آیہ فاعزلوا النساء فی الخیض کے تفسیر معنوا الخیض الا التکلم بتایا کہ جہاں تیرہ جہاں خط تلت نار بر دلات نہیں کرتی اب بنا بر حضرت  
 مستقل حصول حق یا بعد و قبول کے طارمان کی ظاہر کو گنا میں نہ ہی طہنت کی ملامت سی الزام لانی تا تمام تقریب میں الزام نہ اوٹھا ہی والا ہر  
 گناں اپنی کو جہ میں شیر عزان میں **اقول** کون عن طرام جھول الالباب الامام کو عبارت فارسی سلیس عام فہم کا توسیقہ نہیں اور نہ لایف جواب

اور اسکی باس کو گنا تھا اور اسکی باس کو گنا تھا

سہم ثاقب کلم الجواب کا حوصلہ کون جس اس جواب کے لکھنے سے سوای ہو جو حالت کی کوئی غرض کون جرنی جو کہا کہ سب حاج ضمیر بقول کی بجانب ابن عباس  
یہ دوسو اس خاص خیال شریف میں آیا رہی خاص موصوفے سعد و اناس صاحب سہم ثاقب نے ضمیر بقول کے ابن عباس کی طرف کمان پیکر بھی جاتو  
مصل و فہم بر تالیف کتاب حضرت ابن عباس سہم ثاقب نے تو ضمیر بقول کے خدا کی طرف پیکر بھی جات سہم ثاقب نے یہ ہی راوی کو یہ کہ حقیقتاً  
میں فرما یہ کہ از پیش یا از پس و طی در قبل نما و بر بہر از و طی و بر در حالت حمض و بن فقرہ یعنی بقول قبل وادبر الحزہ ظاہر از ہیست یعنی ابن  
بنی اللہ مگر نہ تھا کہ لایہ کی تفسیر کے ہی اقبل وادبر و اتق الذہب و الحیضہ اور یہ تفسیر کرنا ابن عباس کا بقول خود قبل وادبر الخ  
ضابطہ کا یہی نہ قول پیکر ظاہر ابن عباس نے اپنی راوی سے یہ تفسیر کی یہ ہی مطلب عبارت سہم ثاقب کا جسکی فہم سے مستور ملید فہم کون جرنی  
کے ذیل دیا اور کون جرنی جو کہ یہ ضمیر بقول کے راجع بطرف حضرت ہی مد و دلیل ایک یہ کہ ترمذی کے روایت میں لفظ بقول کا نہیں  
الحزہ یہ مد دلیل پرچہ در ہر شاہ ترمذی نے اپنی دست میں مد بہت کون جرنی خدا ہی علام کو لایا و ما لہ منہ اصلاح دی اور اپنی قول قبل  
و ادبر کو قرآن میں ملا دیا تو بقول کون جرنی روایت ترمذی کے یوں ہی جبکہ عمر **لَا تَقُولُوا لِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ** فَمَا أَهْلَكَ  
فَا تَعْمَلُونَ لِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ فَمَا أَهْلَكَ لِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ لِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ لِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ لِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ  
و ادبر و اتق الذہب و الحیضہ اب کون جرنی تہا ہی کہ فقرہ قبل وادبر کا قول ہی خدا کا با قول پیغمبر کا یا قول ابن عباس کا یا قول ترمذی کا اور  
جبکہ قول شریف ہو سکی تب تک کہ وہ ہو جو با کتری اور ظاہر ایہ روایت کہ اپنی ترمذی کے مصلی اور کون جرنی سر کی دلیل میں لایا یہ وہ ظہر  
ثابت نہیں ہوتا اور دلیل کون جرنی کی او سکی مدعا پر منطبق نہیں ہوتی **ع** مردم اندر حضرت فہم دست بد اور کون جرنی راجع ضمیر بقول  
نہی طرف پیغمبر خدا کی دلیل دوم جولایا ہی اور کہا ہی دوسری یہ کہ امام احمد وغیرہ کی روایت میں بقول کے جبکہ فعال علیہ السلام قبل وادبر  
نحت میں مذکور ہی کہ لہذا ظہر اند **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** ضمیر خدا کا کہ بقول اقبل وادبر و اتق الذہب و الحیضہ کا ضمیر خدا کا یا خدا کا  
التقوا فی الحیضہ بقولہ اصنعوا کل شئ الا الکحل لیس فیہ دلیل ہی کون جرنی کی مصل اور قول نظری کا ہی مصل اور قیاس نظری کا  
اقبل و ادبر و اتق الذہب و الحیضہ کو تفسیر نہا کہ خشن لکہ فاقول احسن لکہ لایہ شتم میں اور باصنعوا کل شئ الا الکحل کے تفسیر خدا کا  
الاستغناء فی الحیضہ میں قیاس مع اخصار ہی کیونکہ ظاہر ہی کہ حسب طرح پیغمبر خدا کی تفسیر فخر لہوا میں معوا فرمایا ویسی ہی جاتی تہا کہ تفسیر خدا کا  
حکم لہ شتم میں اقبل وادبر و اتقوا الذہب و الحیضہ فرمائی کہ سوسطی کہ حکامات شریعہ عام ہیں اسی و سوسطی ملک علام فی فاقول احسن لکہ لایہ شتم آرا کا  
پیغمبر خدا اس راوی میں عمر کو یوں خاص کر دیتی ہو فرمائی اقبل وادبر و اتق الذہب و الحیضہ باحد یہ فقرہ قبل وادبر و اتق الذہب و الحیضہ قول خدا  
علام کا ہی نہ قول پیغمبر نام کا تو لا محالہ یا قول ابن عباس کا ہی یا امام احمد یا ترمذی کا یا کسی اور کا اور مصل جس کسی کا ہوساں روایت میں ہے  
جوڑ ہی کہ مصل اور کون جرنی یہ تطویل با طویل و ساس خاص ہے و بن **قَالَ** ابی صلب الکاشغاب والاں فہم کی حضرت کو بھانوی نہیں کہتی  
اکان وہ ہی کہ اور کون قرآن کو حاشیہ لگا یا لہذا شرح میں و بعضاً لکھ کر لکھی کہ فی وجہنا علیا **لَا تَقُولُوا لِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ** تہا اور کتاب روایت  
با سادہ ان بابو یعلی جھٹھی کا لفظ نہا یا حالہ اس حق کے جہن میں ہی مار وضع و بھانوی کی بنیاد میں ہیست کی موجب مصلویت  
خواب سالت اور فضیلت شاہ ولایت متوسم ہی اور مجتہد اس مضاہرت کا سبب ہو ظاہر نہیں حضرت عثمان ہی و امام رسول اللہ تطہیں ہی تہا کہ ترمذی

**اقوال**

انکی صہرت کی مانند آپ کیوں فی طبع ہی **اقوال** عثمان باجیا و با امان قرآن نزل من اند کو جلا و حاشیہ قرآن کی مانند ہی ہر وہان عثمان  
 کی مانند ہی کب سبکی اور بالذات مل واضح ہوتا ہی کہ نہ فقرہ یعنی وجعلنا علیک اھلک الحاق حاشیہ یا رنگا نہیں کیونکہ فقرہ مذکورہ ہوید و مساند  
 صحیحہ بیان ہی جب روایت سیدہ اوسکی مساند موجود ہیں تو کون خرطام کا اوسکو الحاق کنا و حاشیہ بنا تا اپنی صحاح کو سقام بناتا اور اپنی باقیہ  
 مارا ہی حواشی محرقہ اب جبریع ہی کہ روایت کی طہرانی فی ابن مسعود ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی کہ ہم کیا خدا تعالیٰ کی جگہ کہ میں ترویج کروں  
 فاطمہ کو علی ہی اور ہی صحت میں ہی اسے کہ وہ کنا ہی کہ ہم پیغمبر خدا کی پاس ہی کہ تزل و جی ہوا آنحضرت فی بعد نزول وحی کی فرمایا کہ پروردگار  
 میری جگہ اس کی کہ ترویج کروں میں فاطمہ کو علی تو ہر صورت میں فقرہ وجعلنا علیک اھلک کہ ہم مضمون روایت مذکورہ کا و مساند روایات  
 مسطورہ الحاق و حاشیہ نہیں ہو سکتا اور معلوم نہیں ہوتا کہ فقرہ مذکورہ ہر مضمونیت خاب سالت اور فضیلت شاہد کیونکہ ہوتا ہی کون خر  
 طام جمول الاب والاعام کو مضمون جملہ کنا یا ضرورتا اور مساند حلیان کا کیا مقام تھا کہ اوس مضمونیت و فضیلت کے تقریر و تصویر بیان کر  
 سکی اور جس کی کہ کون خر مخلصہ باز کو تفسیر دھوکا دینا عوم کا مذکور خاطر خطا ظاہر ہی نہ اس مخلصہ فی اصل کیا حاصل اور کون خر طام جمول  
 الاب والاعام کو جو اس مفاخرت کا سبب تیرہ درو کی ظاہر ہوا و انہیں روایت سیدہ کو جو صحت ہی ہم فی نقل کیں ہیں سبب راہ غاۃ عادی  
 غضب کا کہ سبب مفاخرت کہ صحیح کیونکہ ظاہر ہی کہ جملہ کنا یا ضرورتا خدی جلیل ہوا ہوا اور وہ اہم حکم رب جلیل صورت پذیر ہوا ہوا ہر وہ  
 قابل مفاخرت ہی و جب میں اس مفاخرت کا خود وحی خدی جلیل ہو تو کون خر طام کو اسکا سبب ہو چنا خدا تعالیٰ پر عرض کرنا ہی  
 انہما تو آید و جنہما تو کوئی فخر علی المحدث علی اللہ اور وہ کہ صہرت عثمان باجیا و با امان کی حکم رب جلیل ہی بلکہ بطور تعالیٰ  
 ہی وہ کہ سبب مفاخرت کی نہیں ہو سکتی پر خاب سالت اب صلی اللہ علیہ وآلہ مخاطب و اس صہرت کی مانند کیونکہ ہوتی و راہی ان  
 کون خر طام جمول الاب والاعام کو کیا معلوم نہیں کہ اب کیا و حجاب عبا میں خاب میر و خاب سیدہ علیہا السلام ہی داخل میں عثمان نہایت کثرت  
 ازواج عثمان اور ہی یہ مایل میں ان میں خاب میر و خاب سیدہ ہی شامل ہیں نہ عثمان نہ ازواج عثمان ہر صورت میں کہ صہرت عثمان  
 کہ ہو جہ مذکورہ جنب صہرت خاب میر علیہ السلام میں کو یا کہ لایجا ہی اب میر مفاخرت کا اور لاتی مخاطب خاب میر علیہ السلام ہی کہ وہ  
 مذکورہ نہیں ہی آخر میں کون خر طام جمول الاب والاعام کہ خدا تعالیٰ تبارک و تعالیٰ بر اعادنا اللہ من و کلت ایک شعبہ ہی شعبہ آخر صفات ہر وہ  
 ملا و علی خاب میر و خاب سیدہ علیہما السلام کی کتب مستندہ و صحاح سنیہ و تفسیر سیدہ میں اب ہی موجود ہیں دیدہ و عنایت دیدہ  
 ختام کا و علی دیکھی ہی بعد و ہی اور گوش باطل نبیوں اوسکا کہ خدا و خلیت سنی مقد و حقیر تمنا ایک حدیث فضیلت خاب سیدہ علیہا السلام  
 علیہا السلام حدیث فضیلت خاب میر علیہ السلام کی کتب سیدہ ہی لکھ کر اوس پر بیان آگیا کرتا ہی عاقل کو کنا ہی ہی اور جاہل حاکم کو ہر گناہ  
 واقعی تفسیر بنیاد ہی میں فرمایا پیغمبر خدا فی کہ امل ہوئی مرد و سنی بہت لوگ اور کامل ہوئی محمد توں ہی گرا چار محمد تین اسیت ہر وہ  
 اور ہر بہت عثمان اب میر علیہ السلام اور عبد بنہ غبت خولید در خاب سیدہ علیہا السلام اور فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور صحت  
 محرقہ ابن حجر میں ہے کہ احمد فی کہ جو فضائل علی کی و مطہی آبی ہیں وہ اور کسی کے و مطہی نہیں آبی **قال** المناصب ایک سیدہ در دوسری روایت  
 کی موافق حضرت کا رفیع در خاب مرقوی ہی کہس زمانہ میں ہوا با عتراف قوم اجمعہم خصوصاً شہادت شریف مرتضیٰ فی تشریح اللہ نسبہ امیر ہوئی

۹



عبدالله بن علی بن ابی طالب

پیر علی بن

حضرت امیر اور اہل بیتہ شریعتی دین کو مستتر اور دین مخالف کے بر دین سبر کرتی رہی اس کا مل و عدم خوف کبھی انکو حاصل نہیں ہوا اور  
 شش شام مصر مغرب وغیرہ اگلی اہل بیت کے لشکر رہی اگلی عاملوں کو فوج شام سے ہمیشہ ہر اس غالب ہاں ہر ہمارا امور رفع ذکر کی موجب ہیں یا  
 ذکر کو مستلزم سے معلوم ہوا کہ ہر فرقہ ملحق ہے داخل قرآن نہیں **اقول** کہ جو خرافہ عام محمول الایہ الامام فی جمیع وجہ دنیا نہیں کسی سے اگلی کہ  
 قوم ہر جمیع حضرت امیر اور اہل بیتہ شریعتی دین کو مستتر اور دین مخالف کے بر دین سبر کرتی رہی اس کا مل و عدم خوف کبھی انکو حاصل نہیں ہوا اور  
 دین اسلام کا دین مخالف کے بر دین کسی اعتراف کیا ہی فضلا عن اعتراف بقوم ہر جمیع اور مخفی نہیں کہ دین ابوبکر و دیگر کا بظاہر مخالف دین حضرت امیر  
 کو دین اسلام تھا مبین تھا اور شریک نہا خباب میر علیہ السلام کا ابوبکر و دیگر کی ساتھ مشورہ شریعتی اسلام ہر جمیع خیر و غیرہ دیگر امور متعلقہ  
 معاش و معاد مومنین میں یا کہ نہ اس پر جانا نماز میں پشت سر متقلین کے اگر فرض کیا جاوے اور غار اپنی بیت مفرد ادا کرنا یہ ہوا اشار ہاں ہاں  
 دین اسلام اور سبر کرنا اپنی دین اسلام کا دین مخالف کے بر دین کسی عاقل و جاہل کے نزدیک ہونا کون خرچ اپنی کجی نہیں ہی ہمتا ہی غیر معقول  
 نایاب شیعہ کے حقین پیغمبر خدائی فرمایا ہی **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ  
 الحروفین ہی **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ  
 وادوا مخالف خدیتا و شیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ  
**یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ  
 شیعہ علی کو محمد و خیر خیر او شریعت دین داخل ہشت و عشر شریعت موافق روایات متعددہ منہ کی ہر ہر متصف شریعت کہ یہ شاعت کون خر شریعتی  
 ساتھ خباب شیر و وزیر علیہ السلام انصلو و شیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ  
 ہر کسی اپنی ہمتا ہی پر خدایا فی الفاوس شیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ  
 و للذکر و الموت وقد علیہ اہم علی کل من یولی علیا و اہل بیتہ حصصا اسماء و اہل بیتہ و شیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ  
 دعویٰ الشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ **یا علی** اوشیعہ تانہ  
 انہی فی الخلف شیعہ الکبرایع و انصار و گروہ علیہ و سر خود غالب شدہ ہست در عرفان ہم جمیع کہ دوسرا مذ علی ابن ابیطالب و فرزند ان ہوا و صاحب  
 شاعت انہی باجماع ان تصریحات ارباب ہست ہی کہ ہر سب کے سب ہستی ہوں و خیر ہوا کہ شیعہ علی مہاجر او اولیت و دخل ہشت و غیر ہشت میں  
 بنوید گورہ وطن ہی کہ فرقہ ناجیہ امیر ہی بنیماں نہیں قد کا کام ہر ہی کہ کون خر ضرر ہے جو کہ الہ پیغمبر کا رفع و کتاب رضوی سچا ہوتا  
 ہوا اعتراف قوم ہر جمیع حضرت امیر اور اہل بیتہ شریعتی دین کو مستتر اور دین مخالف کے بر دین سبر کرتی رہی اس کا مل و عدم خوف کبھی انکو حاصل نہیں ہوا اور  
 مطلقا کہیں نہیں کہ خباب جیدہ را اور اہل بیتہ شریعتی دین کو مستتر اور دین مخالف کے بر دین سبر کرتی رہی اس کا مل و عدم خوف کبھی انکو حاصل نہیں ہوا اور  
 تری چہ نہیں ہمت سو ہر ہر بن تری چہ جاہی کہ کون خر خرافہ محمول الایہ الامام فی جمیع وجہ دنیا نہیں کسی سے اگلی کہ  
 رفع ذکر پیغمبر کا خباب رضوی ہر زمانہ میں ہوا کہ ابوبکر و دیگر کا خباب رضوی ہر زمانہ میں ہوا کہ ابوبکر و دیگر کا خباب رضوی ہر زمانہ میں ہوا کہ  
 کہ صحابہ کبار سنو کی تودا افرار از خست تو لی ادبار بخلاف یہ کریمہ یا ائھا الذین آمنوا الذین آمنوا الذین آمنوا الذین آمنوا الذین آمنوا

[illegible]

[illegible]

ای

[illegible]

[illegible]

دوی الاشیاء کا خیال خام و سودا نام ہی و در آن عندنا مال استحقاق کون کی سکون اگر چہ حق تعالیٰ کو جس سے ملک معلوم کی ہی شریعت  
 جانا چاہے تاکہ نہ سب حق ان کے فیصلے پر ارجاع کیے تاکہ سکون کے سبب میں سب سے شرط و طاقت و طاقت کے شریعت میں کافی طرح کے سکون  
 شریعت کو حق کی سکون میں بالکلیہ موقوف نہ ہو جائے و میں عیسائی تو لی و بار کیا کرتی تھی اور یہاں کرتے تھے و افادات الشریعت فادات اسے در حقیقت ان کی  
 قرار شدہ کے قول باقی میں کتب متعدد میں بھی مذکور ہے کہ وہ ان کی سکون کے نزدیک سکون کے خدا کے اصول و فروع و بن میں کافی شرح کے ساتھ  
 اور محض نہیں کہ مدار جمہاد کا علم ہی حاصل و فاقد علم حقیقت میں ہو سکتی جہالت خالفتہ اول کے ظاہر ہے کہ وہ ان کا سکون کے سبب حق حاصل نہ تھا کافی  
 و مال التفریل و نہایہ بن اثیر و شرح مشکوٰۃ المشیخ عبد الحی الکوہی اور ہی خالفتہ اول نے خود کہا ہے خالی غیث فقہ میں کچھ اپنے فلسفے کے ساتھ مذکور  
 ہی کو رنج کا شمار جمہالت ہی ہے اور جمہالت خلیفہ ثانی نے بھی غیث کے ظاہر ہے کہ ختماء تحصیل اس کی علم کے صرف کیسورہ تقریری اور وہ ہی بارہ برس کی  
 فی الذکر السنو اور ہی حاصل ہونا اس کا یہ تقسیم سے و حکم کرنا اس کا فاقد المار کو سقوط نماز کی صحاح بخاری و مسلم و ابوداؤد و الترمذی اور ہی  
 ہونا اس کا یہ خطار ہے اور ایک عورت ہی الزام کا کہنا نہ کہ ان کے انفق من حصص الخیرات کے انفقہ لکھو و انک انفقہ و غیرہ  
 حکم کرنا و اس کا جویم مجتہد کافی صحیح البخاری اور تقریر اس کی جمہالت میں اور جمہالت ثانیہ باخیر عثمان باجاء و ان کے معلوم ہیں اور ہی  
 حاصل کو حکم دیا اور جمہالت حمل و سکون رحمہا کچھ موقوف تھا ان کے اور مروان طرہ رسول مکان کو در نہ ہا و تاکہ کہتے کا کر دیا اور قرآن منزل میں  
 علو الیہ اور ابن مسعود وغیرہ صحابہ مجتہد ان کو مارا و علی ہذا القیاس و دیگرہ عا بشیر و بن خضامی میں احادیث کی توان قیوں کون کی سکون کو سبب جمہالت  
 و نقد ان جمہاد ہی استحقاق خلاف ہی و ان کا میں اور ہی خطارہ و طاقت و ان کے کی مذہب سکون کے حد تک ہی طرہ و جب و اس کا متفق علیہ  
 سنہ کا ہی منہج و توفیق میں نعم جیسا کہ یوں علی کلا ہی حقیقی و ظاہری و ظاہری و کتب احادیث و تفاسیر و تراجم متعددہ سنہ  
 صحیح بخاری و کلام کو مختصر کرنا ہوں و ان کا ہوں کہ ظاہر اول کلام صدق انعام اقبل فی اقبل فی فلسفہ کچھ کہ علی کلا ہی تاریخ الطبری و الترمذی  
 المحقرہ و بن کجر اور فتول اس کا بقول ان فی شیطانا یعنی فان استفتت فاعینقوا و ان تعبت فقومو کما ذکر عبد الجبار فی المغنی و غیرہ  
 فی عین و توفیق جانثانی کا کلام حقیقت انعام کل انما انفق من حصص الخیرات فی الجمال اور مخاطب و اس کا خطاب مہر علیہ السلام اور ہی  
 عباس مہر رسول اقبال و اقبال کی و ابابکر کا باغداد ملا تھا کلا فی بعضہ میں شہرہ و ول میں کلا فی عدالت پر کیونکہ وہ دونوں ان کے قول میں  
 بمعنا و کذب و تفسیر صادق ہیں تو انہوں نے خود اپنی نقد ان عدالت کا قرار کیا اور اگر وہ دونوں ہی ان کا یوں کا وہ میں تو یہی کہتے و اس کا سبب نقد ان  
 او کی عدالت کا ہوا اور جمہالت باخیر عثمان باجاء و ایمان کے اور عا زامیر و ابودروان مسعود صحابہ مجتہد اصلی تفسیر و الہ کی کسی پر پیشہ ہیں  
 نویدگان سبب نقد ان شریعت و علم جمہاد و عدالت و وجود جمہالت کے سنہ کے اصول پر ہی خلیفہ و امام نہیں ہو سکتی کون غلطام مجمل الا  
 و الامام کس راہ ان قیوں میں نہ ہو مستحق اور میر اس از طیل ان کے ہی و ان کے منہج و توفیق ان کے کلا فی انفقہ و انفقہ قال فی جمہالت  
 لکنا اما کلا فی من و توفیق کلا خیال عندنا الطالین تفسیر جلالین میں و ان کے انہ انما غیر الطالین یعنی بدہ آت و ان کے تفسیر میں  
 کہ جو ظاہر ہے ان کو پہنچی کا علاوہ ان کتاب سہا و لاہ لابن قتیبہ میں ذیل خلاف جمہالت میں منہج و توفیق میں مروجہ ہی کہ خطاب مہر علیہ السلام  
 کی حقیقت یہاں کا کلاما کا فاعا ملین بالجو و اور اس بن قتیبہ کے

و توفیق کلا خیال عندنا الطالین تفسیر جلالین میں و ان کے انہ انما غیر الطالین یعنی بدہ آت و ان کے تفسیر میں  
 کہ جو ظاہر ہے ان کو پہنچی کا علاوہ ان کتاب سہا و لاہ لابن قتیبہ میں ذیل خلاف جمہالت میں منہج و توفیق میں مروجہ ہی کہ خطاب مہر علیہ السلام





[illegible]

[illegible]

[illegible]

عقبت

مہین ہوا گیا ہی کہ زہرہ الزہراء میں سے کہ بعد کرنے میں اس کو وفات سرور کائنات علیہ افضل الصلوات والصلوات علیہا تسلیاً ایک مسافر نامہ خدمت  
نقاب پر رویا نئی اگر دروازہ مسجد پر کھرا ہوا اور کہا السلام علیکم یا رسول اللہ اگر غصہ فی وفات باقی نہ تھا تو یہی لایمت ہی ہفتہ زندہ رہی گا  
عظم اللہ انھیں عمر خوش ہو کر ان کے انتظاریہ ضعیف کر دیتی تھی کہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اس تہنیت کی بوجھ اور ویسی ہمارے پیغمبر کا کوئی  
ابو کرنے علی کی طرف اشارہ کیا تب اے ابی علی کی طرف منہ کر لی سلام کیا اور کہا اللہم اھک انی اھک علی نے کہا وعلیک سلام یا مضر صاحب البیڑ  
اور صاحب حاضرین جواب علی سے پیغمبر ہی اے ابی علی جان توئی نام میرا کیوں کر جانا اور جو صاحب البیڑ کیوں کہا میری فرمایا جو حضرت عبدالملک  
صلی اللہ علیہ وآلہ نے خبر دی تھی اور کیفیت تیری حال کے مجھے بھی خبر ہو کر تو کوئی تو میں بیان کروں جو میں نے پیغمبر سے سنا ہی اے ابی علی کہ نام ہمارا کیا ہے  
میرے کہا علی ابی طالب عمر رسول ابی علی نے کہا الحمد للہ میرا فرمایا کہ نام تیرا مضر ہی اور نام تیری باپ کا نام ہی اور میں سو ماں سے تیری عمری تیرے  
کہ جب سو برس تیری عمر توئی تھی تو قوم کو غضب نہ ہی ڈرایا اور نبوت حضرت رسالت میں بشارت دی تھی اور اوصاف حضرت کے اپنی قوم میں یہ کہی تھے  
کہ تمامہ سی باہر تیرے کے ہاتھ کار گزرا ہوا نازی ترو با سخا ائمہ شیرین ترو جو کوئی تمک اس خباب میں نجات داریں گے باوی بدر متقیوں و مسکینوں کا ہونگا اور  
صاحب شیر اور درگوش پر وار ہوگا اور کشت اپنی پیوند کر لیا و شرب زنا کو حرم کر لیا تا ہم نبیسا و سیدہ ولید ہو گا اور کسی ہمت پہنچ وقت نماز تیری  
و ماہ رمضان روزہ رکھی جو بیت اللہ کوئی ایوم میری اوس حضرت بر ایمان لانا جب نوبی او کو یہ ہدایت کی او ہنوں کی جگہ ضرب و شتم کر کی تیرے  
مارنی میں کوشش کے اور جگہ جا چھین کر دیا تو تنک اس جاہ میں جھکوس تھا اب جو پیغمبر خدا فی رحمت کے جھکے تھے تیری قوم کو ہلاک کیا اور جگہ  
اوس مجلس سے نجات ہوئی اندر جگہ عالم غیب سے ندا کی کہ کسی ہاتھ نے کہا ای مضر بدستیکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ فی رحمت کی اور تو روزہ صاحب بخت تھی  
دنیا کو جاوے حضرت کے زیارت کر تو قطع منزل کرتا ہوا آیا کہ شرف زیارت مشرف ہو وی مضر بدستیکہ گریہ میں آیا اور کہا یا علی یہ قصہ ملک کیوں کر معلوم ہوا  
حضرت نے کہا کہ جو پیغمبر خدا فی خبری تھی کہ مضر قبہ میری وفات کی بانگ مدت او گیا میرا سلام اوسلو ہو چکا مضر فی جو بید سلام سید المرسلین کے مسمی و  
پیغام میں مشرف ہوا اور باوجود سہر مارک علی پر دیا اور ابی حضرت کی مٹھا حضرت میری ترس منہ سے اٹھایا و اوسنی رقع اوٹھایا و اوسکی جین سی اسانوس  
ہو اک نام میں پیوند ہو گئی جدہ مضر کی کہا ای علی میں جب سوال تھی کہ امیوں کو ابی جواب پر ملا میں ہوتی تھی پیغمبر صاحب میری کہا پیوند اوسکی  
ای علی تھا و جگہ اوس تیری کہ پر و مادر نہیں رکھتا اور اوس مادہ سی کہ بی پردہ مادر چہرہ ہو اور اوس تیری کہ بی پردہ نوچ ہو اور اوس رسول سے کہ نہ تھے  
ہی اس سے نہ تھاکہ میں نہ بتا ہم سے نہ سبھا اور تا و جگہ وہ قبر کو جسنی اپنی ساتھ صاحب قبر کو میرا کیا اور تا و اوس حیوان کو کہ اوسنی اپنی صاحب کو ڈرایا  
اور تا و اوس جسم کسی کہا لال کہ چہ چاہنیں اور وہ بھٹکے کہ اہل وطن سے سوای ایک کسے افاقہ و سیر نہیں چکا اور اقیامت تک ہر جگہ کا اور  
وہ عجب تھی زندہ کو خوا اور وہ زن کو قین ساعت میں فرزند اوس سمولہ ہوا اور وہ دھانگ کہ کھ کتھیل کرتی اور وہ دو ٹھک کہ کما کن نہیں ہوتے  
اور وہ دو دشمن کہ ہر گز دوست نہ ہو گئی اور تا و جگہ تھی لاشی اور بہترین اشیا و زشت ترین شیا جب مضر فی یہ بیس سال کی اور حضرت در قضا ہی جو پیغمبر  
فی جواب ہر ایک کا بغضیل تیا کہ وہ نہ کہ پر و مادر نہیں کہتا آدم علیہ السلام اور وہ مادہ کہ بی پردہ مادر موجود ہو جسی حضرت ہوا ہی اور وہ نہ کہ بی پردہ مادر  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور وہ نہ کہ بی جن سے ہی اس سے نہ تھاکہ میں نہ بتا ہم سے نہ سبھا عذاب ہی کہ جسکی فی تعلیم قابل کہ ہر جگہ تھاجت اھل خرا  
جست فی اھل اور وہ قبر کو جسنی اپنی صاحب کو میرا کیا ہی ہونے تھی کہ تین دن تک اطراف و جانب جو میں سیر کرتی ہری اور وہ حیوان جسنی اپنی صاحب





[illegible]

البور وغيره كمنى من اسم بغير خراساني حتى لو بنحها فربما كانه و قد اتبع علي بن ابي طالب امام متقين هي اور باقى و نو فرقه كونه تبال  
 بر چند پونجا اس حدیث کو خطبے از من ہی اور بت کیا ہی اور موافق حرقة اس حجر من ہی و الحق الحق لکنا ان صلوات الله عليه وسلم قال لعلي  
 بن ابي طالب مني الجنة والحسين ذنبتا خلفه طوقا و انا خلف ذنبتنا و شيعتنا على ايماننا و شملنا اور ہی موافق  
 و آخر الذي علي الله قد خسر لك ذنبتك و لو كذا و كذا هلك لشيعتك لمحبي شيعتك فاشرفا ذلك لا يخرج  
 و اور ہی موافق من اسم بغير خراساني فرما بآل انا انت و شيعتك هم الفائزون اور ہی موافق من ہی اخبر ابن سعد عن علي قال اخبرنا رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم ان اول من يدخل الجنة انا و فاطمة و الحسن و الحسين قلت يا رسول الله فمهما قال من ذلك انتم كون خدام  
 محمول الابل الاعمام و اراو کسی خراب کیوں ان آیات و احادیث میں کہ ان کے اسی بار شیعہ مومن اور خوار و کمزور ہیں اور ہی وہ آیات و احادیث سے ثابت  
 ہیں کہ کسی منافق و منافق شیعہ علی کے حقیقت و بشارت و ولایت و حمل بخت و غیر بر شریعت مصرح ہیں و کوں خرمید ہی اس لیے کہ مراد شیعہ ہی فرما رہا ہے  
 لکن و عرفا کا من عبد القاسم و الصالح المنجف فافترمه اور ہی عبارت صریح علی حتی خمسہ کہ جمع قطعات قرآنیہ و ہذا طرہت ہی حاصل ہے  
 ہی اول و لا یخرج من کتب شیعیت ما خود قرآنی ہی اور قرآن و ما شیعیت ہے اور ہی دلیل حجت یہ ہے کہ ہی اور کوں خدام محمول الابل الاعمام کان ابوکر  
 سنے کے کہ ہودیت و ما شیعیت کا تو ہو ہی نہیں سکتا کا ضلنا بلکہ ہودیت و ما شیعیت کا لہذا بلکہ ہودیت ہی اول و لا یخرج من کتب شیعیت کا تو ہو ہی نہیں سکتا  
 کا کی حجت یہ ہے کہ اقرآن و انک الطام فی و ایل ہذا الرسالہ و دودہ و متدع و مستحدث ہی لہذا آخر ارض زمانہ پیغمبر خدا و صحابہ کی نکلا ہی تو ماخذ ہوتا  
 اسلام نہیں ہو سکتا تاہم سنی لو کہ کچھ کچھ عمر کے ہیں اور اس کی سنت پر چلتی ہیں اور اس میں بعض کچھ ہودیت اور مشرق پر ہی تو رہا تھا کچھ  
 وہ بہ نہر و بعض کچھ کلام قرآن کا ہودیت کی کمال اشتقاق لایا اور حضور پیغمبر خدا میں اس کی روح کی اس کو کمال شوق پر ہی لگا پیغمبر خدا کو ہوتا  
 ناگوار ہو اور چہرہ مبارک حضرت کا اس کی اس حرکت نامناسب اور اس کی شیعہ اس کی ہی متغیر ہو گیا اور حضرت اس پر نہایت غضب ہوئی تو ابوکر  
 یہ حال و دیگر اس کو براہ جز و توبیخ کا مسئلہ آملت اما تو جوہر رسول اللہ سکونہ میں ہی ان عجز الخطا لہ و رسول اللہ یسقط من التور  
 فقال یا رسول اللہ هذا ختم من التور فیکل یقراء و جوہر رسول اللہ پیغمبر فقال ابو بکر کلک التور کل اما تو جوہر رسول اللہ  
 فقط عمر و رسول اللہ فقال عمر یا بھ من غضب و غضب سولہ رضینا باللہ ربنا و نحن نبیاء فقال رسول اللہ  
 و اللہ نفس محمدیہ لو بداء لکم موافق ما تبعتمو اور ہی شکوہ عن طبر عن ابی بنی حین ناہ عمر فقال انا فمحق احاد من  
 یحبنا انک انک بعضہا لھا اتھو کون انتم کا تقویت الیقین و النصار بعد ما حشاکم و لو کان موافق ما تبعتمو  
 اما ہی انتھی قال ان حب الکاسب و مری یہ کہ خباب رضی اللہ عنہ ہی کہ رسول اللہ ہی سبب و صیغہ یا ہی و صیغہ کرنا حضرت کا ثابت  
**اقول** لکنہ اللہ علی الکاذبین ہم متحابون حتی یکتف سنیہ سنی بروایات کثیرہ ثابت کہ ہی بن کعب ابی ہریرہ علیہ السلام کہ مراد و پیغمبر خدا ہی  
 و صیغہ یا ہی رضی اللہ عنہ ہی سبب فافترمه و افتدہ عن اہل النسلین **قال** انہ صلب الکاسب اس مقام میں خرمید کہ قصہ فیصل ہوا  
**اقول** کوں خدام محمول الابل الاعمام کو نہ جن کام نہیں و شریعتی ہمارا چاہتا ہی سوا خوف خدا و رسول کے کہ جاتا ہی قصہ خرم  
 کا بعد نزول یہ و افی ہا یہ یا ایھا الذین یبلغھا انزل الیک لایہ کی جو حکم بت طیل سامعی حمید نبی صلی صورت پذیر ہو شہر کی کیا حالت

اور ہی  
 اور ہی

[illegible]

[illegible]



یہ کہ تو کہ حدیث میں کہتے مولانا غلی مولانا میں مولیٰ محبتی مالک متولی امور کے یا حضرت کی یا منرا اور ترکی میں ہی ورمال ان کا خلافت بافضل سے  
 اور لفظ مولیٰ کا حکام مجید میں ہی معنی متولی ہو اور محبتی سید و معنی علیہ السلام و معنی مالک و معنی اولیٰ کے متعلق ہو یہ حضرت سیدین ان کے معنی تفسیر  
 سے لکھا کہ ان کو خراج تعلق کر دیا گیا اور ان ہی فاعل الی اللہ مولیٰ کہ نام کہہ و متوالی ہو کہ اور فرمانا ہی انت مولیٰ ناسبتہ و متوالی ہو  
 اور فرمانا ہی مقدمہ والی اللہ مولیٰ کہ نام کہہ و متوالی ہو کہ اور فرمانا ہی ویکہ انداد ہی مولیٰ کہ اور کہ کہ کہ کہ  
 جو جب تفسیر میں اور صاحب صواعق فی بحث ہی حدیث میں کہ ہوا ہی نہ تمام تر میں مولیٰ معنی اولیٰ میں آیا دلیل اولیٰ جانب کے ہی تفسیر ہی یہ کہ کہ  
 غرض جو تفسیر ضاکو منکا معاد و کت کے حوالہ سے ای راہ میں حکم کیا یا ایضا التو لیسع ما انزل الیک معنی ای رسول تبلیغ کرتا و انزل الیک  
 راہ ہی میں ہر تاکید فرمایا و انک تفعّل فما بلغت سائلہ معنی اگر تو تبلیغ ما انزل الیک کے کر گیا تو تو فی تبلیغ حالت کی بارہ نہ کی ہر تاکید  
 علی تاکید فرمایا و انک تفعّل فما بلغت سائلہ معنی تبلیغ اس حکم میں تو کسی کا خوف کر کہ خدا تو انیز انکبنا سے شراس ہی اس تاکید علی تاکید ہی سے  
 کہ وہ اگر تبلیغ کا حکم میں نہ وہ وہاں تاکید علی تاکید ہو کہ کوئی بڑا اور متم بائین ہی کہ خدا تجا فی تاکید و ہر اور ہجرات بسیار و علی  
 کا حکم فرمایا ہی اور پیچیدگی ہی ایسا ہیام کیا کہ راہ ہی میں مقام خم غیر جہاں سوای دودخت کی کچھ یاد نہ تھا اور دن و موسم ہی بہت کرم تھا اور  
 جمع کر کی تبلیغ حکم خدا کی فرمائی یہ آیتاں خدا اور رسول کے اولہ قورہ میں کہ وہ ہر تبلیغ کا حکم میں خدا و خدا و سکا راہ میں بین ایام ہوا کہ  
 درسل سرسرتما بلکہ اگر عظیم متم بائین تھا اور وہ میں ہی اگر اختلاف جناب علیہ السلام کا ان اولہ قورہ و قرین طلیہ سے ہی میں ہو کہ حدیث میں  
 مولانا غلی مولانا میں مولیٰ معنی اولیٰ یا تفسیر مالک یا خداوند یا متیر یا منرا اور ترکی میں ہی کہ ہوا ہی میں سب معانی کا طرف خلافت بافضل سے  
 جو تفسیر یہ کہ صواعق ابوجہر میں اسی حدیث کی بحث میں ہی و لایضا اسلمنا انہی مالک یا تفسیر مالک یا خداوند یا متیر یا منرا اور ترکی میں ہی کہ ہوا ہی میں  
 علیہ السلام ہی کہ ہر حکم مجمل لایب الامام فی جواب ما ہو سب استفائی اٹھی میں جہ طور و بنا کی اپنی قطب میں لکھا ہی لکھا ہی کہ حدیث  
 میں مولیٰ معنی محبت ہے معنی مشرف یا مشرف خلافت کی جانب منصرف ہو والا ولایتین مستقلین کا جماع زمان و ہد میں لازم ہی کا کیونکہ  
 لفظ بعد ہی کہ ساتھ یہ فقرہ مفید میں اول اسکا جواب یہ ہی کہ نبی اور موسیٰ و امام کا کہ نبی کا ہی جمع ہونا منصوص نہیں ہے ولایت لفظ و حکومت  
 ہی کے بہ نسبت ولایت و بالاصالت ہی در ولایت و تسلط امام و وصی کے بالبعیت والنیابت ہی جماع منصوص نہ تو نائب کا زمان و ہد میں کہ  
 سی ابن حجر و کون منصوص جاتی ہیں حضرت ادریس علیہ السلام کی اور حضرت ہارون یوشع بن نون موسیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اور مشعشع  
 موسیٰ حضرت عیسیٰ علی نبیا و آلہ علیہ السلام کی کہ نبی اور یہ حضرت نبی اپنی زمانہ میں جمیع نبی و علی ہذا القیاس اکثر نبیا و وصیا اولیٰ جمیع رہی  
 تا نبیا گونہ خاتم مجمل لایب الامام فی ہی راہ قطب میں لکھا ہی کہ جمیع انھیں لیسع لیسع معلوم و ویا ہی الحدیث لیسع لیسع لیسع  
 تو موافق قول کون جرنی رویت پر یہ کہ ہوا ہی حرو و بن حجر میں اسی حدیث کی بحث میں ہی کہ نہ قطع یار بدیع سلطان علیہ الصلوٰۃ و السلام علی  
 و ہو کہ کہ بعد اور ہی ہا ہر جو استفائی ہی کہ بغیر خدا کی جانب میر سے فرمایا بایت کی کل ہوا بعد منصرف نہ کہتے مولانا غلی مولانا میں  
 علی مولیٰ ہر مومن کہ ہر کہہ کر یا کچھ میں یہ کہ حوالہ سے ای راہ میں حکم کیا یا ایضا التو لیسع ما انزل الیک معنی ای رسول تبلیغ کرتا و انزل الیک  
 علیہ السلام و فرمانا ہی جانب سالت یاہ صلی اللہ علیہ و آلہ کہ کہتے مولانا غلی مولانا میں ہر حکم مجمل لایب الامام فی جواب ما ہو سب استفائی اٹھی میں جہ طور و بنا کی اپنی قطب میں لکھا ہی لکھا ہی کہ حدیث



[illegible]

[illegible]

کہ کسی وضع اور الحاق بالغ وجہ و مخرج واضح ہی **اقول** کہ چونکہ محمول الابل الاعمام فی انکار تالیف و وصف و منزلت ماروی جناب ہر المؤمن علیہ السلام  
 کہ جو حدیث بنی دل فی منزلت میں لکھی تھی سو کجا نہ یعنی ہر ہم روایات کتب متحدہ سینہ و سکا علاج کر دیا کہ اس سے با وضع وجہ و مخرج ظاہر ہو گیا کہ عبارت  
 عیون کے مخرج و موضوع میں ہے اور مضمون حدیث متخون عبارت مذکورہ کا سرسری مخرج ہی اللہ جہا و سکی قضا و سیرا یا دین غراکھا شیطا یا ناز عداوت  
 و بعض جناب امیر صادق علیہ السلام **فقد احسن فی وصف انقض علیا کما یجوز** و من بعضہ فقد انقض اللہ علیہ  
 مواضع مخرج ہر ہم میں اوس غراش و فاد کی مصلحت ہر تدریسی ممکن میں حدیث غراش ہر فرمان ہی و من بعضہ فلا حد کہ **اقول**  
 الکا سبب عبارت لفظہ ظرف و غیرہ بل و سکی وضع و الحاق کا یہ بیان کہ فیود کہ یہ مذکورہ یعنی خلاف ارض اور تسلط مثل خلاف اور تسلط ظہا ہی  
 کی اور سبب یہ کہ دین اور رواج اور ہر مقرر اور بدل جو ان میں کلی و غیرہ کا مجموعہ وعدہ الہی میں داخل ہیں اور تسلط سولی زمانہ علاقہ کثرت کی حضرت امیر  
 زمانہ پر مسلط مطلق نہیں اس سبب کہ شہادت شریف رضی فی تنزیہ الانبیاء کا معنی یہ ہے سبب اور حضرت امیر میں منفعہ وہ ہیں پس یہ کہ یہ فی حدیث کہ خلاف  
 دلیل کیونکہ یہ کہ کسی ہی و محدث کہ یہ مذکورہ بن اعطاء صحیح مستعمل ہیں اور جناب امیر کیفر دین انون جماعت سی بار اصول شیعہ جمع کی لکھی ہیں فرد جا ہی  
 معلوم ہو کہ اس آیت کو تمام اشکات خلاف جناب شیراز میں حرف کو نامہ ہر صیرف ہی اور وضع اور الحاق مخرج ہی و ہوا لدعاب مطلع تھا ہی کہ فقرہ  
 اقبل او برابن عباس کا الحاق نہیں فقرات ای قیہ یہ ہیں جو عربوں اور طراف کے لفظ اور مخرج ہیں و اللہ و ہوا لہا کہ و البصیر **اقول** کہ چونکہ  
 محمول الابل الاعمام کو فعل و مانع و احتمال اس لایحق جو کہنا ہی کہ خلاف و تسلط مثل خلاف و تسلط ظہا ہی بنی ہر سبب کے اور سبب یہ کہ دین اور  
 خوف میں کلی زمانہ میں علاقہ کثرت ہی میں تمام زمانہ جناب امیر میں غالباً فہم کون عظام میں پسندیدگی وین کے وہ ہی جو مثلاً خالد بن ولید کی زمانہ  
 ابو بکر کے بعد میں بیچارہ مالک بن نویرہ سلم کو لا و جو قبل عزت کیا اور اس کے بعد جو سلم کو لا و بظاہر عدت و سبب استغفر ہوا کا فی کتب امیر و  
 التواریخ اور سبب یہ کہ دین کے زمانہ جو مکر میں تھا وہ ہوئی کہ عمر کی فاخذ المار کو حکم تسلط غار کا کیا اور فاخذین مار کو بذر یہ حکم و جہاد عمر کی تکلیف  
 شقت پر بنی غازی فخر و ہود کے حاصل ہو اور زمانہ بجزہ فیش بدل اس کے خوف جن جانی عمر میں سبب ہر میں اور حضرت طلحہ زن بردہ  
 الزام کیا کہ منفعہ ہونے کا اناس فقیر عمر حتی الخدرت فی بحال کافی نفاسیر اسیند اور زن مجتہد اور زن طاہر بدل اس میں کلی کے خوف رحم میں گرفتار  
 ہر میں بلکہ جو ہم ہو گئیں کا فی صحیح سبب یہ کہ ویکلی زمانہ عثمان بیجا ولی ایمان میں یہ ہوئی کہ مثلاً قرآن منزل میں اللہ جو ہی گئی اور بنی  
 وغیرہ صحابہ ارار رسول بخاری لکھی گئی اور روان طرید رسول مقبول بولایا اور وزیر بنایا گیا اور جو خوران بنی امیہ انت مرحوبہ پیغمبر خدا  
 پسند لکھی گئی ہذا کون عظام محمول الابل و الاعمام تاوی تواری و لای ہا یہ حدیث **الذین امنوا و عملوا الصالحات** کیستھا فاعلم ان  
 انما استخلف الذین من قبلہم الا یہ حکما یا و ایضا حدیث صحیح **لازل الا ما احدثنا من قبلنا** استخلفنا من ہی خلاف غضبہ  
 کون عمر کی سکون پر کیونکہ صادق آتی ہی اور کون عظام محمول الابل الاعمام یہ ہی تاوی کہ آتہ و لیستھم من بعدہم فہم مٹا و سکی سکون  
 پر کیونکہ صادق آتی گا و سکی سکون کا خوف کہ تمام سبب بدل میں و کون اس ماحول ہوا با سبب یعنی نہیں کہ مصداق یہ مذکورہ کے نہیں ہیں کہ یہ  
 رضا عشر جناب امیر علیہ السلام ہی لیکن تا جناب صاحب الامر علیہ السلام کہ خلاف مثل ظفا و نقبا ہی بنی ہر سبب کے اور سبب یہ کہ دین کی حدیث کہ  
 کہ یہ عبارت جمع و صادق لکھی کرت ہر مطلق نہ یہی حاصل ہوئی گا و سکی مخرج ہی اور ان بل خوف اس میں نہ تا عشر علیہ السلام میں جمع ہوئی ہیں اور

منقول

ظاہری علیہ السلام کا لبیب اظہار شفاق مصنفہ مافوق و محکمہ اودن تا کون اودنی خلاف حقد من قبل امیرین نقصان نہیں ہو چکا آسانا قائل ہوں  
 امت حضرت نوح کو ہر روز کھانگی فرعون نے حضرت موسیٰ کو مطلوب کہا حضرت زکریا کو بارہ دو بارہ گئی حضرت جبریل علیہ السلام نے پانچ گونا گون حوائج  
 حضرت عیسیٰ کو سوار رخ آسمان کو بھی چارہ ہوا اور علی بن ابی القیس اکثر شبہا قسط ظاہری بنا کی اور قسط ظاہر نہ پانی سے دلی موت و خلافت میں نقصان  
 ہوا پھر اوجہا کے قسط ظاہر بنائی کسی کچھ اودنی وصایت و امامت میں کیوں نقصان ہو چکی گا اور اس بیان ثانی سے جواب اس مسئلہ کوں نہ کرنا بھی واضح ہو گیا  
 جو اوسنی کا ہے بعد از مذکورہ میں الفاظ جمیع محسوسین و جناب امیر الکفر و جہاں و اس بیان ثانی سے یہ بھی کالہو علی ضائق اہل نور روشن ہو گیا کہ قیود  
 مذکور یعنی خلاف ارض اور قسط مشی خلاف اول قسط ظاہر بنائی ہر پہلو اور پندہ گدین اور رواج اور پستق اور بدل خوف اس کی وغیرہ نا محسوس و عہدہ  
 میں داخل ہیں اور پندہ زمانہ کوں خرمی سکون بر صلا منطبق نہیں کہ یہ سب امور زمانہ و محاب غلبہ برع الکیفیہ و جہاں و جواب عبارت تشریح الالباب سے  
 رضی علیہ الرحمہ کا سابق گذشتہ اور جہاں مذکور سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مضامین عیون و طرف کی سب سے حق احق بالانعام میں اور یہ بھی  
 ہو گیا کہ فقرہ قبل واد بر اسی حق بن عباس سے کلام پیغمبر خدا کہ کلام یہ بھی کہ کون جہ نظام محمول الالباب والاعمال میں شفاق مصنفہ ظاہر کر کے جو کچھ تبلیغ و  
 وصایت و منزلت و اونی جناب امیر علیہ السلام کا کیا تا سوجہ حقیر فی نقون ام شہادت کتب متعددہ سندہ ثابت کر دی اور کون غم منکوب منکوبی **۵** لکھ کر کہ کیا  
 مطالب باچہ المٹی کا فریدین بر غالب **ق** صاحب السہم و ظاہر است کہ مراد از ان کتاب فعل در کوبہ حل جان باشد کہ طیفہ زادہ خود  
 افادہ فرمودہ نان الی لکد سر کاتبہ بدیش لی را نہ فرجہا بین القولین و تو جمعاً بین السبیلین ہذا هو المبتدأ من شہ الحلیفہ الملتزمہ  
 علی الوجه المذکور والمحقق اما تذکرہ ما حکى عن حاشیۃ القاموس من کسب الفیض فلا یخلو عن جملۃ الکلام واصل التامی  
 فلا یصلح ان یصلح علی غیرہا الکشف عن قیادہ **ق** ان سب لکسب انان کے یہ خطا ثانی ہے کہ جیسا سابق میں جو کچھ ذکر کر کے  
 بمقام میں مبنی رکوب فرمائی ہیں یہ ظاہر ہوتا ہے از انہاں بلکہ تیرہ در و نان کو را جن طرح ظلت انصاف ہے نہ جناب عکرا کولت رحلی فصل بدر ہے نہ فیصل  
 جاتیان التناو فی ادب میں ان عکرا کا ارشاد لیسۃ اند علی الکاذبین بمقام میں باجر اسبہ لیسۃ اور تاشا دیہ کوب ملازمت خلف مصمون ہر  
 لکھ لکھ کہ ان سکوبی استہابین کسبوا التامین کسبوا الحدیث علیہما الکیلہ سب و شتم تا بخانہ ہونچائی بل انجائی ثانی کو کہ  
 بر آئی ہمارا کیا نقصان ہی کا نہ نہ شک **۵** گئی موندہ ہی چڑائی دیتی گالیان صاحب از ان گری تو گری ہی خیر لھی دمن گرا **۶** نسبت بخیر  
 و اما دوا و غیر التشریح جناب حمید صفدر روض محل اظہار بر شہ نسب او علامہ خضرائی اور قرائی رسم و راہ ہندوستان جنت نشان بل رواج پوچھا  
 و نصیر آباد یا ایماں تک مضائقہ نہیں بلکہ بمقام شکر ہی کہ اس قوم میں اگر دشمنوں کے یہ عزت ہی تو انکی ہاتھوں حور و مینوی و شمشک لیا کت ہی وہاں اگر  
 شکایت ہو جائے گی یا جہاں حرکات سوسائے شریک مایضوعین و اگر گاہ انوائی تا حقیقی سے یہ سلوک بعید نہ لگا رہی اور کیا شامہ مضیف اظہار ہر  
 کہ خطباتی شیعہ معتبرین اپنی کتاب کے آغاز میں افادہ فرمایا ہے کہ فقیر حقیر کثیر فقیر عبد الوہاب بن عبد الرحمن سی بن لخم نجای جنم علیہما رحمۃ اور دوسرے مقام  
 میں لکھتا ہے کہ اگر حالہ نبی عایشہ نام متعجب ترا زما ویدان ولہ اکرم پیش روضہ معودہ خود متعلقہ دکنہ او کدہ اور سب طرح اکثر حاو سنی باب کے  
 رسوے اور بچا گین روسیہ کیا بمقام میں اوسی یعنی بیکہ تقلید ملازمان عیدہ کو خوش آئی کہ نسبت بخیر خدایہ و حق یہ نہ ہر ت اور نہ فی ثانی یہ بھی  
 بنو کو تا نہ ہی دینا بل میں شکر ہے کہ لوگ کیا کہیں **۵** کیوں نہ برین خاک سے لگا رہی **۶** مینوی دیر داما کو نہ ری **۷** ملازمان انجائی در و فرجہ

۵

خطہ فرما کہ نسبت کس قدر سبب اور حکم رست بی کم و کاست کو مطالعہ میں لائیں کہ اگر کبھی نسبت کتا بھی جام و الحیات با کچھ جامی کو  
 دو چار روٹی اور دیکھی ع کا سیمائی میں نہ دیکھ جائے کہ کئی حال کا معنی اور مقال ہے اگر یہ ہو رہا ہیں جناب سیدی عبوس گرفتار بدای فرسیدوں کا  
 میں کس مرفوع کے دو میں کہیں بھی تغنیل المفعول علی الفاعل اور تعظیم المفعول علی الفاعل معصرت روحی اولاد و حجاب و او انھا دمتدنا و خصوصاً  
 ستم الباقی و اصادق الدار حرکات اور حکامات عامی لایان لکھنوی بی مقال اور بی گفتگو ہیں کہ وہ نظروں کی قی رستی ہی اور بی درواری لکھی **س**  
 باہم مفتوح للداخلین بد چھوڑتو للداخلین یہ استعادی جہتہ رد و تکی کی افادوں میں ہیں اگر باس ناموس اور باس لوس  
 جماعاً لاواہ الانام و طعناً فی الجاہ والا کریم فقیر نوی کہنا کہ یہ حرکات سنون نتیجہ حرکات ملار ان ہی استدل لا لا بقولکم البنیہ الولد ستر لایہ یہ حاشیہ  
 کہان ہے دکھا ہی اس بہان کو ختم شیطان کا نشان بنائی نواب محمد الدو کہ حضور بن جناب کا فرائض اس قسم کے دیوانگی اور ہرزہ جاتی کا دعوا کیا تھا  
 آخر جو ہر بعض مکتبہ حاشیہ مذکورہ لکھی نواب محمد روح خطاب میں **ا** ملا ران شرمندہ و سر برگ بیان نہیں ہوتی اپنی حقین پس ہوتی ہیں و لیس  
 اول بقیۃ الشیخہ کسرت تحت قدیم اصل نسبت اب بر موقوف کیا خباب جملہ کتب ہے یہی قسم کی باتیں ہذیانہ اپنی حدیثہ مطائین میں کہتی ہیں با بغارت **ا**  
 در حکم غیر است در ہر این حکام و لغویہ جو کہ ہر مہمات و ہند و نصف اللہ برات ہی و لام انان مستغنی عن الدیان است کو یہ تعریف است بنا فی الشیخین انہی عبارت  
 لغتہ علیہ و علیہا عرض یہ بہت سیر کو ہی اپنی اور اپنی اولاد کے جب یوشی ہی و ابھلکہ تحقیق مقام یہ ہی کہ جس باتجا شمار اعلان ان فی تذکرہ میں فرمایا ہو  
 شاہد ہوا و اند نسبت بنجاب بر تقوی عبد المجید صاحبی تحریر غیر کی کتب اور رسائل میں موجود ہی اس سے کجاں جانا ہی کہ نوصیب علی الزعم و نفس ان  
 بر چہیات کے نسبت بنجاب میر تبا یا اور روض ان بر چہیات علی الزعم و نوصیب ان ہجرات کے جنات بنجاب فاروق جیانا کہ ان کھ مذک کہ نسبت  
 نزدیک ہو دو نو بزرگ دینی عزت اور عہد شرف میں اور وہ دونو ترک مور و لغت چار حرف **ا** کوں خط نام جہول الاب والا عام  
 یہ جو کہما ملا ران کے یہ خطای ثانی ہی کہ جیسا سابق تحریر کے معنی و اگر کوں سمجھی تمام میں معنی رکوب غرافی میں **ا** ہر ہذیانہ ہم سابق میں  
 غیہ و کتب لغت سے ثابت کر چکی ہیں کہ تحویل کے معنی و اگر کوں **س** اور یہاں کو ب کہما وہ حاصل وائی تحویل ہی بصورتین مذہبی  
 معنی میں خطا ہو ہی نہ معنی ثانی میں **ا** کو خطا سمجھنا ماد بھلا کا کام ہی اور کوں غری یہ جو کہما بنجاب عمر کا حدیث **ا** کوں خطا سمجھنا ماد بھلا کا کام ہی اور کوں غری یہ جو کہما بنجاب عمر کا حدیث  
 تا لقی قالیق پیغمبر کے مناسب ہیں کہ کو کہ نھی میں کہ اور عمر کے حدیث **ا** کوں خطا سمجھنا ماد بھلا کا کام ہی اور کوں غری یہ جو کہما بنجاب عمر کا حدیث  
 قول او سکا ملک ہے کہ کو کہماتیاں نے اقبل من جانبہ بد بین ہاک کہ یہ طرح سے نسخہ بقول رسول اسلام نہ بقول یو د یا ہو کہ ہو و فضل مذکور  
 حرم میں کہتی ہی صرف اولیت مولود کا باعث بقا ہی تھی اور اولیت مولود میں ہاک اوس ہاک کہ کیا تھی جو پیغمبر خدا کی حضور میں اگر ملک کہا اور  
 اگو فاصل شیعہ و مالک جان کیا اور کوں خطا نام فی یہ جو کہما نہ فیصل بہ بیان الفارسی لا د بار بین ابن عمر کا ارشاد عجیب لو کا جٹا ہی یہ کہ کوں  
 مابین کجا کہ جب ابن عمر فی نافع ہی شان **ا** قول یہ میں کہما کہ یہ آیا وں لوگوں کے حنین نادر ہو ابو اثان فی ادبار الدار کو فی نافع ہی ہونچا کہ وہ تو  
 قبل ہی میں از جانب دیگر کہتی ہی ابن عمر فی ملاذیکر لالا فی دبر مالکی قبل میں من جانبہ لدر کہتی ہی کون خریا شیر خوارہ او نہ ہی موندہ و وہ بیتا  
 جو قول ابن عمر لانی دبر کو نہن سہما اب جو ہی ہی جمع کر کی سہما ہی ارشاد ابن عمر کا اس فعل بہ بیان الفارسی لا د بار ہی میں **ا** و حقیر خاں  
 اپنی حوا و حکم کو حق الواسع روکنا ہی کہ یہ کون خرازی بیان کا حاجی اپنی اصل پر اگر کوں خرازی پر آجنا ہی خاں کہیت ظم کی جاری نامہ ہی

جاتی ہے وہ جاری رکھتی تھی سنیں کہ تاج پختہ میان ہی موافق طریقہ باجیانہ اپنی کے کوں خرطام فی جہول من بیغیانہ عبارت حملہ والفاظ  
 نادرست و مضامین سست کیا اس سے سوا گالی خوار ہی وہ سب و شتم کی کوئی مضمت بکار آمد سمجھ میں نہیں آتا خدا جانی کیا جا ہی اور کیا پیار کیا جا  
 البتہ بقراین معلوم ہوگا کہ محمود نے فہم کیا کہ جس کی مضامین حقہ برابن قاطعہ رسالہ سمع الثاقب کے یکہ کر مسبوت ہو گیا اور باوجود وجہ و جہاد  
 رفیع الدرجات و جب التطہیم والا کریم کی جو جاوہر ہوا کی حد میں بر خلاف فرمان و جب لا دغان نوی کی اکھٹا دکان کے الصالحین و الطالحین  
 کی سب و شتم و افتراء و زبان کین ہیں و معذرت مسیعلہ الذل ظلو اللہ منقلبتی کا ہوا ہے اور ذکر و ادعا عمر یون کا نسبت بجمہ  
 سیدہ علیہا السلام کہ منہج سب و شتم رسول خدا ہے اور مذکور موافق روایات سیدہ مذکورہ کے کی مسئلہ کہ ہرگز دفع میں نہیں آیا کا و خفاہ معضل فی نامہ  
 کوں خرطام جو بار بار لکھا کہ زبان ظلم بر لانا ہی اپنی سلام ظاہری کو ہی جواب محاف دنیا ہی کوئی فرقہ تفرقہ اسلام ہی حرات مسب و شتم کی بجائے  
 بال صاحب لو لاک ذبیہ و دانستہ نہیں کر سکتا سو ہی اس میں پس و بد مذہب کے اور کوں خرطام محمول الالب لا عام فی ہر جو کما تفصیل المفضل علی  
 الفاضل اور تقدیم مفعول علی افعال بی ضرورت کہیں ہی ہوگا غالباً تقدیم عمر مفعول کے قطع ماعل پر بدست کوں خرطام کی ضرورت سی ہوگی اور غالباً  
 وہ ضرورت ہی ہے کہ کان بجا اعماکاں و لہذا کما انما لہذا کوں خرطام محمول الالب والا عام بحیا و بی شرم شرمندہ اور سرگرم زبان نہیں ہوتا  
 و لیس هذا اوصیاء اهل السنة العشر کثرت تحت اقدار الشیعة العلویۃ عرض ہر سب بطول حل و تدبیر کوئی خلیفہ یون کے  
 جب پوشی کی ہی ہو وہ تو غیر ملحوظ ہے صاحب جمیع الامثال و غیرہ کی کہانی انہ کان معروفہ اور کوں خرطام محمول الالب والا عام فی ہر جو کما حاشیہ فاس  
 کہان ہی دیکھا ہے میں بتیان آئوختہ شیطان کا نشان بتانی الی آخر بذیادہ اسکا جواب کلمہ کلن یہ ہی کہ صاحب فاموس محمد الدین فیروز آبادی اور محشی او سکا  
 حوالہ الدین سبکو دو نو سنی ہیں کتاب سخا کی المثنی امانیہ سے طلب کرنا طرف حکایت ہی سنی لوگ اپنی کتابین لائین تو اہل حق و عدل کو انکو کو لکھ دینا  
 اگر معصوم کوں خرطام کی نزدیک بتیان آئوختہ شیطان ہے تو سبوطی بتیان کرنی والا تمیز شیطانی ہے مادہ جازین قصہ لگاؤ اور معرفت  
 بالکلیہ حاشیہ فاموس و قانون نو محمد دستار بنین ہو اگر کچھ اور کوں خرطام محمول الالب والا عام جنہودیات و معاہدت مفعول حاشیہ فاموس کے کہنا یون  
 کوں خرطام الالب علی ذبیہ و بر دیکھیں اور شرمندہ و سرگرم زبان جو وین اور بت دہر کو جو درین اور بغاوت خیر الاوصاف سی ماتہ نہ اوٹھا وین شیخ عبد  
 دہلوی ترجمہ شہنہ بن و جہ کوئی ہو کوں کرئی عمر کی کہتا ہی ہول کر دیں استیادہ یا از انقاہی حالت جاہلیت ہو یا بحجت عدلی کہ اور اعراض شدہ و در عقد  
 عمر وہی دیکھ دینا کہ وہی گفتہ کہ استیادہ ہول کر دیں کا ہارمہ نہ بہت دہر ایں تو اندہ بود در آنوقت اور اعلیٰ عارض ہو دیکھان کلمہ دشت کہ چہ  
 از طرف دیگر بر آید و وجود اللہ ہی کردار ان حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ و عہد اہل بیت و در حدیث وارد شدہ یا سحی کچھ خفا کا اور سبوطی کہ انعال  
 کہتا ہی عن عمر بن الخطاب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و عہد اہل بیت عری کا کہی ہو کہ شتاب کرنا بجا نہ و بر کچھ اور دیگر شتاب کرنا  
 جانی و دیگر ہی اور عبد بنیابوری جمیع الاشغال میں مٹاؤ گئے من مشور اخف من مصفر راستہ میں کہتا ہی و قد روى اہل مکہ اللہ  
 قبل ان یستلخ الخنث جعل أعین من مشرکہ کما احب کرہ و غیرہ صلی اللہ کان معروفہ یعنی اہل مکہ من مشرکہ کو لکھ کرئی تھی تخت  
 ایک اہل کے مشرکین کیسی کہ او سکا ذکر کرنا محکوم بجا نہیں کہنا اور اہل مکہ کو نہ رحم نہ کدہ جل مشورہ تخت ہی کوں خرطام محمول الالب والا عام  
 اور اسکی جواب نام لفظ لاجب ذکرہ کو مجس اور بعض جہر قسرت میں ہی ذکر الیسع و بعض شراح الفاظ ان بعض اصحاب اقتدا بنے



[illegible]

قال انما اتوا المسلمين حتى قيل من انك في حال التقليل رجلا كان يقول في الله وعلى ابن جالب هو افضلهم و  
 تفسير كبير من بعض صديق از سبای عالم اندم تین ہی ہیں کسو سطلی کسکوت فی معرف الدیان مفید صریحی اور وہ تینوں مہ تہ ہیں جن میں سے ایک  
 اور حقیقی مومن آل فرعون اور علی ابن ابیطالب کہ تینوں میں نصیب کون باجگاہ کون ہر نفع حاصل لایزال و ہم دو دیگر سنیان تمام بدلیل مقبول بضم لغت  
 ابو بکر صدیق اکبر و علی ابن ابیطالب ہونا عمر کا بغاوت و عظیم خدا یا رسول خدا کے طرف سے ثابت کریں ورنہ بولنا ان القاب کا جو درجہ میں سے ایک  
 ملاغت تا تو مگویم چ تو خواہ از سخنم بگذرہ مال **قال** ہم ان ذات باقیہ تاویل تجرید اصل کل آن بر دخول فی عقب من قبل الدبر  
 ابن تاویل علین پیش عمرو و ابن توحید غیر وجہ رست بنیاد بدو و جہ کی آنکہ خلاف بناہ اگر چنین حرکتی می نمود از پس پیش توجہ می نمود و مکت  
 بر بقدر خدا سخته جاہل نبود کہ حرکت پیش از پس باعث ہاک جو دستر دشا و کلا شان خلاف ثبات ارض از آن بودہ کہ وہی در آن می نمود و  
 انجانی پیش از پس و اندیشہ ہاک در خصوص دخول در موضع مخصوص بود اگر چاہی تردد کردی در جای غیر مخصوص دخول نمود **قال** ان صاحب الکتاب  
 تصریح است بہ حلت رکی تحقیق حقیق او مکت کی و وجہ سابق و واضح ہوئی کہ اس قسم کی جستار کمال ایوان کا نشانہ گوئی و خوف حقیقت حال  
 کہ نام عقاد است خلیہ روق کہ نہ علم کا ان تمانہ علم مانگوں سبب شہرت ہوا کہ اس فصل ایات انشا در ان لا و با کو کام آئی نہ بت سی اصدار  
 باقی ہی اندیشہ پیدا ہو حضرت کی عنون میں جو باقی تحقیق آئی کہ سادہ اجسی خلاف فرمان آئی تو صمد و بنا یا بحر بعد وقع واقع جب ہو کی غلطی شہت  
 ہوئی دلو طبعیہ یا یہ جا تحقیق ہے نہ تمام تو ہیں در آنکہ گویا سوندہ سی حق نبوی امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا عالم قدر  
 ارشادات مذکورہ ذہنی وادب ضابطہ و علی کا خدا خدا اعمال شریفہ و مثال ملک گس جزیرہ جمول ہو گئی با وجہ دیکہ حکم علم کا ان و ماکون  
 عند بخشدہ و جہ جاہل نہی کہ عصمت از عصمت میں متبنا نگرانی ہون یا سہ معصیت کو ذنب عظیم اور ذناب بار و جہ مذکورہ لفظ قد کہ سحر  
 ہوا کہ نصیب ہے اپنی ہاک کا سبب جان حاشا و کلا شان ایمہ عصمت و غیر ان ارفع سی ہے کہ انجی عصمت و طہارتین تر و در کین ہو سطلی کہ گناہش  
 تردد و اندیشہ ہاک مخصوص مرتبہ عصمت مخصوص میں تھا اگر مقام تردد تھا تو معصیت میں ہے جس مقام میں تہیک کر ہی ارشاد ہو گیا جو خیا  
 فی حلیہ شیطانیہ میں فرما کہ چون سبب کمالات و علو درجات آمد و کثرت فہم بر ایان کمالات بلکہ مہمات بلکہ منور شدن بجا ہا تہ سی آئی عظیم است نہا  
 حقیقہ این عبارت یعنی معصیت و غیر را بر اعمال میان لطاف فرمودہ و حر دبان در مقام تذلل و تضرع مثال نیجات را تیر استعمال می نمایند  
 اپنی عبارتہ الالباقہ فی حالہا تہیں حیایہ علیہم السلام تذلل و تضرع کی مقام میں عصمت کو معصیت ہوئی اور چاہی ہو نہ و تشنہ خنن ایابی اگر چاہی  
 فاروق خوف از شہیت کہ گناہ شہرت ہو کہ باعث ہاک فرما میں کیا محل ہو نہ و تشنہ ہی ہیہ مارا قصود عدم کتب مینی و رنا خدا ترسی اور کور و رنج ہے  
 کہ گمان ہکت لفظ حوت کو صافہ با کانیہ انجی حیل فی الدبر میں استعمال فرمائی میں و ہولیم لغتم و سترم البوم **ہ** حاجک کا کشت ستر  
 کجا چہ کورا ہر شہا خلق تہاں علی است **ہ** طرہ دیدہ ہی کلا زبان لا داغان لفظ حاشا و کلا سبب الیک عرف حال میں قسم کی کہ استعمال با نا ہے  
 ان حر حات و ہبہ بر چو سو گندہ کما ہی ہیں اور کلاں جہارت اور دیدہ کے گردن و بانٹ کی سفائی فرمائی ہے کفہہ کی فکر فرمائی حانت ہو چکی چو  
 چہا دہوئی چلی نہ لای کی عجب کہ ہر دروغ میفروغ متبعہ ہوا زبان نہ بدل یا بنا بر صحت کسی عرض پرست نقل کو کہ ان ایمان فکدہ میں بنا را علی ما ہے  
 حق الحقین و من لا یخیر لغتہ و الاستعداد کعادہ ہی نہ گناہ نہ خفت مصدقین اس قوم مرجع کو مکتول و قرار عمد و جان شہادت و رتب کا مکتول  
 ۱۰۹



[illegible]

دیں

11

کائنات ہی اور کون جتنی دیکھو کسی کو کوئی ابن عمر کی تذکیہ و اوسکی حاکمہ بن معجبی ہے ابن عمر بن عبد اللہ کو دیا جو غرضی اللہ فی دہر نا کہا اور کون عز  
 بعام جمول الایا لام جم اپنی سودھی سی معنوں عبارت علی التالیع کو معارض عبارت حق البین کمال کرتا ہی ہمد اسکا خیال خام اور سودنا تمام  
 اگر جہیز اوسکی فصیح النقول سبب ورود دہش کے لکرسکا مگر قبل تصحیح النقل کلمہ ہون لاقی گنگون جزئی عبارت علی التالیع کی نہ لکھی کہ اوسکا طریقیان  
 اور قیود و شروط عبارت دیکھا جاتا ہا ہمد بعد ظاہر ہی کجیاب جو غرضی فی یو پچھا نہ کوئی کہتی ہیں کہ اپنی غلطی غلطی تکرار کرنی کے عبارت دی ہے  
 اپنی فرمایا کہ گنگن ہذا معاً فقہی میں نے کوئی لایونی کو اجازت نہیں ہی چاہا بخدا اور اس عبارت معنوں ہی ہمد نہیں نکلتا کہ میں تبرا نہیں کرتا  
 بامیں اپنی شیعہ کو اجازت تبرا کی میں ہی ہی باہمیت نکلتا قابل تبرا کی میں میں عبارت مذکور ہی ہمد نکلتا ہی نہ کوئی لایونی کو میں نے اجازت نہیں دی اور تبرا  
 معنوں عبارت حق البین کے نہیں ہے تاکیا ابو حنیفہ مک طالب دنیا ہی حنفی کہ اس دریس مخالفین نہ نہ تابقہ ظاہر ہی قول کون عز کا کہ جمال  
 روایت ثانیہ میں باطل ہے باطل ہے کیونکہ روایت معتبر تنا عشر یہ ہی وارث کہ کباب صادق علیہ السلام اپنی چاہا ز برسی نہیں اور ہمتی ہی جب تک جاری رہا  
 چار زبیر تبرا بعد ہر غازی نہ کہ رستی ہی اور اول و حسی صحیح اقوال فاضی نور اللہ شمس نور اللہ مرقہ اللہ عبد اللہ شمس کی تصحیح النقل کے لکھی تاکیا  
 باسکبہ دونو لام علیہما حضرت علی ابن الحسین حضرت صادق علیہما السلام حق میں کوئی انین معنی مطہل نہیں نور اللہ علی کلاموں میں ناقض ہی اور جی ہمد  
 دونو نام عالمی ہم فکر شیخین سینا پرا اتفاق یعنی میں اور صمد اور عین اتفاق نہیں مطہل عمرو ابن عرطہ و علی ابن ابی رقیق میں اور قطعاً اور عین خلاف  
 نہیں کما افخخاب کون خرغام ولد الحجام نہ ان جنونا نہ بکاری **قال** جہنم گوہن ہر جہنم کی نیم **قال** صاحب التالیف تہتم فیہ ترسم حق  
 کہ خلیفہ راہ ہم متفر دہم غوی نوہد مگر دیگر بزرگان ہسم شریک اولوہ اند از خطاط اوسید صدری قسطل در شیخ صحیح بخاری نوشتہ کہ تفر  
 ابن عس بن ملک بل و ولہ ایضا اوسید صدری کا عندنا جہنم و علیہ و فی مشککہ بلغظان در جلد ۱۲ اضافہ اصر آتھے دہہا  
 فانزل اللہ اکامہ و در منشورین و نور ہست **قال** ابو حنیفہ و ابن جبر و فاطمہ و فی مشککہ کما و ابن مردودہ و یہ لیسند عین ابی سعید الخدری  
 ان رجلاً اصابہ الموت فی دہرہا نا کہ الناس علیہ دلت فرقت شہاء کہ حق لکھ و اقوا حق لکھ فی شتم **قال** صاحب التالیف  
 بتقصیل مذکور ہر چا کہ کسی صحابی اور فقہا ہست اس فعل کے فعل کا حامل کو فتوی نہیں دیا کوئی علامت سابقہ فتوی انکی قولوں میں نہیں اور نہ  
 انکی قولوں ہی اجابت معنوم نہیں بدلائران کا متان ہر جہنم و ہدیان فیضی **قال** ابو حنیفہ میں اگر ابو سعید صدری کی روایت میں اور اس روایت میں  
 جو محل میں منشور ہی لفظ فانزل انا و فانزلت کی لغوی تحریر کا کلمہ مفہم ہی بنا اعلیٰ تا علیہا جہا میں قول مجہد کہ دریافت نہیں ہوتا  
 کہ ان عبارت مجہد ہر زمان کیونکہ مدعا کا ادعان فرمائی میں **قال** جواب پہلی سکا کہ لکھی **قال** علامت فتوی جو کوئی غرضی سابق میں لکھی  
 کہ علیہ الفتوی و بلا حاشیہ بآخذ جہنم علیہ کہ حجتاً و دعوہ علیہ کسی ویت میں مذکور نہیں ہم جواب ہر زمان اسکا وہیں لکھی ہیں  
 کہ یہ قول کوئی غرض کا مفہم کسوا **قال** کہ یہ لفظ مذکورہ علامت فتوی کے مستخرج میں ابو حنیفہ طالب دنیا ہی جہنم کی عمدہ ہی سابق نہ ہی ہر صحابی کے اقوال  
 میں یہ علامت کما انھی ہوتا اور کون خرغام ولد الحجام ہر جہنم و ابو حنیفہ میں جو قسطل در منشور ہی مقول ہرین بسلفظ فانزل انا و فانزلت کی تحریر کا لفظ  
 مفہم تبرا ہی ہمد کون عز کا ہدیان مانا ہمدیان مجاہدین ہی کسوا **قال** اول واجب ثابت و علی تقدیر ان و ہر انو کون عز کا حسم کی کا کلمہ فانزل انا و  
 نہ کہ وہ فعل جہنم نا کو کہتی جہنم باہم نہ کہ لکھ لایہ و الفیض شمس جہنم تقدیر تقدیر لفظ کی تحریر کی معنی ہر جہنم تقدیر انا و فانزلت

(ف) از آنست که انظار و نگارنده تصور می‌آورد هیچ نظریه یا حکمی را مشاهده نمی‌کند، اما در حقیقت این امر از عدم تصور او می‌باشد.

[illegible][illegible]



بصیغہ سے اس عابر تاصحیحی وعدہ اہلسنت ابن مسکد کے متاسی ورتقلد نہیں کہ وہیں پر یہ الزام مناسب مقام ہو ہی عاید الازم کہ شخص کو  
پس اس کی رویت کو اس کی اتحاد قول فعل پر دلالت کری روایات جلا صراحت اور محققین کے متقابل میں کیا نسبت ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک چہ نسبت  
شخص کے قول فعل سے اہلسنت کا قصد الزام کرنا خالی غلطاسی نہیں **افضل** کون جو خلاق و معانی نے جو کہا فعال قدر و لوکان حلا کا یہ معنی میں  
کہ علی تقدیر کمال بخش کفیف بعد الحرم اقول حق اس عبارت کا یہ تبارک و تعالیٰ تقدیر میں لکھنے فکھف بعد الحرم متروکون غری عبارت بنامی ہو  
غلط ہی ثابتاً میں اس معنی کے بنانی ہی یہی مطلب کون کر کا حاصل نہیں ہوتا کیونکہ بخش معنی حرم نہیں ہی اور بخش ہونا و ملی کا خواہ فعل میں ہو خواہ  
ثالثاً یہ کہ کما کون کر کا کہ فعال قدر و لوکان حلا کا یہ معنی ہیں کہ علی تقدیر کمال بخش کفیف بعد الحرم غلط حص ہے کیونکہ و لو انصالیہ و لوکان  
جو جو ہو جو صحیح مطلق و ہی فعل معلوم کملت پر نزدیک عبد اسد بن علی بن سائب کہ و لو انصالیہ کون کر کو دیدہ در بین سنی سنجو جابو ہی معنی  
اس کر بنامی اور کون کر غری سو جہی سے اس رویت کو مانندہ خبر خراب نام رضا علیہ السلام کی جو ثلثا ہی غلط فہمی اس کی ہے کہ سہی کون لولان  
روایت کرمان ربہ بن و لو انصالیہ نہیں ہے اور کون کر غری رویت ابن مسکد کے اندر فیض میں جو دو جمال نکالی اور اس جمال کو کہ نہ کی ضمیر راجع  
آپان انصار ہو افضل بصیغہ جھول پڑا جاوی اسکو مخالف تقریب صاحب سہم ثاقب سمجھا یہ سو فہمی کون کر کی ہے کیونکہ کما ابن مسکد سنی کا کہ پتانا  
انسا تاجا ہی دار و دیگر خود و خود و موید مدعا ہی تجزین فعل مذکور ہے کہ سہی کون کر غری کہ او سنی اپنی اس فعل کو بصیغہ جھول بیان کیا ہو اور  
ثانی کو کہ نہ کی ضمیر راجع سو جی ابن مسکد کے او طبعی بصیغہ محروف پڑا جاوی کون کر غری متمم تقریب صاحب سہم ثاقب کما لاک جمال فی اصل  
رجوع ابن مسکد کا اس منصب تجزیر فعل مذکور ہی بدلیں لا جبر فی صیغہ مانجی کے جو کا لا طرہ حوت طبع غیر مستقیم غیر سلیم ہی کہ صیغہ فعل مضارع و  
زمانہ حال استحقاق سے خبر و تباہی دیدہ دہرہ کیا اور کون کر غلط نام یہ جو کما بعد اہلسنت ابن مسکد کے متاسی ورتقلد نہیں آئی تجزیر زمانہ کون کر غری  
کون کر غری ہی قول و فعل مجزین مسکد ہی کسی الزام سینو کی و صاحب سہم ثاقب تو قید و شمار و بیان فاعلیں حلت فعل مذکور کے صحابہ و تابعین و روا  
و علی اس سنی کر ہی ہیں اسکو الزام سمجھا غلط ہی یہ الزام نہیں ہی البتہ کذب کون کر غری ہے جو بار بار با حسدہ کہتا ہی کہ اس فعل کے حرمت  
میں کسی سہل سنت کو خلاف نہیں جملہ اہلسنت اسکو حرمت پر متفق ہیں خذہ اللہ علی الکا دین و در آں محدثین مسکد را با شخص ہے جسکی قول کو بر جریہ  
محدث سنیہ کیا کہ با شبہ کون کر و اسکی خراب برقوق و فضیلت رکوتا ہی لکھتا ہی کون کر و اسکی خراب کے تعلید و عدم تعلید کس کام آ  
ہی بالکمال فعل و قول محمد بن مسکد کہ معاصد اقوال بن عمر ارفقہ صحابہ سیدان و بقول ابو سعید خدری صحابہ طیل القدر اور بقول عبد اللہ  
علی بن سائب شیخ قریش ہے سینو لکوا الزام دینا سراسر صواب بجای ہی اسکو خطا کما کام ما درج کیا ہی **ق** صاحب اسہم الثاقب  
و از تحلیہ است عبد الرحمن ابن قاسم کا سنیاتی تجزیر سالہ و از تحلیہ است ابن ابی ملیکہ کہ مات قول فاعل و بان مسکد لائل بل ان فعل را فاعل بود  
و تفسیر مذکور مذکور است **اختر** ابن جریج عن ابی ملیکہ کہ نہ سنن ابی النضر و در حقا اقدادہ من دبیۃ البیادۃ فاعنا علی  
فامستغنت بعدہ فی اخصیہ کا اجماع ہی وہی شریہ است کہ اگر تکلیف فعل را در مقام افتخار بیان میار و دیگران را بایلدن روغن قادر تر غیب  
و در ذکر صفت قوہ بہیمیم یا کئی نامید این حوزہ دلائل بر عدم کرہت آن فعل دارد و بجا اند کہ کسی از علما فرود حصہ با حاجت ملا کرہت فاعل نشدہ  
چہ حاجی از کتاب مکررہ لعیا ذابانہ منہ **م** میں تفت راجا کرہت تا کجا **ق** انصابت الکما سب عبد الرحمن قاسم کی قول کا

سائده غلطی اوس لفظ کی جملہ امان سی جہاں باقی باک و قوس میں ایسی خبر صافہ میں مذکور باقی گانہ طرح جمع ہے اور جہاں فیصل ابن مالک کا اسم عام میں ہے  
 کہ بہ رویت کسی انصافی کا خبر بھی بعض نسخہ کتبہ تفسیر مذکور میں نہیں اور رتقہ برتسیم اولاد مذکور ہے کہ دشمنوں کی اکثر روایت مستطعم منظور فیما بین  
 نسخہ فراخی میں کہ مصنفین ابن شہم کی کتب اکثر میں صحت صحیح یا نہیں لکھ کر مذکور ہے بلکہ بطریق بیاض و سب و یاسن ران جمع نموده اند خارج منظر ثانی و ششم  
 اردیلی صاحب کشف العہ و حلی جامع الفوائد از ہمیں قسبل کتب و فقر و فقر نقل کنند و بر غم خود از میدان محی برند و ابن طاووس نیز در مولفات  
 خود از ہمیں جنس خبر درآوردہ و با عقدا خود طہنت الزام داده اور ثانیاً ابن مالک طہنت کا مقتدا یا مجتہد نہیں کہ اوس کا فضل الکی  
 حجت مرند ہو احوال احوال محمد بن ارمقہ اہم میں کلام ہی ہرگز خیال میں نہیں آتا کہ فضیحاء ابن مالک کی نسبت کس ماہ سے ہی استعمال پایا اگر سبب  
 سی ہی کہ وہ سبب کتاب طوطی فی الدہ مور و حیاتی اور بشری ہی تو اولاً ہم حنفی و امامی صفا کی جانب سے جواب بنا دہو کہ بعد میں ورق کی ورق کی  
 ابو جعفر طوسی شیخ الطریق ہی منقول ہے کہ بعد دو نوام عالمیقام ہی صحت کے غافل اور عامل نہیں سائل سے باندہ مضحکہ فقیہ انکار کیا کہ میں اس  
 نہیں کرتا و اولاد پر وہ فضیحاء کو مساندانہ او کی جانب جمع قریابی و اگر اس ماہ سے کہ اوسنی استقامت روغن کیا تو اس قسم کی تسخیر سبب  
 خروج کہ اہم سے باقی ہی اور شاید ابن ہماز اور دروغ فائدہ نمونہ سی ہو کہ لکھا منظور مشترک ہی ابن مالک تھا مورد امانت نہیں بلکہ اوس کا  
 تو اعدیہ سے باخبر ہے کہ بعد اجماع پہلی و غلطی موطورہ کو ماہ صحت میں لادی صدر اور شہیں کو کہ مذکور ہی جب دیکھی کہ عورت کی طبیعت مشتاق ہو  
 تب بے استقامت خواہ با استقامت لعاب میں یا پس در خلط یا مایہ بل ابو جعفر طوسی و شیعہ معتقدین کے نزدیک کہ قبل اور در و نو حلی جماع میں اگر انکی  
 مانسی اور نقلی ہی وہ ادب قسبل کہ بر میں بجایا اور بر غم طہنت اوسنی اپنی اتش شہوت کو بجایا و فضیحاء کا کیا عمل ہی وہ حاشیہ  
 نازل تھا کہ جب میں مصلح کا عار جہاں امانان کے لعاب غلیظ عنایت فرمایا اور فضل کہ او کہ  
 جیسا کہ میں شاہد ہی کہ ساری قوم شیعہ معتقد ہیں روغن گل یا روغن بادام اوسین داخل ہوتا ہی انکی نزدیک محسوب ہیں بر تقدیر صحت  
 اور صحت فعل معلوم اگر اوس بجا شہوت کے لار کسی بعد بات و قوس باقی جہاں فضیحاء ورجل مضحکہ نہیں اکثر کہ ماہ اور ضعیف شہوت اور غیر نقص  
 حوصص مباشرت کو میا ہی اتفاق پیش آتی جاری کہ وہ بجایا ہوس کا مارا ہوس اور ہم مل مارا ان شہوت ہو اگر بتسلیم شریف یون اوسنی بنالکا  
 انکا لا طعن مشترک ہی اور طامی کہ غفار حکیم کہ اپنی فتنہ کو نہ لکھا اور کی پہلی بر عیب دنیا کمال جرات صریح یکار از تو آید و مردان جنین کنند  
**اقول** کہ ہر طعام و لہ کام اور اوس کی پیرامی مصداق میں کان ہے ہذا کے فقو کا کھنڈا کے واصل سبب لکھ لکھ و طوی کہ  
 اگر رویت ابن مالک حامی کے اکثر ہی تو سید علی حاجی مغری ہی کوئی رضی سیو کہ میں کہو کہ کو در او حقیقت حال یہ ہی کہ اس رویت کو نقل کرنا  
 افزای طہنت ہو ہی اگر ابن مالک اگر کما حقہ کو کوں خود لہ کام کا جانی بہائی ہی اور خارجی در سیو و غیرہ دیگر اکابر سید عجیب  
 و احوال حامی و جہاں مولا کے اپنی کتب میں درج کرتی ہی اور کوں حر طعام و لہ الحی سبب ہوائی دین جو بعضی بیہوشی کے خواب نام صادق و نام  
 رضا علیہ السلام پر افزا کہ کہی دین کو تباہ اور اپنی دل و رو کو سیاہ کرنا ہی بادشہ کی ہمتیاہ منہم حقیقی ہی کہ واللہ عنہ و انشاء اللہ  
 وار د ہی و احاطہ فیسی سکا کہ جب کہ او کی خواب نام رضا علیہ السلام ہی بوجہ امانت تغفل اذلت تو حضرت علیہ السلام فی فرمانا کا  
 انا انفعَلَ خَلکَ بعضی نہیں اور بہرہ کیا کہ مایہ تحقیق کہ ہم اس فعل کو نہیں کرتی باوجود اس کا کہ مکرر مکرر لہام علیہ السلام کی نہیں معلوم کہ

۱۵

در  
 روایت





[illegible]

[illegible]



ہر کوفہ شیوہ شود اسلام و تا نیاجب بقول قسطلانی کی اباحت ثبانی فی الذکر کی جلالت سلف سی تحقیق منقول ہے اور بقول ابن حبان  
کی اکثر صحابہ تابعین امام مالک کی طرف بروایات کثیرہ منسوب و بقول ابو یوسف صاحب کے اشہر ہی اور روایات مستندہ کثیرہ کی متبادل ثبانی  
قول بعض مالکیہ جہول غیر معلوم الاسم و التسم کا کیا اعتبار اور کون خرطام ولد الحجام نے یہ جو کہا کہ قسطلانی نے ہر چند سطر کی بعد بیان کیا  
انما غلب الی کتابہ و ہوتا کہ جہول لا یعتد علیہ ہر جہول لفظ نا باطل ہے کسواسطی کہ غرضی نے تفسیر میں اور ہی ابو یوسف صاحب نے کتاب  
کی طرف منسوب نہیں کیا و رہی آن کتاب التسم کا جہول اور غیر معتد ہونا دلیل مقبول الخضم ثابت کرنا چاہی بالجلد اس قسم کی مہلات قدائیہ  
اور چند مہلات سو قسطلانیہ کون خرطام ولد الحجام فی اپنی سلاف اصناف سی وراثت بائی بن قال صاحب التسم الثاقب ابن عبارت مفید و  
ثبتہ است اول انیک اکثری از صحابہ تابعین از سلاف اہل سنت قائل با بحت و جواز فعل مذکور ہو وہ اند قال صاحب التسم الثاقب ابن عبارت مفید و  
مستفاد بن فقرہ وقد فعل بامہ ذلک الخ سی و قسطلانی فی نص کیا کہ یہ فعل مستدرک اور مستحی ہے پس ہر گاہ مستفاد عنہ مستدرک ہر استفادہ  
اولی مستدرک ہی اب اس میں تہتک اور تکرار حکم و اصرار ایسا ہی جیسا پیر بخار کی شہدوں کو مشاہدہ ہوا کہ مار پر مار پڑی ہے ہر بیجا ضامی  
غیر کبھی جاتی ہیں کہ اب تو را و قطع نظر اس مستدرک کی فی نفسہ یہ تینوں فائدہ بیجا عدی ہیں اول اسواسطی کہ قسطلانی نے تسم  
کاللفظ واقع ہی اور ظاہری کہ کسے خبر کی نسبت کسی کے جانب و چیز ہی اور اس شخص سے و اذیت اور فعل لامری کا ثبوت اور چیز واقع  
میں نسبت کاللفظ عدم صحت پر دلالت کرتا ہی تطبیق وافی مصائب التواصیب مابعد الی شیعہ من قولہم یوقع التفرق فی القرآن لیس قال  
جہول الامیۃ الی آخر ما نقلتہ سابقا اور دلیل یہ نسبت بمعنی عدم بصحت کی یہ کہ اکثر کیا نام صحابہ اور تابعین اور سایر فقہاء و مجتہدین  
نابینہ و ذواتہ جہول اہل سنت کے نزدیک حرام ہی اگرچہ صبار اور ہندو شیعہ وغیرہ سی معامو ہو چکا کہ شیعہ مذہب میں یہ فعل طلال ہے  
جو کوئی اہل سنت سی علت فعل کری منقول عنہ تحقیق میں سنی نہیں جہاں شیعہ ہی حکماید و اذیت میں داخل ہے کہ بعض اذیت بقیۃ اہل سنت  
کی مذہب میں مستدرک ہے کہ تسم کا ضیعہ اول تسمیل و تلمیح اور تلمیس غلطہ کہتی ہیں کتب مجال مطلق ہیں کہ جلیج نامی شیعہ فی عام عمر  
بیتقید و ترویر اہل سنت میں سبکی تا آنکہ معتد علیہ ہو الکنجی کا اراجب آخر عمر میں کہ یہ حدیثیں اپنی مذہب طلال کے موافق روایات کرنے  
الکافر فی ملک بار و اعن برہم و فوکان علیا و لیکہ عدی کہل گیا کہ اذیت ہے سبط طبع محمد شاہ بادشاہ کی وقت و شخص شیعہ ہندوستان میں  
آغا ابراہیم بن علی شاہ صفوی اسفہان میں اہل سنت کی کتب میں تصرف الحاق کر کی خوش خط لکھاتی تھے سلا و مذہب بناتی تھے رنگہ زمین  
بقیمت ارزان معرض بیع میں لاتی تھے جب علما کو ظاہر ہوا وہ مخفی ہوئی ایسے شان پر گان باتا ہی کہ ابن شعبان جہول المستمی ان  
شاید شیعہ ہو کہ اہل سنت کی تخلیط کو بجای کثیر میں لائمتہ و تلمیحین کثیر من الصحابہ و تابعین کہہ گیا کیونکہ انکی زبرد اور اسفار خصوصاً ہندوستان  
و ہستنا سی آشکار ہو چکا کہ یہ بزرگوار قائل اور فاعل لا رہوتی تھی نہ صحابہ و تابعین اختیار و الاہل مستدرک قسطلانی کی کیا غصے مذ کی پناہ  
علازانی کس کس راوٹ میں آتی ہیں پڑھے مفر نہیں با قول کون خرطام ولد الحجام کلام متناقض کر رہی غالباً بڑا ہین فاطمہ اطہی را  
کی دیکھکر مہوت اور صدق جہت لذلک کفر اللہ لا یتقوا اللہ الظالمین کا جو کیا ہی قول سابق میں تو کہا ہی کہ قسطلانی لفظ  
لکن جصاص کے قول کو مستدرک کر رہی اور یہاں کہتا ہی کہ قسطلانی نے اپنی ہے قول قد فعل بامہ ذلک کو مستدرک کیا ہی طرف بائیں ہی کہ

بات ہی کہ کہی ایک کلام کو مستدرک بتا ہی کہی و سری کو بیچارہ کون خرکس کس اوٹ میں چھپنا ہی پر چوٹ اہل حق امامیہ سی نہیں بچنا ہر حال  
 یتون فایده صاحب سہم ثاقب کی افادہ کنی ہوئی بجا المہاشیہ کے مفید اہل حق امامیہ کو و مفسر نیہ سیکہ کو باقی و مستدرک رہی اور کون  
 خرطغام دلہ الحجام غائب ناصر کا ناصر را اسین تہمت کرا و تحکم و ہر اکون خرکا دیسا ہی ہے جیسا بیچارہ کی شہدوں کا اپنا مشاہدہ کہا و کہ  
 غیرت ہو تو کون خرکی سی ہو اور کون خرطغام دلہ الحجام فی یہ جو کھا کہ قسطانی میں نسبت بن شعبان کا لفظ واقع بنی ان مواقع میں نسبت کا لفظ  
 عدم صحت پر دلالت کرتا ہی نظیر وافی مصائب النواصب الخ اولایہ کلہ علی ہی کہ نسبت کا لفظ عدم صحت پر ہی دلالت کری اور عبارت مصائب  
 النواصب کے جو ذیل لایا ہی منطبق اس کی دعوی پر نہیں ہے کیونکہ کون خر فی دعوی یہ کیا ہی کہ نسبت کا لفظ جو عبارت قسطانی و نسبت بن شعبان  
 میں واقع ہی عدم صحت پر دلالت کرتا ہی پس قبل قول صاحب مصائب النواصب کے و ان الی اشیعہ بن قولہم بوقوع تغیر فی القرآن پس قال  
 جہود الامیہ و انما قال بشرئہ تلبیہ لا اعتداد لہم فیما بینہم یعنی جو قول وقوع تغیر فی القرآن کا شیخو کی طرف منسوب ہے یہ قول جہود امامیہ کا  
 نہیں ہے بلکہ یہ قول گرد و غلیل امامیہ کا ہی بالکلہ کون خرطغام مجہول الاوث لا عام جو کہا ہی کہ عبارت مصائب النواصب میں جو ان کے لفظ واقع  
 ہی اور عدم صحت پر دلالت کرتا ہی ویسا ہی عبارت قسطانی میں نسبت بن شعبان عدم صحت پر دلالت کرتا ہی حال انکہ کون خر کا لفظ عبارت  
 مصائب النواصب میں عدم صحت پر دلالت کرتا ہی نہ عبارت قسطانی میں بلکہ دونوں عبارتوں میں واقعیت و ثبوت نفس لامری ہے  
 خطا ہی را ہی ان استعمالات عرب عجم میں لفظ نسبت کا واقعیت و ثبوت نفس لامری ہے میں متعلق ہے مثلاً قول قائل کا کتاب آ  
 فقہ حنفی منسوب طرف مرغابی کی اور تغیر کیر منسوب طرف خمرانی کے تغیر منسوب ہی طرف سیدہ و علی کے اور صحیح بخاری  
 منسوب طرف بخاری کی اور صحیح مسلم اور صحیح نسائی اور صحیح ابوداؤد و سنن ابی داؤد و سنن ابی یوسف و سنن ابی حاتم و سنن ابی نعیم  
 عدم صحت پر دلالت نہیں کرتے بلکہ واقعیت و ثبوت نفس لامری ہے ہر حال ہے اور کون خرطغام دلہ الحجام فی یہ جو کھا کہ دلیل نسبت بمعنی عدم  
 کی ہے کہ اگر کیا نام صحابہ و تابعین و سائر خدما و مجتہدین ہی ثابت ہوتا آیا کہ یہ فعل ایست کی نزدیک عرام ہی یہ قول ثل بول کون خر کا کذا  
 محض ہے اور نسبت کذب کون خر کا کذا بول قسطانی ہے کہ فعل ابتر ذلک عن جامعہ من تلیف لہذا الامادیث و لفظ الایہ الخ کہ عبارت  
 میں فعل ماضی مصدر بلفظ قد تحقیقہ موجود ہی اور کون خرطغام مجہول الاب لا عام فی یہ جو کہا بن بعد جو کوئی اہل سنت سے صحت نقل کری  
 منقول عنہ سنی نہیں چہا شیعی ہی یہ قول ناما بول کون خر کا ہضوہ محض ہے کیونکہ اسصوبت میں لازم آتا ہی کہ قسطانی و امام زادہ  
 سنی نہیں چہا شیعی ہوں و لیس کذا لک اور نہ خود ساز محمد شاہ کی کہ لہو الحدیث اور ساختہ اسل زندہ کی بن بکار مذہب اور کون  
 خرطغام فی یہ جو کہا کان جاتا ہی ابن شعبان مجہول المسمی الشان شایہ شیعی ہوا آخر بنیہ انہ سوا بن شعبان کون خر کی کہی ہے مجہول  
 المسمی الشان نہیں ہو سکتا بلکہ وہ یہ معلوم المسمی الشان ہے کہ قسطانی فی جو ملک و در ملک و درجہ علم تحقیق میں کون خر سی نقل  
 اس کی قول کو مستند بنا کر اپنی کتاب میں بلاد و دیگر بلاد امامہ اسکو مستند کیا اور کمال تعجب ہے کہ ابن شعبان کا شیعی ہونا قسطانی کو معلوم  
 نہوا اور کون خر کی کان ناصر خیال باطل میں وہ شیعہ ہر گیا حسب انشاظرہ اولانیات اسکی شیعہ کا بدیل مقبول النعم کری او پر  
 یہ واضح ہے وہ بیچارہ کیونکہ مار شیعہ و لوی او کشتہ و زو غیر کی نقل شیعہ کی آد جا نیز ہے بلا اشعار وادری کون خر تو فی قسطانی کے

[illegible]

[illegible]

اگر یہ سب سب اسلاف کو ن فرطعت فعل معلوم کی ہیں بقول کو ن فرطعام کی جاہل القرآن و عامل خلاف عادیت سید اللہ  
 والجان علیہ الرحمۃ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم **ع** عدو شود سبب خبر گزرا خواہد خبر یاہد و کان شیشہ گر سنگ است ہد او کو  
 فرطعام و لد الحجام فی جوہرہ منقطع بانو اہلیہ و ہن من تسج الضلکوت ایجاد کی ہیں کہ فی بعضی من ہے بالفظ حرمت کا کہیں مندرج  
 بالفظ کہیں مخدوف ہی حیزان سبب کی ہمارو فاشاک کو او کی مواقع پر سجا رویت امین فاعلمہ صاف کر چکا ہی فتنہ کو دلا  
 من الجاہلین اور کو ن فرطعام لد الحجام کہ العجب کے مطلب من و آیات معاضدہ بنظر آیات قرآنہ کو روایات مخالفہ بنظر  
 آیات قرآنہ پر مقدم فرمایا اور روایات من یمن المرفق من اور طہارت خمر و خمریر اور خمر و دلوس جلد الخمریر من ان چیزوں کی  
 نجاست کی روایات کو کہ معاضدہ بنظر حرقون مقدم نہ بتایا جواب کیا یہ ہے کہ روایات معاضدہ بنظر ہرزان بلاشبہ روایات  
 مخالفہ بنظر ہر القرآن پر مقدم ہیں فللجبب الحرق علی الحجر من فہم ذلک الطعام ولد الحجام کہ روایات مذکورہ من لا یخفہ القیۃ ہی  
 طہارت خمر و خمریر ہر آیات مذکورہ من طہارت خمر و خمریر کا اثر نہیں ہے جاکہ نص طہارت پر ہو البتہ روایات مذکورہ من وجود  
 آید وافی ہر باب یہاں لکھیں کہ یہاں ہی حدیث صحیحہ لیسرا ولا تعسر کی رضا للوج لفظ لا باس کی مذکور ہے کہ ال ہے دفع حرج  
 و العجیل العجب من جمادی و جبکہ کو ن فرطعام کو اپنی خوش خانی کا علم نہیں یا تجاہل کرنا ہی و سکی مذہب من توجیع و ہر شہابی مطہر  
 ہی اور خمر کا پینا پیاس من مرض علیہ الفتوی الہدایہ والدہ الرخما و رحمہ اللہ و غیر ذلک لفظ لا یرفع الیہ و ضعیفہ یخبر شرب الخمر للعظم  
 اور درختا ین ہے و رض الخمر العطشان و علی اور کلب خمریر و غیرہ امام مالک کے نزدیک ظاہر ہے رحمہ اللہ من کم تابی و علیہ السلام  
 الخمر طاهر حتی تکلب الخمر فہو عرقہ و لعابہ فاذا ذکی عندہ سبع اکلب فجلدہ طاهر یخبر بیعہ و الوضوء فیہ  
 فان لم یدفع فاذا عندہ حیضہ و ان جمیعہ و لیس و جلدہ الا ان اللحم عندہ محروق عند مالک مکوۃ انتہی کو ن فرطعام لد الحجام  
 اگر وہ یہ مینا رکھا ہو تو دیکھی کہ او سکا امام ابو حنیفہ طالب نیای حیضہ اور او سکا امام مالک جب شرب اب کے پینی کو رخص و جلد کلب  
 خمریر غیر مذہب من بانی را کہو وضو کرنا جاہر و گوہی کا کہا اساطیل جانتی ہوں اور آید وافی ہر باب انما الخمر المیسرۃ الی قولہ تعالیٰ حسب  
 من علی الشیطان کی دیکھنی سنتی سے مذہب وہ ہو گئی یا تو ایسی ناکسون و ناباکون کی تقلید من ماسون کو مہودا لاری بالبحارہ ہر  
 کان بیتہ من الزباجہ کی رو بروا لینی امامیہ کو سماج ہی بڑے بڑے کو لیا سچ ہی اذالم فشیخ فاضل ماشتت اور مخفی نہیں کہ لفظ  
 ان جملکم الی الکعبین کلام الہی من تحت و سچو کی ح ہی تو ظاہر ہرزان سچ پائی من نص ہے اور غسل بین المرفق ہی مخالف ظاہر قرآن  
 کی نہیں ہے اگر کو ن فرطعام لد الحجام اور او سکی ملاف خلاف سر ہار زمین من را کہو اور یا نو ن آسمان کو کر کی او مذہبی کہڑی ہو کر  
 غسل جنابت کیا کرتی تو غسل بین الاصلاب ہسکے مہتاد ورنہ کو ن خیرہ ہو جو کہہ بجا ہی اور گوہید اپنی ہونہ ہی اگلا ہی گوشتراوس مقلد  
 بعیر الا صحابہ ہی اور کو ن فرطعام مجتہد الا یہ لام عام فی ہر جہا اور یہ جو فرمایا ظاہر است کہ کلمہ انی موضوع برای مکان است  
 الخ غیر شاد ہو کہ اس ظہور ہی کیا طرہ ہی اگر یہ ہوا ہی کہ آیات قرآنہ و احادیث ایمانیہ ہمیشہ اپنی ظواہر معانی پر رہتی ہیں تو  
 اول نقیہ کا پرہیز شامی الی آخر نہایت مخفی خیرہ کو ن فرطعام لد الحجام فی مجمل یا تجاہل ہاں جمال و اہمال کیا اور جو کہ جواب مل

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

در این مختصر از احوال ایشان

۷

اصل مطلب عاقلان و افراد کرکی کلام کو تقییه بن کر بسن مگر بجهت غیبه نهی است بلکه بصورت بن مقرر و ضرور هو اگر کشف و اسکی صورت  
و صورت کار کردن ناکر اهل نظر و دیگر که او سکا خطا و بیائین سوختا ناچا بهی که مطلب صاحب سهم ناقص بهی که خدا تعالی نے فرمایا بی شکاکم  
حرف نکند فاقوا حق نکند اقی ششتم جو نقطه کا موضوع ہی مکان کی لئی تو ظاہر آید دانی وافی و بار کا تخمینہ مواضع ایجاب کیونکہ اگر مراد حجت  
و تعالی کی تخمینہ فی و مصلع الایجابان ہوتی تو اللہ تعالی فاقوا حق نکند کہ ششتم فرما تا و اولیس نفیس کون خرطغام و ولد الحجام کی جواب بن  
فرمانی بین مارون کہشتا ہی ہوئی انکہہ کہ اگر آیات فرانہ یا حدیث یا نیرہ ہیشہ اپنی ظوہر معانی پر برہتی بین تو تقیہ کا پردہ ہشتا ہی حضرت  
کون خربان کرین کہ آیات کی ظوہر معانی پر برہتی بین تقیہ کا پردہ کیونکہ ہشتا ہی کہہ معلوم نہیں ہوتا کہ آیات فرانہ کی ظوہر معانی پر  
رہتی بین اور تقیہ کی پردہ ہشتا ہی بین کیا ملازمہ ہی و مخفی نہیں کہ تقیہ جو حکم ظوہر و بولن آیات محکمہ غیر متشابہہ کا تلفظ باید بکمالی  
الایہ اور ہی آید دانی وافی و قال رجل مؤمن من آل فرعون ايماناً و دیگر آیات و احادیث کی مامور بہ کون خرطغام و ولد الحجام  
عجب سفید و طرفہ بچھی ہے کہ معنی ظاہر آید و قال رجل مؤمن من آل فرعون الایہ کی کہ شعریہ یوح مؤمن متقی و وال شریعت تقیہ  
پر ہے اپنی سوہنہ ہی مخالف معنی ظاہر آید کی سمجھا ہے اور عبارت و مضنیہ مدیقہ سلطانیہ کا مربوط و مضبوط ہی کون خرطغام و ولد الحجام  
اگر ہی سوہنہ ہی اسکو نہ سمجھی کیسا کیا تصور اور کون خرطغام و ولد الحجام فی یہہ جو کہا جس فی مکانی کی وضع اگر کہہ کا نہیں ظاہر ہی اور تعدد  
و تخمینہ مکان کو مستلزم لیکن ظہور ہی کا مکان دبر بن غیر مسلم اسوا سطحی کہ مایزہ ہے مکان سے و برادر و بنو بلکہ بالا خانہ یا خانہ یا محسن  
و غیر ظہور ہو الخ جواب اسکا و الایہ ہی کون خرطغام و ولد الحجام کو کہا ہی کہ اس سے مراد کو اپنی اسلاف و اصلاف بن عربیہ و ارفع  
ناوع اور مالک مالک غیر ہم کی گورون بر صاکی بطور و عظم کی پڑ ہے جب با ستماع و غل کون خرکی و برادر ہولیون اور کجروی  
چوڑ و بن تب بعد اسکی ہماری خدمت بن عرض کر کی اپنا چچا زود و ضرب قبول امامیہ سی چوڑاوی و رای آن و سکی اسلاف کو  
اس شخص مراد کا معلوم نہوتا اور اس کون خرطغام و ولد الحجام کو معلوم ہونا عجب العجاب ہے ثانیہ اوامر و نواہی و زانی و احکام و تنجیم ہوتی  
بین شامل ہر فرد بشکر اگر آیت ان کم من آتی مکانی سے بالا خانہ و ترخانہ و محسن سرارہ ہو تو آید مذکورہ کون خرطغام و ولد الحجام کو شامل ہو  
کیونکہ حجام و مالک غیرہ از اذل اصلاف کہ بیان بالا خانہ و ترخانہ و محسن سرارہ کا مذکورہ کلام یہہ ہی کہ حقیقت مسئلہ وطنی سے اوارا لازوج کی سی  
قد ہے جو صدر یا ہشتم ناقص بین برین عبارت مذکورہ سے مخفی نا مذکورہ مسئلہ مذکورہ در طریق ہر دو فریق اختلافی است بعضی از علمای امامت  
قیعین و ابن عمر و شیخ ابو الفتح رازی و راوندی و رکن الیاب و سید ابوالکارم صاحب بلا بل العتقل و فاضل اعلیٰ لمیہ مصنف و غیرہ ان  
حرام میدانند و برخی از فضیلتی ہا آنرا مذکورہ کہ است شدیدہ منخلہ دانستہ اند و جامع از قدما غلطی صاحب و تابعین و علمای اہل سنت  
جامعت آنرا اسلام بیاح بندہ شدہ اند و بن تصریح یکا است و اکثر ہی آنہا بترش نائل شدہ اند الخ بصورت بین دعوی کون خرطغام و ولد الحجام  
کا کہ وطنی سے اوارا لازوج مذہب نہ سنیہ بین الاتفاق مرام ہے دعوی بلا دلیل و ادعا محض خلاف اقوال جمہور سنیہ کی ہے تحراری  
امام سنیان تو کہ یہ بین کہتای ذہب اکثر العلماء الی اللہ من لا یدان الہل و الخ بین ان یا بنام بن برہانی قبلہا نفی علیہ  
افی ششتم محلی علی فلان و نقل نافع علی بن عمر نہ کان یقول الملل من لا یدان الہل و الخ بین ان یا بنام بن برہانی قبلہا نفی علیہ





فی برهانها فان الله لا یستجیب من الخلق الا ان یتوبوا و یؤمنوا بالحق و یتقوا الله و یتقوا الناس و یتقوا الله  
 عن المأثمین کذا فی بعض التفاسیر فی الکلیف سئل الصادق عن ایتان النساء فی عجزهن فقال هی لخصک لا توفیها و فی حراة  
 و لا توفیها لا توفی فی حراة کما انما فی و سمری شان نزول فی الکبیر الیهو کما یقولون من انی المأثمین من حیث  
 فی مابها جاء الولد احوال فانزل الله هذه الاية لتکذیب قیام فکان الاولی خل اللفظ علیه فی الصافی عن رضا علیه السلام  
 ان الیهو کانت تقول اذا انزل المأثمین خلفها خرج فکذا احوال فانزل الله ذلک کما خرجت لکما فانما خرجت لکما فی شتم  
 من خلف و قد ام خلا فالتی الیهو و کما یخرج ادا بان فی سمری سیاق کما یؤکد ساد کی بولی ان الله یحب التوابین  
 و یحب المطهرین ارشاد هی و در ظاهر هی که طهارت و تنبأ بتقذر کما نام هی عزاء میهنه متقدر حدث هو عزاء حبیب یا جامع عایض و طی فی الذی  
 بولی بیان فی الدبر کی حرمت اس سیه سی ثابت هی شارح و چو بهی سیاق کیؤکد انی شتم کی چهی و قد و لا تقسک ارشاد و هو تابی میهنه  
 جب تکو بیان موضع حرث کی اجازت ملی تواب موضع حرث من آو و در سابع راجع الی الدین میهنه فرج کی حفظ و در تخصیص کی مقدر و در  
 ما هو که تماری لعی و ما او شتم کما کیاری س برک عیش کما جزیش غنیمت کما نیا و در لیس و پس غنیمت کما کیو کما و میهنه غنیمت کما  
 سبب عبادت من شارح و فی بن و در ظاهر هی که حصول او لا سوسا اس موضع حرث کی موضع حرث من مکن نهی یا آنچه یون استعدا  
 کیو که و طی فی الدبر و کما و طی مطلقا مستقدر میهنه او بار طحال من هو عزاء او بار یا اقبال نساین اسی سبب طی و در سوط و در غنل  
 و جب تابی لیکن و طی نه بغیر بغیر و ابغای سل سباح هو ی لبش و نخل او در عدم حرمت او بر آوت او در طهارت از حیض و غیره  
 او در بر و یان بن بر ضرورت نهی اس سبب استعدا کی ملت سی حرمت اسلی باقی سبب چهی قیاس اسلی که هرگاه او بار بار  
 حرمت بخصوص قطعی و یا جامع و یقین معلوم هی او در نوم لو کما اهاک اسکی سبب متیقن قیاس بر او بار بار اسکی حرمت مستعدا  
 او در اهاک فاعلی کما بخصوص امادیت مسلم هی اسلی بیان نسافا و نهی من حیث امر که اتد کی ساهته تقید پایا که اتفاق مغیرین محققین  
 اس حرث کما نیه سی فرج من مرادی از شرح فاو و رات کاسعدن او قیاس شهور حرمت و طی او بار بار میهنه کی محققان فی و  
 یستألفک عن الخیض و هو ذی فاعتزلوا النساء فی الخیض من نجاست حیض که سبب و طی قبل که درام و یا ایچ نجاست  
 بر از کی سبب طی فی الدبر کیون حرام نهو که هر وقت میهنه ناکی امسای متصله بالدبر من موجود هی بخلاف قبل که جزایم حیض کهی نا پاک او  
 کذا نهی من هو فی اسی اسلی تا بقای ایدت باشرت حرام هی ز بعد انفضای ایدت آورده جو بعض متضادین یا بیان الاولیه اسلی که  
 شمه هر کفی بن که اگر چه نجاست بر از حرمت و طی فی الدبر کما سبب و یا چهی که نجاست بول چه حرمت و طی نه القبل کما سبب هو کیو که  
 بول بر از من حیث النجاست اخوان بن پس چهی و بر نجاست بر از سی کهی غالی نهی و یا سی قبل نجاست بول کهی غالی نهی فالدلیل  
 الدلیل المنع المنع پس کما فی کتاب فیض السملین فی نتیجه انشای طین من موجود اسلی هر که بهر بهر سبب دم و وف علم شریع ناشی  
 کیو که اس علم من شریع هی که حرمت کی فرج من بن تحریف من طی و بر اسلی و الی نجو یف فراج هی شامه سی ملی بر سوز نا و دان  
 اسی تحو یف سی جاری هو تابی و نجو یف و سوط و الی ننگ هی امسای لکی احیانا سنجو یف سی باقی شتم هی او در نخل و الی فراج ر

رحم ہی متصل بہ نظام جماع ذکر اسے تجویف میں داخل اور خون حیض اور جنین اسی تجویف سے خارج ہوتا ہے پس فرج میں کہ یہ تجویف جماع ہی کا ہے  
 نہ پاک اور گندہ نہیں ہوتی الا یہ کہ حیض میں اور ان ایام میں جماع حرام ہے بخلاف دیگر کی کہ ایک بار پیش نہیں اور متصل یا مسابہ کی معدن پر از  
 اور جماعی نجاسات غلیظہ ہی سماعت میں منفرت طبعی اسوہ طبعیکہ علم طلب میں مقرر ہو چکا کہ یہ فعل مخالف غموائی کیف اور موافقی مودائی آیت  
 اخروی فی القافون فالک شیخ ابان الغلمان قبیح عند الجہمی محمد فی التبیہۃ و هو من جہت آخری من جہت اولیٰ من جہت ثانیہ من جہت ثالثہ من جہت رابعہ من جہت  
 بیحج فیما الی حرکت اکثر لیسج المنی فلو آخر و اما من جہت ان المنی لا ید فو معنفا کثرا کما یکون فی النساء فلو اقل ضرا  
 او عمد ضرر تیان لہا فی او باہر کجا یہ ہی جو کتاب موجود اور اسکی شرح سیدی وغیرہ میں لکھا ہے کہ والمستکن من یتان و جہت فی الدبر  
 غیر من من لدی بنتہ ذلک اذا بلغ هذا الفعل الی مبلغ یحتاج بہ المرأة وتلک فیئ شذالک فی الولد بسبب المنی <sup>المنی</sup> <sup>المنی</sup>  
 من کل عضو من التوالدین یخلق منذ ذلک العضو الخ الولد علی مذهب لای طباء و فی التبیہۃ و در علم طلب ثبات است کہ مفعولہ فی الدبر  
 خصوصا جالی اگر بزرگوار علت اسبہ باشد کہ علاج چہ یرینود اسوہ طبعی زہار رب جلیس نے اس فعل زہل کو اجنبی حبیب کہ ہم کی است پر اسند  
 نہ کیا اور بنظر انہیں قباحون کی شارع فی اسکی فاعل ہر شہریر کا حکم یا غرض بنظر انہیں و ہون کی انی بمنی این متفقہ تعدد مکان مراد انہیں  
 بلکہ سہقام میں انی مجھے کیف مراد ہی جو خلاف و ضاع جماع کو چاہتا ہے فافہم و لاکن من الغابون اور یہ جو فرمایا کہ چون اطلاق حرت مجاہ  
 الی قولہ بلکہ عمل کیف شتم ہو و محض فاعلہ او غلط محض اسوہ طبعیکہ باتفاق مقتضی سنہ سیدہ مراد حرت ہی تمام حرت ہی فی الجہات البت  
 شہاء کہ حوت لکم ای محل ذہک لک الولد فانما حوت لکم ای محلہ و ہن القبل فی اللہ فی شہاء کہ حوت لکم موضع حوت لکم  
 و فی المنہج شہاء کہ حوت لکم ان شاموس و نہ شہاء کہ ان شہاء پیدا شدن اولاد بہت بقتیس پر مراد حوت سی شہاء کہ حوت لکم <sup>لفظ</sup>  
 انی کا عدم تحیر اور تعدد موضع پر دلالت کیا اور ظاہر ہے کہ سخن فید میں موضع حوت واحد ہے نہ متعدد ناوطی فی الدبر پر محمول ہوئی کہ ہی  
 موضع حوت میں ہوتی ہی نہ موضع حوت میں موضع حوت زمین شور ہے یعنی اور سر کہ او میں تخم او گئی کہ اسید نہیں زمین شور سنبل  
 بر نیار و در و تخم اعل ضایع گردان ہد اور یہہ جو فرمایا کہ مجر و تشبیرہ او نامی شہادت الی آخر القول فی الواقع امر واقع ہے لیکن ادنی شہاد  
 یہی تو تحقق ہو حوت کونسا جمیع اعضا میں ہرگز نہ سبب نہیں زاد فی نہ شکل الوجہ مان ادنی مناسبت اسوات میں البتہ ہی کہ جیسا  
 کہیں میں بیج والی سے غلبہ پیدا ہوتا ہے ہی طرح غورتون کی رحون میں نطفہ والی سے اولاد پیدا ہوتی ہے فی المنہج و الصافی با  
 لفظہما شبہتہن شہادۃ الی علی نے اس مقام میں من النطفہ بالبدن و فی المنہج محتعالی زن تشبیرہ کردہ بزرعہ و مرد و زایع و نطفہ  
 و تخم و ولد زایع و فی موضع الجید اور تشبیرہ کہتی کئی اسوہ طبعی ہے کہ گویا نطفہ بجای تخم کی ہے اور زن بجای زمین اور زنہ بجای  
 حاصل زہنت اور مرد و بجا و همان اب نامی شہادت ملازمان کی بمعنی طبعیہ او بلکہ شکم زاد حکم ان غسیرن کی خصوصاً شہادت نفس  
 جناب و بکلب عادی برادر ملازمان عادی ہر ہے گئی اور شہادت بمعنی مطلوب حکم ان غسیرن کی ہر ہے اور تشبیرہ صحابہ کی جو نزع  
 کی ساتھ آہ میں واقع ہے معلوم نہیں کہ ملازمان کی طور پر او میں ادنی شہادت کیا ہی بیان ہوتا ہی ہست اور شہاد کی نزدیک  
 ادنی شہادت اس میں کہ جیسا کہیت میں پہلی شہاد گئی ہی ہر اسکی کہ مضبوط ہوتی ہے ہر موٹا ہو کر انہی نالی پر کڑا ہوتا ہی ہے

ہر طرح اس بن اول ایک آدمی نہا پر دو ہوئی پر زیادہ پر قوت برتری کی حضرت کی وقت اور طریقوں کی خلافت میں اور یہ شیعہ ہیں  
 ہی نہ وہ بد ملاقات ذرا اس میں غور کیا ہے مجھ پر ہونا اور چیز صحت اور متروک کو پہونچا اور چیز صحت مجھ پر ہونا کو گنہگار کی  
 کو گنہگار کی یا بیکار عجب ملازمان کی کہ حکم درو غلو رعا قاطب نباشد یا تو اول کلام میں وہ شوری کہ امیر کی یہاں وطنی الدبر حرام ہی یا آخر  
 ہر مقام میں یہی نمکی اور دین کوری کہ او کی ملت ملازمان کی بیان فرمائی گئی عنہاں کی مانند آن مازی کو ساز نہ مصلحا یا اب قاطب  
 پر در صہ ننگ ہو گا اور ان کی ملت کا میدان فرخ صاحبو ہنی جو سینگہ زور کو پکڑا یا او کی اقرا میر جب بنجر الزام میں پکڑو یا آئندہ ہر اس کا  
 مال کو گنہگار کی و الشافعی و الشافعی فاقطعو الایدہا جلا با کسا **و شافعی** مخفی نہ رہی کہ یہ فائدہ دو و مجھ پر  
 مشرق ہے استدلال کا بر غور تفصیل مقام یہی علم الہدی ثانی اور ابو جعفر موسیٰ غیر ہاں خلق کثیر و جم غفیر میں ذرا القوم الجوسے  
 فی اپنی اس فعل کی اباحت اور حلت پر جا بر طوسی استدلال فرعون و ارد گئی ایک یہ کہ حقتالی فی عورت کو حرت فرمایا پس حرت تمام  
 ذات تہری نہ مقام مخصوص پر جب اسکی بعدانی شتم ارشاد ہوا یعنی عورتوں کی پس آ و جس جگہ جا ہو پس تعیم و نو مقام کی نکلی دوسری  
 یہ کہ انی مکان کی لمی آبا ہی جیسے اتنی لک نہاں پس معنی انی شتم کی این شتم تہری اور یہہ شبت نقد اور شعیہ مکان ہے پس قول او  
 ملازمان یعنی کلام فی موضوع برای مکان الخ و جہانی سی ماخوذ ہی اور قول ثانی یعنی چون اطلاق حرت مجاز الخ و جہ اول سے مستنبط ہی  
 تہری یہ کہ کر بلا لاطلا خطبہم او ما ملکات یا نام ہم ہمہا اسی بد لالت کرنا ہی کہ وطنی قبل میں ہو یا دبر میں تا آنکہ اگر کو ملت  
 غلام کی حرت بر طاع منعقد نہ تادہ ہی اس آری سی جائز نہ رہا چوتھی یہ کہ بین المرفیقین یہ مسئلہ متفق علیہا ہی کہ اگر کسی نے بیت  
 طلاق اپنی عورت کو کہا کہ تیری دیر مجھ پر حرام ہے طلاق پڑ جائی گے اس سے معلوم ہوا کہ وطنی نے الدبر طلاق ہے انتہی مضمون استدلال اتہم  
 اور ہر گاہ جواب دو نو و جہ اول کا با تم تفصیل مذکور ہوا اب دو نو و جہ ثانی کا جواب دریافت کرنا چاہی پس جواب ثالث کا یہ ہے کہ  
 سلما کہ کر بلا لاطلا فی ان و اجہم لایہ عام ہے لیکن لایل ہست خاص میں اور ظاہر ہے کہ شام کے عام پر تقدم ہوتا ہی پس خاص پر عمل  
 چاہی کہ ہی عالمہ اور بی فیما ہے نہ عام پر کہ ہر تہرہ و تار ہے اور جواب بلایع کا یہ ہے کہ لفظ مذکور اسو سطی طلاق سے گناہ ہوا کہ وہ  
 مقام ملاست اور مضاجعت ہی کیونکہ جب مردن کی ساتھ جفت نہ کر لگا الیہ منسب فیما بینہما تصور ہو گا پس یہ اس قسم ہر کہ اگر  
 کسی نے اپنی عورت کو کہا کہ تیرا تہہ مجھ پر طالق ہے یا تیرا تہہ مجھ پر حرام ہے اور طلاق کی نیت کی یا فو کہل میں قوم کو یہہ یا د نہ را کہ زنا  
 اسو سطی حرام ہوئی کہ فریل نسب ہی اور سکرات اس حجت سی حرام تہری کہ فریل عقل ہیں اور قتل اس سبب منع ہوا کہ  
 آدم بنیان ہنس ہے اس طرح لو اللہ و ہنما بر اسٹ خطور ہر کہ معنی نوع ہاں اور سلف لفظ ہی پس بیان فی الدبر میں کیا  
 ہی کھلت یا اباحت پر باقی رہے سوا ہی ضاعت وقت و ملوث قدر و شہوت زانی کی اور تصور نہیں حالانکہ یہ نفسانی اور حق  
 شیطانی سی باز رہی میں بحال ہے اسو سطی بد قول و لا تنفسکہ ارشاد ذوالجلال ہے و لستم من تال **و** بڑی مودی کو مارا جسی  
 قتل مارہ نہ ہنگ و فیل و یوز مار کو مارا تو کیا ما **و** ہذا بطل المقام من اللہ التوفیق لفہم الکلام **اقول** یہ تفصیل غل اور تطویل عل  
 سہ تا با بی کار و بی مصرف ہی اولاً کوں خر کو مارم ہے کہ یہ گہر بید جو کسنی اپنی موند ہی گلی بن ابن عمر دافع و الملک لک ابو سعید

وجماعت سلف و مقتدایان عبد الرحمن قاسم وغیرہ کی گورن پر حاکم بن کر گئی کہ نامبروگان باقرار سلطان و امام رازی کی ملت و ملی فی الدبر کے  
 قائل و بعض سنی و سنی فاعل ہے بن ثانیاً کون خرطغام ولد الحجام کو منسوب کا غذا و تصنیع و ادب و تکریم و مروت کہ اولہ و عربین فعل مذکور کی کوئی  
 ضرورت و داعی ہے اس کو لازم ہی کہ جس طرح کراہی سودا و محرمین کی کرتا ہی وسیط طرح کرادادہ مجوزین کی ہے کیا کری کہ یہ مسئلہ بلا خلاف خلاف  
 ہی کیا کون خرطغام ولد الحجام فی اپنی و بدو بری عبارت تفسیر کبیر امام رازی و هذا قولنا لا اختیار للشیعہ من تعنی من الشیعہ اور عبارت  
 و قائل شایع صحیح بخاری و قول ابیہ ذاک عن جابر بن سلف الخ نہیں ہوگی و رازن عربی نافع کی جوابت جزا لافانی و دیگر کہا تھا و دیگر و دیگر و دیگر  
 ہلکے جو در منور و صحیح بخاری و قسطانی سے رسالہ ہم قتب من مسطور ہیں اذ کی دیکھتی ہے ہی کون خرطغام فی اپنی انگوٹھیں بند کر لیں اذ کی  
 خرطغام ولد الحجام فی ہر جگہ قیاس شہو حرمت ملی اذ بار نسا پر ہے کہ حقتالی فی آیہ ویشکلی فاک عن المحض فعل ہو اذ سے  
 فاعتزلوا النساء فی المحیط بن نجاست جنس کے سبب ملی قبل کہ حرام فرمایا پس نجاست برازی سبب ملی فی الدبر کیوں حرام ہو الخ یہ  
 یہ قیاس حسن و عادل بن قاسم کا مرصع فائدہ اساس ہے کہ کوئی فعل ہو اذی مرصع ہی اس امر میں کہ حقتالی نے و ملی قبل کو حیض پس  
 اذ کی حرام فرمایا ہی بسبب نجاست جنس کی اور نجاست برازی کی امحای تنصلاً بالدبر میں موجود ہی نہ و برہن اذ کو خرطغام ولد الحجام فی یہ  
 جو کہا عہد ضرر ایمان النساء فی و ابیہ کہ یہ ہے جو کتاب موجود اور اسکی شرح سدیک وغیرہ میں لکھا ہی کہ دوسرے کثرین ایمان زوجہ فی الدبر غیر  
 اس میں مذکور ہے نہ ہر ان میں ۵ پس ایسی سال اینٹھے محقق شد بخاتمی ۶ کہ بورانی است باو نجان و باو نجان است بورانی ۶  
 اب معلوم ہوا کہ خطاب و در خطا سنکر فعل نہ کو تھا جہی تو پس ماہون پیدا اور کون خرطغام ولد الحجام فی یہ جو کہا اسی و ملی نہ ہر رت  
 جلیل نے افضل ذیل کو اپنی حبیب کریم کی است پر پس نہ کیا یہ قول کون خرطغام ولد الحجام فی یہ جو کہا اسی و ملی نہ ہر رت  
 ابن عمر و ابن عمر مالک لک ابن علیک وغیرہ کون خرکی تزویک است پیغمبر تہی و کون خرطغام ولد الحجام فی یہ جو کہا اذ شیعہ صحابہ کی جو رت  
 کی ساتھ آیہ میں واقع ہوئی معلوم نہیں کہ ملازمان کی طور پر اوسین و فی مشابہت کیا ہی بیان ہوا الخ بموجب ہمد علی کون خرطغام ولد الحجام  
 کی بیان کیا گیا تا ہی کہ تشبیہ نہ کو فی آیہ لک سارا اذ سراسر صریح تشبیہ اور سراسر مفید مطلب امید آنا عشر آیہ ہم اللہ تعالیٰ بالظاہر الخ  
 و علیہ ہی کون خرطغام ولد الحجام اگر کوئی شہدہ کہتا ہو تو سنی و راگردہ دیکھا کہتا ہو تو یہ کہی کہ آیہ وافی ہا یہ یون ہے عقل رسول اللہ  
 و الذین معہ اشداء علی الکفار جاء بیدہم تریم کما یجوز ان یبعثوا من اللہ و رضوا ناسیامہم فی جہنم من  
 ان السجیہ ذلک مثلمہم فی التور و در وہم فی لا یخجل کزوج اخرج شطاً و خانہ فاستغلظ فاستسک علی سوفہ  
 یجیب ان اع لبعیظہم الکفار و عدل اللہ الذین امنوا و عملوا الصالحات انہم مغفور و لکوا عظیماً یعنی تہر رسول اللہ کی میں اور  
 لوگ جو ساتھ و انکی میں سخت میں کافرون پر کہ و ہر رحم نہیں کرتی اور انکسین دوست و ہر ان میں دیکھا ہی تو انکو راکع و ساجد چاہتی ہیں  
 وہ فضل و رضای خدا کو ملاقات و نشان و انکی چہ ہے کہ انکی وجہ میں نشان سجود کی میں یہ ہے ضعف و انکی توریہ میں اور حال انکا  
 سچ انہی کے مثل کہیت کی ہے کہ کالا اوسنی ٹہا اپنا ہر اسکی کر مضبوطی پس ٹا ہوا پس ٹا ہوا اپنی ساتون پر تعجب میں ڈالتا ہے  
 رازن کو کہ لفظ دشمن بن آوین بسبب انکی کفار و عدہ کیا ہی خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور عمل صالح کی اور نہیں ہے

رازن کو کہ لفظ دشمن بن آوین بسبب انکی کفار و عدہ کیا ہی خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور عمل صالح کی اور نہیں ہے

اور جس مغفرت و اجر عظیم کا کون خرطغام نہ الحجام اور اسکی اغراب کہیں کہ لفظ اشد علی الکفار نص ہے اسل میں ہجوڑی جہادی بہاگنی کی  
 و مولین ادبار اسل یہ کی مصداق نہیں ہو سکتی اور لفظ و حاء بیدم فی نفس غلیظہ کو بابر ہمدیکہ اور لفظ ترہم و کما اعتد کی مصداق وہ صاحب  
 ہیں جو اکثر اوقات مشغول نادر ہوتی تھے کہ رسیس سبیل کی جناب میر علیہ السلام میں نہ وہ لوگ کہ نماز کو چھوڑ کر بہاگ باقی تھے اور پیغمبر خدا  
 کو خطبہ پڑھتی ہوئی کھڑا رہتی تھی خدا تعالیٰ فرماتا ہی اذما راوا تجارعا و لکوا انفسوا الہا و ترکوا کما یتما بلکہ گھوڑی و فار بن  
 من الرحمۃ قوی ادبار کرنا الی مصداق یہ وافی ہر ایہ میں ہوا ہم یومئذ دینہ الامتجرنا للقتال و محتین الی فترۃ فقد بآء بخصب من اللہ  
 و ما و نہ حتم و دینہ المصیب کی ہیں اور حقیر سا ہجوڑی کے سابق میں تفصیل لکھ چکا ہی مذکر اور شخصی نری کی کتب معتبرہ بہست سی ثابت  
 ہوتا ہی لفظ و الذین معہ سی را و جناب میر علیہ السلام ہیں کہ وہ سطلی کہ معیت جناب میر علیہ السلام کی ساتھ پیغمبر خدا کی کامل ہے کیونکہ اول پیغمبر خدا  
 کی ساتھ جناب امیر مزی نے نماز پڑھے ہی اور سب سے پہلی جناب امیر ہے شرف باسلام ہوئی ہیں کتاب صفوۃ القوال میں جناب میر علیہ السلام  
 سی مروی ہے کہ آنحضرت فی زما باصلیت مع رسول اللہ سبع سنین قبل ان یسلو احد یصلی احد اور صحیح ترمذی میں ہے  
 ابن عباس نے کہا اول من ملی مع النبی علی ابن ابیطالب اور یہ شرف قرب و معیت کا ساتھ پیغمبر خدا کی کسیکو سوا ی جناب میر علیہ السلام کی جناب  
 نہیں ہے اور مناقب خلیفہ خازم و مودات رسیدہ ہمدانی و مسند احمد بن حنبل میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سی مروی ہے کہ کہا پیغمبر خدا  
 فی تہا میں اور علی نور و بروی خدا تعالیٰ کی کہ وہ نور تسبیح و تقدیس خدا تعالیٰ کی کرتی تھی ہزار سال قبل یہ را بشار آدم کی جب بلکہ در شعلہ  
 فی آدم کو پیدا کیا تو اس نور کو صلب آدم میں رکھ دیا پس وہ نور ایک صلب سی دوسری صلب میں منتقل ہوتا ہوا اصلہ عبدالمطلب  
 میں ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے اس نور کو دوحہ کیا میر حصہ صلب عبد اللہ بن اوحہ علی کا صلب یہ یہاں لبت میں گیا پس جب جسے پڑھا  
 اور میں علی سے ہوں اور یہی حلقہ نزوات میں علم سید کا ثبات کا جناب امیر کی ماہہ میں آہوگا اور وقت نورانی ہوں گی ہوا زبا امیر مزی  
 دوش مبارک رسول خدا پر تھی اور یہ وقت مبارک کی جناب میر علیہ السلام ساتھ پیغمبر خدا کی تھے اور خدا تعالیٰ نے جناب امیر کو نفس پاک پر  
 کا فرمایا ہی اور یہی بعد ملت سر و کائنات کی جناب امیر مزی نے آنحضرت کو غسل دیا اور پیچیز تکفین کیا اور قبر میں اتارا اور پہلا وہ شخص  
 جس نے جنازہ پیغمبر خدا پر نماز پڑھے اور آخر وہ شخص جو پیغمبر خدا سی باہر آیا جناب امیر مزی تھے تو ایسے معیت سوا جناب میر علیہ السلام کی پیغمبر خدا  
 کی ساتھ لکھو ہی و فقرہ اشد علی الکفار ہی صفت ذات بابر کات جناب امیر مزی کا ہی کیونکہ آیت مذکورہ غزوہ خیبر میں بعد فتح کی نازل  
 ہوا ہی اور سبب نزول آیت مذکورہ کا اکثر تفاسیر و میرحاح مستندہ و مشکوٰۃ وغیرہ میں یوں لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی غزوہ خیبر  
 میں لکھ کر تیرا جو بکر کو دو مرتبہ عمر کو اپنا علم دیگر باجاعت اصحاب جنگ کی لئی بھیجا یہ دونو ہجوڑی بہاگ آئی تب پیغمبر خدا فی فرمایا لا عینین  
 خدا بلا کر افرار فرما دینا اللہ و رسولہ و سیدہ اللہ و رسولہ اور آیت نصرت آیت بدست حق پرست جناب امیر مزی کی دیگر جنگ کی وہ سطلی ہجاء اور  
 فتح خیبر کی ماہہ سی ہوئی اور تفصیل جنگ کی اور عجزات جناب امیر مزی کی جو اس جنگ میں ہمہ رنن آئی ہیں کتب مستندہ میر میں موجود  
 تو اشد علی الکفار سی را و سوا جناب میر علیہ السلام کی دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ غزوہ خیبر میں صحابہ کبار سنیہ جو بہاگ بہاگ آئی اشد  
 علی الکفار تھے بلکہ انہوں علی الکفار و الفارون من الکفار تھی خدا تعالیٰ خلاف افیع ہجوڑی و کوا اشد علی الکفار کیون فرما اور فقرہ

تمام اساتید میں اور ان کے شاگردوں کی



رحمہم ہی صفت اور مہمات جناب میر علیہ السلام کا ہی مؤمنوں پر جسم ہی کہ آنحضرت علیہ السلام فی انہی عند خلافت ظاہری میں ہی سوا  
بلکہ جو اظہار نہیں کیا اور جب اہلبیت آنحضرت کی تکلیف تناول طعام کی کرتے ہی تو فرماتی تھے کہ کیا دوسری ہمدین کوئی اگر سند ہو اور  
میں سیر حق اور نفرت ہم و کما استجد ہی شان امیر المؤمنین کی ہی کہ آنحضرت بالاتفاق عابد ترین و زود ترین و محرم ترین زمانہ کی ہی بالجلو نام  
آیہ ازلہ الذین معہ اسلمہم فی التوفیق و شامہم فی لا یجیل شان امیران حضرت امیر علیہ السلام میں ہے کیونکہ توحید و توحید بن نام کے  
صحابی کا سوا نام ہی جناب میر علیہ السلام کی مذکور نہیں ہے اگر کوئی معترض کہے کہ والد بن محمد ہی تا آخر آیت کے سب صیغہ جمع کی فتح  
ہیں جناب امیر کے ایک فرد ہی کیونکہ است آیت کی جواب سکا یہ ہے کہ جناب باری جل شانہ فی انہی ولی کو قطعاً بصیغہ جمع یاد کیا ہے  
جیسا کہ آیت انا ولیکم اللہ و رسولہ و الذین امنوا الذین یقیموا الصلوٰۃ و یؤتوا الزکوٰۃ و یتقون الذین کفروا ہم مرا کون بن بصیغہ جمع  
یاد کیا ہی کہ آیت مذکورہ باتفاق اکثر مفسرین مخالف موافق کی شان جناب امیر علیہ السلام میں نازل ہو ہی کہ کسی نے سوا جناب امیر کی کو  
میں تصدیق نہیں یا ہی و را ہی آن جہولہ ہشتان صیغہ جمع سی جیسی ایک ایک فرد مراد یعنی بن چنانچہ و الذین معہ ہی بول کر اور شہاد  
علی الکفار سی عمر کو اور رحما بیہم عثمان کو اور ترہم رکھا استجد ہی جناب امیر علیہ السلام کو مراد یعنی میں کافی تغافل تفسیر ہی ہے ان صیغہ  
جمع سی ایک فرد جناب امیر علیہ السلام ہی مراد ہو سکتی ہیں قد لکہ کلام یہ ہی کہ آیت مذکورہ میں تشبیہ صحابہ بنیہ ہو گردن کی زرع کی ساتھ  
نہیں ہے اور تشبیہ بلکہ سارا ایک صیغہ منفی بیان نہیں ہے بلکہ سارا پامضی ہے کون خرطام و لا الحجام عبث خیال ملاؤد و مانع ہو وہ  
چنانہی چار بابی بروکتا بی چند ہونا اور چیز ہے اور معترضین کو پہونچنا اور چیز اور کون خرطام و لا الحجام فی یہ جو کہا مجب ہے ملازمان سے  
یا تو اول کلام میں وہ شور شور کی امیہ کی بیان و طعن الہد ہر ام ہے یا آخر ہتھام میں پہونچنے کی اور دین کوری کہ اوکی ملت قرآن  
بیان فرمائی گئی ہر بیان میں کور علی اور دین کوری جو کچھ کی ہے قابل حجت علی القیلة فی اور ابن عمری اور نافع فی اور مالک مالک امام سنیہ  
اور امام رازی اور قسطلانی کی ہی کہ اوکی ملت قرآن و اما حدیث سی بیان کی ہے نہ ملازمان فی ملازمان جناب تو ناقل انہیں کی اقوال کی ہیں  
اور کون خرطام و لا الحجام فی یہ جو کہا کہ مخفی ہے کہ یہ فائدہ دوم مجتہد عظیم کا مشرق ہے استدلال کا بروم ہی دلیل چہالت کون خر  
حق و سکو کہ سوا ہی سوری زار تراششی یاقین کی کچھ نہیں جانتا مستعد ہی نہیں معلوم کہ متاخرین ہمیشہ اقوال متقدمین کی نقل کیا کرتی ہیں اور  
کوئی اوکو سارق نہیں کہتا ان او سوقت میں البتہ سارق تہر ہی جب کوئی سیکے ساری کلام و ساری کتاب کی باقی تغیر و تبدیل الفاظ  
و غیر نقل کر کی اور کلام و کتاب کی اپنی طرف نسبت کری اور اشعار میں کلام کی کہ یہ مضامین ملازمان کسی اندوختہ ہیں جیسے بلند ہو  
صدق من کان فی ہذا آغشی فھو فی الآخر آغشی و اعمی اصل سبب لہ فی سرقہ کلام کا بلکہ کیا ہی بالجلو کلام اس کون خرطام لہ  
کا کہ فائدہ دوم مجتہد کا مشرق ہی مردود ہے اور کون خرطام و لا الحجام فی جالطی امیہ کو قوم جو سی کہا اپنی موجودیت یاد دلائی کون خرطام  
موجود نہیں کی کہ اہل حق امیہ کی مدح جو سی نہیں ہو سکتی بلکہ جو سی کہتا جو سی ہی البتہ سنیہ جو سی جو سی باطل قاطع و بران  
ساطع ظاہر ہے یعنی جیسے جو سیو کی مذہب میں دو خدا ہیں ایک حق کا ایک ظلمت کا و جیسے ہے سنیہ کی مذہب میں الہتہ متعدد ہیں  
صلاح و بائز بسطامی غیرہ فی دعوی خدا کی کا کیا اور سنیوں کی نزدیک و اولیاء اللہ کی اولیاء باقی ہیں بلکہ شیطان ہی خدا کی

فی الاستقصا جلد ثانی اور حصے جو سیونک مذہب میں وارد و خود و غیر و محرم شرعیہ کی ساتھ نکاح و طلاق و طہارت و غیرہ  
 یہی حد نہیں فدا و فی قاضی خان میں ہے اور ترویج بذات رحم محرم نحو نسبت الام والعم والخال و جامعہ الام علیہ قول ابی حنیفہ و ان قال  
 علمت انہا حرم علی او کون خرطغام و لد الحجام فی مضافا الی الامامیہ یہ جو کہا کہ بن الفریقین پہلے مستحق علیہا ہی کہ اگر کسی فی بیزت طلاق اپنی  
 عورت کو کہا کہ تیری دیر میری حرام صی طلاق پڑ جائیگی الخ یہ جہالت کون غری ہے و رد ظاہر ہے کہ اولاد مذہب حق امامیہ میں طلاق بدو نہ وجود  
 شرایط کی کہ کتبہ میں مصرح ہیں طلاق واقع نہیں ہوتی کون خرطغام و لد الحجام فی اس مسئلہ کو مستحق علیہا بین الفریقین کس سبب کھا اور یہ  
 امامیہ میں کس جہت سے شمار کیا اور تائید یہ صورت ظاہر کی ہے نہ طلاق کی ظہار کو طلاق کھنا جہالت محض کون غری ہے اور کون خرطغام مجہول  
 و لاعلمانی لواط و بہتہا کو جو ممنوع بتایا یہ جہالت اس کی ہے اپنی مذہب نہی سی یا تجاہل کر تاسی و رد مذہب بنیان میں نہ لواط ممنوع صی استہنا  
 کیونکہ مالک مالک امام سنیاں کے نزدیک غلام اپنی غلام سے جائز ہی کا مرہنہادہ فقہ کو اور فتح الباری شرح صحیح بخاری میں باب من لا یستطیع الباق  
 میں ہے و اباح الاستہنا و بعض الحنفیہ لاجل تسکین الشہوہ یعنی بعض حنفیہ فی حکم اباحت استہنا کا دیا ہی و سطحی تسکین شہوت کی ہذا لاگوں میں ان ظاہر  
 و الجاہلین قال صاحب الشہم الثاقب تو ہم انکا نکار و نفی قول اباحت کہ اصحاب مالک نسبت بوی عمودہ اندازہ کردہ عصبیت بنا  
 دفع شاعت و قباح از امام خود ناشی شدہ والا اصلی نار و از نفی فدا و شاعت کفنی شفعہ نمی شود و باخامی مذہب میں اطمینان یا نہ شفعہ  
 نیکو و دو چہین جہل سلفہ شدنی نیست فلامکن من الغافلین قال الناصب سبب بنی بر وایت خلیفہ ابی ہاشم معلوم ہوا کہ امام  
 مالک ہرگز جنس لہ کو رد انہیں کہتے اس میں اصحاب مالک بھی اسکی اباحت کا انکار کرتے ہیں نیز کہ امام مالک اسکو رد کرتی ہیں اور اصحاب  
 اسکی اباحت کا انکار کرتی ہیں مالکیوں کا جصاص نسبت اعتبار زیادہ ہی سو پہلی کہ ہر مذہب کی جیسے اپنی نہ سبب جانفی ہیں اسباب یہ نہیں جانتا  
 کیا ملازان کو ضرب حد رہے غیر میں اپنا امر از حد یاد نہیں نہ کہ خفیہ مذہب ابو حنیفہ و مالک سیدہ و مالکینہ سبب رالی فیہ و کتبہ تحقیق تمام ہیں  
 کہ جن لوگوں فی جنس لہ کو مالک کی جانب نسبت کیا دیکھو کہا یا کیونکہ سکا یہ شیعہ سی معلوم ہے کہ یہ لوگ کا ہی با شراک اہل سنت چہت الزام  
 لاتی ہیں چنانچہ مالک ناجی صالوہ شیعہ گذر ہی کہ علت متعدہ اور اباحت و دخول فی الدبر کو قابل تہادہ باعث تہام کا امام مالک ہر ہوا حالانکہ  
 امام مالک ان دونوں کی قاعلوں پر مدعجوز و فانی ہیں اور گا ہی ہر قوم آپ کسی یک مذہب اہل سنت میں متصف کر کر لوگوں کو منقطع  
 و اتنی میں کشف الغمہ سائل الائمہ میں موجود ہی ان الشیخ ابو عبد اللہ علی البکری کان یلیک لیس الائمہ بصو الشافعیہ بالثقیۃ  
 و الائمہ میں بھی شیخ عبد اللہ کتبہ بنی تفسیر و ترویج کو شاہین و غیر اہل سنت کو فریب میں لانا تھا اور گا ہی اس قوم کی علما فقہ میں کوئی کتاب  
 بنا کر وہ روایات کہ اہل سنت پر موجب تہرج اور طعن ہیں اوسین داخل کرتی ہیں اور اسکو کہے ایک مذہب بعد والی کی طرف نسبت دے  
 میں مثل کتاب مختصر کی کہ اسکو شیعہ فی تصنیف کی اور امام مالک کے جانب نسبت دی و دوسین کہا کہ مالک کو اپنی ملوک کی ساتھ لواط  
 درست ہے نعم قولہ تعالی و ما ملک لیا انکھ محقق و بلوی خواتمی ہیں کہ جیسے بالمشافہہ ایک معتبر فی نقل کیا کہ بیس اس قسم کے کتاب اصناف  
 میں دیکھی منسوب با امام ابو حنیفہ کہ اوسین سائل قبیحہ تہرج تہی غالباً یہہ کہیدان کیا دکا اسطیہ پیش جاتا ہے کہ مغرب در وصل  
 کہ مالکیوں کا ممکن ہے اوسین میں شکم تالیف کئے ابو حنیفہ کی طرف نسبت کرتی ہیں اور ہند اور توران کہ حنفیوں کا موطن ہے ادین سطر

تصنیف کو امام مالک طر ف اضافت کرنی ہیں تا بنا براسبق کہ ہر ملحد سب اپنی امام کی روایات کو منجی جاننا ہی غیر کی امام کی روایات کو مخالفین کی  
صاحب ہدایہ اور امام رازی ایسی علام عالی مقام کو بابت نسبت متعذر و طعی نہ الدیر الی مالک ہی غلط پیش آیا اب اس تحقیق سی واضح ہو کہ مالکی اور  
مالکیوں کی امام کی نسبت نامزد و تشیع منطوق و مضمر ہے اور شیعیوں کی امام کی نسبت نامزد و تشیع ظاہر و مشعل ذرا غصہ کو تمام کر خدا کو چور کر کتاب  
ہند بیک و سبصار غلطہ میں لائی و کہی تو اعدادین ائمہ صحت طعی نہ الدیر من کس نہ اور شد کی ساتھ کس قدر موجود ہیں اور حضرات ائمہ قطع نظر اسکی  
کہ آپ اس فعل کے مرکب میں شہادت قرآن نسبت بہ بات کو طرز احوط اس فعل مذموم اور نامزد کو ثابت کر رہی ہیں یا نہیں پس یہ نامزد و تشیع تباہ  
امام مالک کے کی نسبت مضمر ہے اور شیعیان مالک شیعہ کی نسبت مشعل گوہ سنگ در دمان سند اس **اقول** جواب روایت خطیب بن عہدک سابق  
گذر چکا فلینظر ثمرہ اور کون خر طعام الدلحجام فی یہ جو کہا کہ جن لوگوں نے فیض مالک کے جانب نسبت کیا وہو کہا کہا یا الخ یہ جو نامزد و بزرگ  
بات خوب نہیں اکثر روایات علمای سنیتوں فی خصوصاً قسطلانی شارح صحیح بخاری و در فخر رازی امام سنین فی اس فعل کو امام مالک کی جانب  
نسبت کیا صحیح کا تر مارا قسطلانی اور امام رازی کو کہنا کہ اوہو کہو کہا کہا یا اپنی پانو پر تیشہ مارا ہے کون خر کیا یہ نہیں سمجھنا کہ جن سے کہا امام  
دہو کا کہا فی اور علمای اعلام دہو کی بن پڑی اس نہ سب کیا ہکا نا اور الی شیعہ ناغیرہ کما بد و تر زیری پاک صاف بین البتہ کما بد و تر زیری  
ہی کہ جبکہ فی الی شیعہ سنین کو دانا ہی اور زکر زراعی اور حجت الزامی کہا نا ہی تو سنین کو بجز ان کا بد کی کوئی مفر نہیں ملتا یا تو اس حجت الزامی کو الحان  
روافض باقی ہیں یا مصنف کتاب کو شیعہ ہر اکریارادی کو شیعہ بنا کر اپنا چھاپا چھوڑنے ہیں اب کون خر فی اشتراک نام کا بنا دہو کما فلا کلا ہی در اس  
حیلہ ہی اپنی جان بچا نا چاہتا ہی سو بخیر ہے کیونکہ منصفوں کی زد یک ایسی جیل و کلا بد بچار محض ہر فی ہیں مالک نامی کوئی مشاہیر مجتہدین فرقتہ  
اننا عشرین نہیں اور نہ کوئی راوی سستی بن اسم روایات فرقتہ میں یا د پڑا ہی یہ صرف سخن بازی اور حیلہ پر دازی کون خر طعام و لدلحجام  
کی ہے اور یہ و اسل مشہور و رد و غلو احافظہ نا شد کی کون خر فی یہاں مالک کے اصرار و شیعہ لکھا اور سابق میں اجد المجتہدین لکھا اور کون خر  
طعام الدلحجام فی یہ جو کہا کشف الغمہ ہے کہ ان الشیخ با عبد اللہ محمد بن الکلبی کان یبلی علیہ التسنن و تصنیف التناخیرہ و التوفیر الخ  
یہ عبارت کشف الغمہ میں نہیں ہوا عبارت مذکورہ کا کشف الغمہ میں مندرجات نا سلامت بنا رہی اور اسکی اعتقاد کون خر طعام و یہ لغتہ اللہ علی اللہ  
ہی اور کون خر طعام و لدلحجام فی یہ جو کہا سائل کا مخفی کر کے کہ اسکو شیعہ تصنیف کیا اور امام مالک کے جانب نسبت و الخ یہ نہ نا گوئی اور بلکہ  
باتین بنا نا سائل علیہ و ہوی صدق من کان فی ہذا اعم فحق فی الاحق اعم و اصل سبیلہ کی چھاپا کون خر کا زد و ضرب فحول امامیہ سے  
نہیں چھوڑا سکا اولاً اسکو لازم تھا کہ اولاً نام شیعہ مصنف کتاب مخفی کا لکھنا اور ثانیاً اثبات تصنیف کا اسکی جانب کرنا و انکی زد کنا لکھا  
و تکلیف کون خر کو یہ کرانی ہے کہ حلال الدین سیوطی بعضی بنی سائل بن تصریح کی ہے کہ کتاب مخفی مالکی تصنیف مالک کے ہی اور ابراہیم بن ہرشی  
انجی نے اسکی شرح لکھی ہے اور کون خر طعام الدلحجام فی غریز الانبیاء علیہ و ہوی جو محقق دہو کی لکھا یہ کون خر کی تحقیق جدید بلا سند ہی  
یہاں جو سارق بدین لوگوں کی مضامین چور کر اپنا مایہ انداختہ تباوی ایسا جو ثمالی بیانت کیونکہ محقق ہو سکتا ہے اور شہاد کون خر طعام  
کما یا قوال سارق مذکورہ یہی حکم محبت بلا سند و بر مان ہے استہد او مضب بذنبہ سی کم نہیں بلکہ مصدق شل مشہود کا ہی کیا پڑی اور کہا  
چر بکا شور یا اور کون خر طعام و لدلحجام فی یہ جو کہا کہ صاحب ہدایہ اور امام رازی ایسے علام عالی مقام کو بابت نسبت متعذر و طعی نہ الدیر

فی الدبر الی الماکب ہی مغلطہ پیش آتا الخ یہ کون خرنی ہی بانوں پر مشبہ ہا کیونکہ ظاہر ہے کہ جن مذہب کے امام علمائے عظام مغلطہ میں پڑیں اور ہر کما میں دس ہر کما کیا ہونا اور ان کے علم کا کیا اعتبار الحمد للہ کہ کون خرطعام فی خود علی الاعلان و علی رؤس الشیخ و اقاربہ اعتبار ہی اپنی ائمہ علیہم السلام کیا **ب** عدو شود سبب خبر گر خدا خواہد و خیر نژاد و گانشیدہ گرسنگ است و اور ہر بیان کون خرطعام ہی اطلاق مذہب مذہب سیدہ کا کہ مبتدع اور محدث ہی بعد انفراف ان نبوت و گد جانی و دار خلافت مغلی جہ کی بعد پیدا ہونی ابو یوسف سگ طالب بنی ہر خضر و غیرہ کی یہ پید ہوا و کل بد عنہ سبیلھا الی انان ظاہر ہو الخ اللہ ثم اللہ کہ کون خرطعام لدلجام غیہ غفلت اپنی گوش باطل نبیوں سے نکال کر سن کر صاحب ہارہ اور امام رازی کو دربارہ نسبت ملت سیدہ و وطنی فی الدبر الی الماکب مغلطہ پیش نہیں آیا بلکہ جمع کثیر اور جم غفیر علمائے عظام سنیہ فی اپنی مصنفات میں جنکی اسامیہ سابق میں لکھ چکی ہیں تصریح کی ہے کہ امام اگٹ لک کی مذہب میں متبع حلال ہے اور وطنی فی الدبر مباح ہی مغلطہ کیا کہ وہ کو پیش آتی ہیں نہ جانت کثیر کو داب و طریق جو مصنفین کتب کا قدیم و جدید ہوا کہ کون خرطعام اور سارق و دہوی کی ہے ہی کہ ہنگام تصنیف کتب کی ہر سیدہ کو بعد خود تامل و تنقیح و تحقیق کے کہتی ہیں ہر حال نہیں چلتے ایس بیان ہی واضح ہی کہ نہ اثر و تشفیج کاسنیوں کی نسبت مذہب و مشتمل ہے اور الحق امامیہ کی نسبت منطقی و مضحک کہ کو کھل نہ کور یعنی وطنی فی الدبر ازواج مذہب اٹھتی امامیہ شاعشرہ میں مکر و کراہت شد مغلطہ ہی مذہب متبع سنیہ میں حلال ہا کر است بلکہ ابن سیکہ منجملہ روایات صحیح بخاری و مالک لک امام بدر انجام سنیہ سیدہ و غیرہ آوا حلت ہا کر است کی قایل اور فعل مذکور کی فاعل ہے ہن کما سبق من الروایات اور افادہ بارہ کون خرطعام لدلجام کی کہ محاورہ ابن عمر من فی سگ ہی و بعض روایت میں لفظ حرمت کا متقدر ہے سبب بکار لا طائل کسوطی کہ ہنسی سابق میں بشہادت عبارت تفسیر کبیر و غیرہ کی اور دیگر وجوہ کی ثابت کر دیا کہ فی روایات مذکورہ میں مجھے سن کے نہیں ہو سکتا اور کون خرطعام حرمت کا جن روایات میں بخیاں تمام خود مقدم ہر تا ہی ختم کون خرطعام و روایات میں لفظ حلت کا متقدر بنا ہی را ہی آن سترہ جہ طور طلبہ و علما کا قدیم و جدید ہا ہی ہے کہ کانا لکان و حتی الوسع و الاکل ہا شک ہو سکتا ہی سکا بیا من ظاہر و متبادر ہے ہر قصور و قصار کرتی ہیں اور ظاہر و متبادر کہ چور کر عدل موسیٰ و بل نہیں کرتی فصلات من اللہ علیہا علیل جیسا کہ کون خرطعام لدلجام کہ ہے فاعلی الہما الخ لادن فی قلیہ ضعیف جمل و عند قتادہ اللہ من ضل و لعلہ الم یوم اللہ اور کون خرطعام لدلجام فی ہر چو کہا در غصہ کو تمام کہ زندہ چور کر کتاب ہندیہ استبصار ملاحظہ میں لائی دیکھتی تو احادیث ائمہ ملت و وطنی فی میں کس و شد کی ساتھ کس قدر موجود ہی اور حضرات ائمہ قطع نظر اسکی کہ آپ غفلت کی مرکب ہیں الخ بلا خطہ اسفل کون خرطعام ہر چو باد آتا ہے چو لا و است دزدی کہ کیف چراغ دارد و کون خرطعام لدلجام دلائل ساطعہ و برہین قاطعہ اٹھتی امامیہ کی دیکھ کر مہوت و خجوج ہو کر غصہ میں مشغول ہو گیا اور خلافت اب طلبہ علوم و علما کی بلا و بیکالی و جاری ہر گیا اور کساخیان ائمہ تمام علیہم السلام کی جناب میں اور افراہد ازبان کرنی لگا اور انہر کہ خود مغلطہ الغضب ہو ہی چو کہتا ہی کہ غصہ کو تمام کہ زندہ چور کر کتاب ہندیہ استبصار کو دیکھتی ہر حال ہم جواب میں اس کو زشتہ کہن خرنی ہی کہتی ہیں کہ ہم تو بفضل تعالیٰ غصہ ضد ہی پاک و بری ہیں لیکن تم کو اس قدر غصہ میں مشغول ہا کیا ماسیہ اور اپنی زوالت جمیلی و جہالت فطری ظاہر کرنا کیا ضرور تھا آدم جہ کہ کما استبصار ہندیہ استبصار کو دیکھ چکی ہیں اور صد سالہ بن چند حدیث کتاب مذکور کی جو اشاعت فعل معلوم میں دارد ہن ہم ہی فعل کر چکی ہیں اور تو ہی حدیث فاضل النساء علی امتی عالم اور ہر

✓

[illegible]

زانیف و بنظر نافرانی کریم کی خدمتوں کی کچھ کچھ نہیں لیکن اوسے عذر سابق کے باعث یہ نقد مذہب نہ آیا پس بخیر تحقیق کی باخو فیہین ادرستہ ہونی  
 بالتحقیق معلوم نہیں کہ ابن جریر اور مالک شیعہ امین یا سنی اور خطیب نے جو روایات سے اخراج کیا وہ روایت کسے ہے ظاہر واضح ہوتا ہی کہ یہاں ابن جریر  
 اور مالک شیعہ امین اور اخراج خطیب نے روایات سے اخراج کیا وہ روایت کسے ہے ظاہر واضح ہوتا ہی کہ یہاں ابن جریر  
 مالک کا حال معلوم ہو چکا کہ مالک سے فعل کے نسبت کی مذہبوں علی و ماتی بن اور مالک سے نہ تھیں اور انکار بتا ہی بن اور ابن سب کے قول بخلاف قسطا  
 موضوع شیعہ امینی بن ایچا کہ کچھ نہ کر کہی مالک سے فعل کے مبعج بن یا امام رازی نے اسکا امام مالک کا مذہب قرار دیا ہی شہد ان سب کے قول میں مالک  
 شیعہ امینی ہوا ہی اگر بالفرض تحقیق در یافت ہو کہ ان روایتوں میں مالک سے امام مالک اور بن نو بقیان گنشتہ جوابات ہی کی فی بعضی بن ہے ہستہ لال  
 اباحت و طعی فی الذہر سر سر عبادت ہی اقوال افسانہ گوئی و پستان خوانی کون خرطغام کی کہ ابن جریر و دین اور مالک ہی دو ہیں کچھ کلام نہیں آتے  
 یہاں تو جواب با صواب ہستہ لال کا دینا چاہی اگر کون خرکی داغ میں ہو پستان گوی کی ہے تو چوک میں جا کر ایک چادر افسانہ گوئی کی چھا کر  
 افسانہ گوئی کریم کچھ نہ کر کہی آئی لگی کی آکر کون خرطغام و لد الحجام فی یہ جو کہا ابن جریر فی موضوعات میں احادیث وضعیہ کو مد لکھا ہوا کلام  
 محفل النظام او سکاشعہ کی کون خرطغام گرفتار یا بخوبیا ہی اپنی ضار و نافع میں او سکاشعہ نہیں اگر یہ کہتا کہ ابن جریر فی روایت اخراج ابن جریر  
 کتاب النسخ من طریق ابن وہب عن مالک بن ابیہ کو موضوعات میں لکھا اگر چہ لکھا ابن جریر سنی کا ہو دی کی گرس چہ ختمہ و یہ بیدار کی شکر کے  
 شریک کا کون خرکی ائی نہ تھا مگر مشعر او سک گرفتار یا بخوبیا کا نہ تھا بلکہ یہ قول کون خرکا مبنی ہے کہ روایت مذکورہ موضوع نہیں ہے و علی ذلک  
 کون خر فی یہ جو کہا خطیب نے شریف رتقی ہی احادیث شیعہ روایت کی یہ قول کون خرکا اثبات طلب ہی اور یہاں ہی اثبات طلب ہی کہ روایت  
 ادبی سلیمان جربا کہ خطیب نے روایات سے اخراج کی ہے نہ نہیں احادیث شیعہ ہی ہے جو خطیب نے شریف رتقی سے روایت کی ہے و نیز ہوتا  
 گوئی مبعج و بوج ہی بالجمہ جہالت و عبادت کون خرطغام و لد الحجام کی حدیث گذری ہوئی ہی اور اسہر شرا و سک پر اول قایل ان کی شیطانا بغیرینے  
 کی شیطان چڑا ہوا ہو یا واد سکا دل و سمع و بصر ختم خدا و عشا و لد و ختم و مشق ہی ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم عشا و لد و سک  
 ہنوز بالتحقیق معلوم نہیں کہ روایات مذکورہ میں ابن جریر و مالک شیعہ امین یا سنی و در تمام عالم کی طلبہ علوم کو اور اکثر علوم کو معلوم ہی کہ کمال الدین  
 سیوطی اور امیر خلدین رازی اور قسطلانی سراج صحیح بخاری علمای اعلام منیونہ بن اونیہ و رشتہ تصنیف سیوطی مذکورہ اخیر کی تصنیف امام رازی  
 مزبور اور قسطلانی سراج صحیح بخاری تصنیف قسطلانی مسطور کی ہیں اور یہ کتاب میں مذہب نبیوں کی ہیں اور ان کتب میں روایات ابن جریر سنی و مالک  
 سنی ہی مذکور ہیں اور اگر اتفاقاً باقتل مذہب کہیں روایت کسی اوی شیعہ کی یا ذکر مذہب کسی عالم شیعہ کا آ گیا ہی تو ممکن نہیں کہ بغیر تنبیہ و سکے  
 شیعہ کے مخلوط روایات سفیر میں مذکور ہو تو اس صورت میں کہ روایات مذکورہ و رشتہ قسطلانی و غیرہ کتب سنیہ میں منقول ہیں احتمال شیعہ مالک  
 و ابن جریر کا پیدا کر کی اپنی عاجزی کو جواب چہاں انال چھائی ہے حاصل کلام کون خرطغام و لد الحجام کان کہو کر سراج کہ او سک کی لکھی کہانی اور خطبہ باز  
 خول امامیہ کی آگاہی پیش نہ جاوی گی محول امامیہ کون خر کو بغیر حیث و بٹ کی نہ ہیں گی ابابار ابانصاف تفصیل سراج کے سنی کی صاحب سراج  
 سہم ثاقب ہی جو جواب ہفتا سنی میں ارغام فرمایا ہے کہ مسئلہ و طعی فی الذہر لعل لیل کا بن الفریقین مختلف ہے ہی اکثر علمای ائمہ و سک حرمت  
 کی قایل ہیں اور بعض علمای امامیہ فعل مذکور کہ مذکورہ بکراہت شدیدہ مختلفہ کہی بن و علی ہذا القیاس ایک جماعت قدای فطای صحابہ و تابعین و کما



[illegible]

اور لوگوں نے فی اذینہ فی انصار کی کو گناہ عظیم جانا تھا پس یہ آیت نازل ہوئی نافع کہتا ہے نبی کہا کہ اوس مرد انصاری نے پشت کی طرف سے طعن کیا تو میں نے  
 کی تھی بن عمر بنی کہا نہیں بلکہ اوس مرد انصاری نے فی اذینہ میں کی تھی انتہی کون خرطام لدلجام دیدہ و دیگر کہی کہ نافع کو بھی مثل کون خرطام  
 کی وہم جا کا تھا اور اوسے صاب لڑائی و برائی میں سے کو بچنے میں ہرگز کو مانند کون خرطام کی طرف کی پہناٹے تھی بن عمر بنی نافع کی تکذیب کے اور  
 کہا یہاں فی بعضی میں کے نہیں بلکہ اپنی پہلی سے متباد و ظریف ہی میں ہے اور تکذیب نافع کی بعینہ تکذیب کون خرطام لدلجام کی ہے کون  
 بعد ایسی تکذیب کے کہ ابن عمر اس فقہ اصحاب سیدہ اوسکی تکذیب علی الاعلان و علی رؤس الشیخ و دیگر چاہے ہر قسم کی روایات میں جو فی  
 بعضے کے کہتا ہے جہالت و بیجا بی میں کیا ہی اور جب فقہ اصحاب بنیانی فی اسسیت میں جو فی فی سے بچنے میں کی نکار کیا تو حذر روایات  
 میں جو مشایخ و روایات مذکورہ ہیں فی بعضی میں کے نہو کی گھا اور بعضی نہیں کہ وہ مرد انصاری ترک غفلت مذکور اصحابی کا بنجوم باہم قیدی تھا  
 سی باہر نہیں ہو سکتا نہ فعل و سکا سیون کی لئے اسودہ و قد وہو اور ابن لیکہ بخمار واہ صحیح بخاری اور مالک مالک امام نسبیہ  
 وغیرہ جنہوں نے اوس مرد انصاری کی اقتدا کی اور جو سنی لوگ و سکی اقتدا کر سکی سبکے سب ہندی ہوئی کون خرطام لدلجام کیوں  
 اس قدر کڑا ہوتا ہے کہ کیون اقتدا کی اصحاب انجوم میں گفتگوی لایسے کو نامی اور جب یہ مذکورہ بقول افتادہ و اربع اصحاب کی ارتکاب مرد انصاری  
 پر نازل ہوا اور آیت میں خطاب یا ہنی نہ مراٹھ ہی نہ گناہ نہ مقتدیان اصحاب انجوم کی فی فضل مذکور کی سنون و لا اقل اطلاق ہونی میں کوئی کلام  
 نہیں ہو سکتا ظاہر کون خرطام لدلجام سنی اور مقتدی اصحاب انجوم کا نہیں ہے بلکہ نافع خادع و ابن عمر و دیگر مالک و غیرہم کی ترکیب  
 فعل مذکور کی صلت میں کہ یہ شبہ نہیں اور یہاں بن جریر و مالک سنی ہے بن نہ شیعہ و اخرج خلیل بطور رواہ مالک سنی ہی کی ہے اور کہنا  
 مالک بکذب علی الاذانیات نہیں اور نانا اگر قول و اسکا ثبوت کو پہونچی تو بطور توریہ کی ہے کیونکہ امام ازلی امام شافعی فی تفسیر کہیں میں نہیں لکھا  
 حافل مذکور کی ہے کہ کون خرطام لدلجام اپنی جہالت سی جو جا ہی سو کی ہے اذان مرغی جو دیوی کس سند ہی قال صاحب کتاب  
 سجان اذانیات بحال کثیر الاختلال ائمہ ائصال متخلفین سفینہ عترت آل قال الکاسب لنا صاحب کتاب قد کیا جرات اور  
 بتیا کی اور وقاحت و ہمالی ہے کہ تمسکین سفینہ عترت آل کو متخلفین و متخلفین سفینہ عترت آل کو تمسکین بتیاتی میں اتول چشم بدور  
 کیا ججائی اور بی غری ہے کہ کون خرطام اور اوسکی اختلاف باوصف و عای تمسک سفینہ عترت آل اسامی مقدسہ عترت رسول  
 مقبول سی ہی ہونہ و واقف بن باتمسک باذیال طاہرہ عترت پر مد کہو کہ غشی نہیں ہے کہ سفینہ سفینہ اصول بن تمسک قال سفینہ عترت  
 اشعری و ابو منصور انریوی اور فروغ میں ثبت باقوال و اہل ابو سفینہ سفینہ عترت باقوال و مالک لک و غیرہما کی کر رہے ہیں  
 اور ابو نہرہ فرما جیسا سی اظہار زبانی تمسک سفینہ عترت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم باہم آ یا یہی تمسک بعترت رسول زہی  
 کہ روایت حدیث میں روایات خارج حدیث عترت رسول سفینہ سفینہ کی پیمان مقبول اور شمار و عدا و صحاح میں سندرج و روایت جناب  
 صادق علیہ السلام کی غیر مقبول صحاح ستہ سیون کی روایات خارج سی حلو ہیں کا مرخواہ سابقہ اور روایات عترت و اہلبیت کا اذین  
 شروٹ ان نہیں بلکہ بخاری صاحب صحیح بخاری بن حطان لمعون کے کرا ح بن طعم لمعون و مرثیہ گو اوس لمعون کا ہی بی صحیح بن  
 محمد بن الحنفیہ سفیری روایت کرنا ہی کا مرخرج شیخ عبدالحی المدحوی فی ترجمہ مشکوٰۃ اور جناب صادق کو صادق اللمعہ نہیں جانتا

[illegible]

بر حقیر یکی جواب بن راجی مضر علی علیخان و الدرمجوم بر که سبواب باجی سزا عبد العادیریدل علیه علیه که بی کرده ای غرور داری بر معترض سواتها انکس  
 کر تابی باجی بدیل علیه علیه این انضیایان اند خارج بمثال بد بندند با تم شهیدان مثال کار می که براد بر لغت دادا کیار بزرگرو و اینها  
 هر حال بد راجی سزا علی علیخان و آله علیه الترحمه بدیل که زول رنگ تصنیف تردید از رسم عزائی دین بد بد و در سائق صورت حال شهیدان نقض شیخ  
 بود طبعش خرد و قال **الکتاب السبب** لای هی تسک که کو کو کو ناخ رو لائی کتاب سبب کی اوٹ میں خباب گسگس سهاگ بود که لائی حالاکه بهر زبان  
 بسته شیطان ہی اقوی کون خرقه نام اول الحجام فی رساله اثرشاه و تین طبعه و دوی علیه استحه کا کیا اینن یکما یا بسبب نماز عبادت اہل بیت پیغمبر  
 علیہم السلام قصود کی اینی نفاق منزل میں تجاہل عارفانہ کر ای غریزہ انبیا رساله مذکورہ میں کہتا ہر شتم لما وقعت القتلۃ اثنی عشر من باطل  
 الذین قتلوا مطلقا لدم من آتھا و کف القتل بالکلی و فی ج الجین بکاتھم الخ اور شاہ سلامت قدس فی تحریر لشہادتین ترجمہ لشہادتین میں  
 یون کہتا ہی بلکہ اور ازہ تفہیم ہر نفی برائی ظاہر عن دلال و گر لیستون بر الی شہیدان و بکا وقت بر صیبت سیستان بہت الی ان قال و ذہ  
 جنیان و بکا ہی شان عبارت بہت از ترجمین پیغمبر و فغان فقط ادب ہی غریزہ انبیا رساله مذکورہ میں کہتا ہی یطلع الحاضرین و الغائبین علی  
 و فی ما بلایا بقاء البقاء الخ المستقر تذکر تلك الوقائع الدائلة فی امتد الی ہی العیالۃ الخ اور شاہ سلامت قدس فی ترجمہ عیالات  
 کی کہتا ہے بلکہ مقصود صلی و غرض تحقیق از پیغمبر باقی ماندن غم و الم و اتم و ذکر و یاد داری و قانع ہول اندو و سوخ غم فرسود و این است مایام قیامت  
 اور ہی رساله مذکورہ میں روایت و یکہنی ابن عباس کہ پیغمبر خدا کو خواب میں بروز قتل حسین افر و اشعث یعنی پریشان ہو غبار آلودہ اور ہی کہنی حضرت امام  
 پیغمبر خدا کو خواب میں بروز ذکر ابن ہشمت کو آپ کی سرور شین مارک پر مٹی ہے کہ یہ علامت خزن و اندوہ کی ہے موجود کا بلجیب خزن و غم پیغمبر خدا  
 کا وقوع واقعہ و یاد کر بلا کی حدیث کتب متعدد سندہ سی ثابت ہی نور و نا و رولا ناما ہم سین کی غم میں تاشی تقریر پیغمبر خدا کی ہے او سکون ناحی کہتا  
 اور او سپر مراضی کرنا مشافقت خدا و رسول کی اور نیز برای سلام و ایان ہی اور و رولا نا و سول غم میں تسک سول جو حضرت رسول ہی ایم  
 قال **ان صلیا سبب** یا ہی تسک کہ شریعت کی مخالفت کیجی تجویز مجھے غیر سلاطین کہگی سر سبزہ میں کیجی حالاکہ نص قرآن منوع ہے  
**لا تصدق الشیخ الفیض** لای **الله** و لا جانب بد لا بر اول و اولہ لای سبب کہ زیادہ تر سزا دہن ہی شاہ عباس و سہا سبب سبب اس کو  
 خرقہ نام اول الحجام جو سجدہ کرنا عوام لا لانعام کا سلاطین کہ تجویز ملا محمد باقر مجھے طبعہ از محمد کی کہتا ہی مصداق ان بعض النمل انم لای بلکہ دروغی بی فرغ ہی  
 او سکون نام تھا کر سند و سکی کتب ماسیہ ہی مافوق انبیا طرہ کی کہتا ثبت العرش ثم انفس ہی کیا کون خرنی نہیں سنا و بغرض حال او سکون لای صوف  
 طبعہ از محمد ہی اس مذکور بطر بعض مصالح امر کی تجویز کیا ہونو ہی کون خرنو بہد فیض نہا سبب ہی کیونکہ اسکی علما ہی اعلام فی پادشاہ تیموریہ کی خوشامد کی لئے  
 بد کان قد و مبتلا بسجود شاہان نیورہ کیا تہادت و از رنگ یہ رسم ہر جاری رہے اور وبال و وزاد سکادون علما ہی مینا طبع کہ گردن و پشت پر تا قیام  
 قیامت باقی رہا اور وہ مصداق و ہم جلانی ان فادہم علی اللہ ہی کہ ہی چنانچہ تفصیل او کی تر ہدنا عشرہ جواب باب ہشتم تحفہ مر و اندہ میں مذکور  
 ہی باکھر شاہان شاہ بابا و شاہ فی اس رسم بد کو موقوف کیا کافی کتب التواضع چنانچہ ابو طالب کلیم کہتا ہی **ہو** میں خاندان شرف سم بود و پیغمبر امام  
 شاہان سجدہ و شہنشاہ در شش دل چنی پرست و جان دم کہ بر تخت شاہی نشست و لبش در فشان شد این حکم باز بد کہ از سجدہ مردم کہنند  
 سجدہ و شہنشاہ سبب سبب کی یہی طریقہ کی طرہ میں نو سجدہ کو نامرید کا مرشد کہ ہر حال میں مجبور ہی کافی کتاب تواید الخ و او بد کہ کون خرقہ نام اول الحجام

فی علمای و فقهائے حنفی که مصداق علمای ائمه کبیر علی سرائیل بن سواد غفری کو کام فرمایا اسو علی حیر کو مناسب معلوم ہوا کہ خوارق عادت و شرایف  
کرامات او کی علمای یہاں کچھ لکھو کہ او کی دیکھنی اور سنی سہی کون خرد او کی اذنی بکے پوشش و پوشش کھانی اجماع بن پس شخصی زہری کہ علا و قضا سنی  
قدیم سی ہی تیرہ بیاضی کی تقریر حکم جبر کی لئی پیشہ فتویٰ موافق خواہش حکم جبر و مخالفت حکم خدا و رسول کی دیتی ہے بن کنا حبیب سیر بن بیان حال  
دارون از سید بن لکھا کی ایک بات بن ابو یوسف قاضی شاگرد ابو حنیفہ سگ طالب نیای حنیفہ کو دولت دارون رشید سی بچاس ہزار دربار علی حال اسکا بہر  
کہ ابراہیم برادر دارون کی ایک سیر جملہ تہی دارون تیس ہزار دم او کی عومن بن ابراہیم کو دیتا تھا ابراہیم فی قسم کھائی کہ نوٹری کو نہ چھوگانہ دارون کو نہ چھو  
بعدہ شیان ہوا اور اوسے ذکر کرد ابو یوسف سی جیلہ پونچھ ابو یوسف نے کھا آہی نوٹری دارون کی ہاتھ بیچ کر اور آہی او سکو بہر ابراہیم فی ایسا کی کیا  
دارون بچاس ہزار دربار او کی جلد وین ابراہیم کو دی ابراہیم فی وہ تیس ہزار دربار ابو یوسف کو شکرانہ تعلیم جیلہ بن دی دارون بچا کہ او سی شش ہزار  
استبر کی اور شش سی سے وطنی کری ابو یوسف سی جیلہ بنام ابو یوسف نے کھا کہ او سی نوٹری کا نواح اپنی کسے غلام سی کو دو اور قبل از دخول و حسن طلاق  
و لولہ کہ اس صورت بن احتیاج استبر کی تھوگی دارون فی ایک غلام کی ساتھ و سکا نواح کر کی طلاق چاہی غلام طلاق نہیں دیتا تھا آنگاہ کہ اس ہزار دم  
بہی غلام کو دیتا تھا کہ اوستی طلاق نہ دی ابو یوسف نے لادو فی کھا نوٹری کو بہ غلام بہر کرد و جب نوٹری او کی مالک جاوی گی نواح فسخ ہو جاوے گا  
دارون فی ایسا کی کیا اور شکرانہ بن اس صلہ کی و سیر ہزار دم ابو یوسف دی اور او شش کی اپنی تصرف بن اگر در بن خود بخار او سی نوٹری کو دے  
نوٹری فی شش کرانہ بن کہ او سکو خلیفہ نک پونچا یادہ دس ہزار دربار ابو یوسف دی اور بہی ہلال الدین سیوٹی فی تار سچ الفلحان بن لکھا ہے  
کہ ابن المبارک فی کھا جب دارون رشید بادشاہ ہوا او سکو ایک نوٹری مدلولہ اپنی باب ہند عباس کے پسند آئی او سے مباشرت چاہی نوٹری نے  
انکار کیا اور کہا کہ میں تیر ہلال نہیں ہوں کہ تھاری باکے ہم بہر تہی دارون رشید ابو یوسف کو شکرانہ رشید ابو حنیفہ سگ طالب نیای حنیفہ کا داد  
سنی غیر رشید خلیفہ کا تھا بلکہ ابو یوسف کی کھا ای سیر المؤمنین اس نوٹری کی بات کا کیا اعتبار و امانت و امانت نہیں رکھتی او کی قول  
کو باور نہ کرو سکو بنام بہر کرد او سکی ساتھ چوچا ہتا ہی سہ عمل بن لابن المبارک فی بعد رویت اس حکایت کی کھا کہ اسن جوان کے حال پر  
میں تعجب کن و یا حال دارون پر کہ باوجود سخا کی دیبا کی و خوشنری سلمانان و غارتگری انوال مومنون کی اس مقدمہ بن جیلہ شرعی باور فتویٰ چاہا  
اور بدون فتویٰ منعی کی قصد تھامست اپنی باک لکھا یا تعجب کن او شش کی کی حال پر کہ طمع زخارف دنیا کی نہ کی اور صحبت خلیفہ وقت سی بخوش  
انکار کیا یا تعجب کن حال پر او س خلیفہ و بنی و قاضی زمانہ کی کہ خوشامد و رضامندی خلیفہ کی لئی فتویٰ ہلال ہونی مدلولہ پر کا و یا سبحان اللہ ابو  
تو میں و سید بن ہوئی اور وہ نوٹری بی دینت ہوئی آہی سیوٹی فی عبد اللہ بن یوسف سی روایت کی ہے کہ دارون رشید ابیکد قاضی ابو یوسف  
کہا کہ سنی ایک نوٹری خرید کی ہے چاہتا ہوں کہ او سے اس وقت مباشرت کروں و انتظار سہر کی رت کا کہ شمع میں نوٹریون نوخرید کی لئی مترجم  
نکردن ابو یوسف نے کھا جیلہ اسکا بہر کی او سی نوٹری کو اپنی کسے لادو کہ بہر کرد و پھر او سے نواح کر کہ او احتیاج استبر کی نواح میں نہیں ہے اور غرض  
فی سیر اللہ بن لکھا کی ابو یوسف دارون رشید دروازہ پر ہزار او سکی باس پونچھ نہ سکا تا ایک مارون ایک نوٹری زبیدہ خاتون کو چاہی کھا  
زبیدہ فی قسم کھا کی کہ او سی نوٹری کو تیرہ ہزار دے تھہر پونچھ اور نہ او سکو بہر کردن کی فقہا او سکی چارہ بن متغیر تہہر ابو یوسف پونچھ اور جمع خندا  
میں فتویٰ دیا کہ زبیدہ خاتون آدمی نوٹری خلیفہ کو بہر کری اور آہی خلیفہ کی ہاتھ بچی فقہانی او سکی تصدیق کی مارون سرور ہوا اور ابو یوسف کا

[illegible]



وہ عالِ حلیفہ کے لئے بیعتِ خدا کا جالب بیڑہ و بڑا عقیدہ ہے

است ہی اور باب غفلت سلیمہ اذان مستغیرہ مخفی نہیں کیا ہاں کلام عمر بن القسط مولیٰ عبد و متقی و متق و صاحبہ یس ابی العزم و سائر ہم سو گندگی نو  
 جو ہی نہیں سکنا اور محبتی بن عم و ابن الاث و منعم و منعم علیہ کے اور تابع ابو صہر کی بچہ کلام عمر بن نہیں ہو سکتا اور بخیر محبت ناصر کی بچہ نہیں بتا کہ اعتقاد و  
 سنید کی خباب میرا یہ سلام تو قبل نزول آید مذکور و او قبل نزولانی پیغمبر خدا کی من کنت مولاه فعلی مولاه محبت ناصر عمر کی تہ صحت ہو کہ مولیٰ کل المؤمنین  
 کہنا عمر کا بعد و رو حدیث مذکور کی کسی وجہ سے اور آئی آن اگر لفظ مولیٰ کا حدیث مذکور و قول عمر بن مجھے محبت ناصر کی ہوتا ہو تھیں لک کہنا عمر کا مجھے ہی  
 او سکھو سن کلام میں سنائی کی کہنا جا ہی تہا نہ ہذا لک بن ابیطالب علاوہ برآن بخیر بن تقاضا زانی نے یہی شرح مقاصد میں اس حدیث میں کو  
 کو مجھے اولیٰ بالنصر کی تہیج دی ہے اور حدیث مذکور سند احمد بن حنبل میں یون عمن الذین عن علی بن ابی طالب و یزید بن ابیہم قال لا لک الله  
 صلی اللہ علیہ وسلم بعد میں اخذ بیہ فقال الستم لعلی انی علی بکل مؤمن من نفسه قال ولی فی قال من کنت مؤمنی و فعلی مولاه  
 اللہم حال من لا لا و کلام من لا لا و انصہ نصر و اخذ من خذہ و العن علی بن طلحہ و غصبہ فلحقہ عرف قال ہذا فی خیر ابیطالب  
 اصبح مولیٰ و مولیٰ کل مؤمنہ اور علی بن احمد و قدی کی کہ شاہ سیوطی سنید سہی ہے اپنی تفسیر میں سنبا انزل میں لکھا ہے کہ یزید یا ابیہم  
 بلغ آیت حق علی بن ابیطالب بن غدیر خم میں نازل ہوا اور مؤلف شواہد التقریر نے ابی عیسیٰ سے روایت مذکور کی ہے اور تھیں کہ اکابر سفیرین سنید  
 سی ہے ابن عباس و براہ بن عاذب سی روایت کی ہے کہ جب پیغمبر خدا کی ساتھ محبت لوداع سی رحبت کر کی ہم غدیر خم میں پہونچی اور بہت گرم ہوا  
 پیغمبر خدا سائرین و دوخت کی کہ اس گھٹنہ نہیں بیٹھی و سب مہاجرین و انصار کو کہ اس منزل میں اتھی جمع کیا اور تہہ علی بن ابیطالب کا پکر کر  
 اگے آئی حاضرین آیا میں اولیٰ نہیں ہوں تھو نفسہ تھاری سے سب پہونچ لکھا کہ تو اولیٰ ہے ہکو ہاری نفسوں سی پس پیغمبر خدا فی فرا یا  
 کہ جسکامیں ہوں علی و سکامولی ہے بار خدا یاد و ست کہہ او سکوجو علی کو دوست رکھی اور دشمن کہہ او سکوجو علی کو دشمن کہی عزا و تہہ کھڑا ہوا  
 اور کھا ای سپر ابو طالب مبارک ہو سیکو بہ منصب عالی و سلطنت و سرور و جمیع مؤمنین و مؤمنات پر آو پڑی تھیں لکھا ہے کہ جب خبر نصب کے فی خفا  
 امیر کی شہد پہونچ حارث بن نعمان فہری خبر پر سوار ہو کر مدینہ میں آیا و پیغمبر خدا سی منازعت شروع کر کی کھائی محض تو فی ہکو کلام شہادت بتایا مجھے قبول کیا  
 ناز و خجلا نہ کا حکم کیا یعنی قبول کیا کہ وہ حج و روزہ و جہاد کا حکم کیا یعنی قبول کیا اور جو کچھ فی اشارہ کیا مجھے اسکی مخالفت نہ کی تو ان امور پر رہی انہو  
 اور اب تنجکو کوئی بات باقی نہ رہی تو تو فی تہہ سپر اپنی کا پکر کر سب کانون پر حاکم کیا اور تو کہتا ہے کہ وہ بعد میر تھارا امیر ہے او سکی متابعت و اقتدار کو  
 پہلے تو فی حکم خدا کیا ہی یا اپنی را سی سے پیغمبر خدا فی فرا یا قائم شد کی جسکے سو کوئی پروردگار نہیں ہے میں جو کچھ بارہ علی بن کھائی او کیا ہی حکم خدا  
 کی ہے نہ میری را سی سے وہ منافق و تہہ کڑا ہوا اور راہ میں کہتا جاتا تھاد خدا و تہہ کچھ محمد علی کے خین کہتا ہے اگر بہت و درست ہی تو محکو خدا  
 و درناں گرفتار کر اور میرا سران سے تہہ ویرسانی الحال ایک تہہ آسمان سے او سکی سر پر گر اور او سکی دہری نکل گیا اور وہ مقہور جہنم کو پہونچا اور رسیا  
 سا نکل جدا طاق لکھا کہ فی لیلہ و اضع من اللہ فی الحادج نازل ہوا اور میں روئے کتاب مناتب میں لکھا ہے کہ عبد اللہ مسعود کہی تھ  
 کہ ہم حیات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ آؤ میں اس کی کو یون پڑی تھہ یا ایہا الذین یسعون بلغ ما نزل الیک من کتابنا و علیا من اللہ منین و ان  
 تفعل فذا بلقت سالکہ اور خطیب خاندی تھہ کہ علمانی سنید سی ہے حدیث یحییٰ و ابو ذر غفاری سے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسالت ہوا  
 صلی اللہ علیہ آؤ فی غدیر خم میں علی بن ابیطالب کو حکم خدا بتایا انصب او و جو کچھ خدا کا تہا وہ صاحب کے پہونچا و کفر فرمایا سلو علی علی بارہ  
 المؤمنین

تزلزل است کسی است که در حضور نبی کریم صلی الله علیه و آله و سلم حاضر بود و فرمایا الله اکبر علی کمال الدین انام النعمه و رضا الرب یستلای بوجہ علی بن ابی طالب  
 طالب اور صدق محرقه این سخن را بیان انداخته صحیح است که در فیه فی خبر جماعه کائنات و انشا و احد طوطه کثیره جدا و استه عشتیجا  
 و فی ذلک ایامی که در من اسامید ها صحیح و حسنا یعنی حدیث من کنت لکوه فلی لکوه الحدیث حدیث صحیح می شناسد پس این حدیث  
 اور در روایت کیا می و سکو جماعت مانند زندی نفسانی واحدی و در طرق و سکی است این روایت کیا می و سکو جماعتی که در روایت احمد بن محمد بن  
 فی او اکثر سنین و سکی صحیح حسن این اور موافقین من است این روایت کیا می و سکو جماعتی که در روایت احمد بن محمد بن محمد بن  
 براسد بن و در طرفه حکایت است که او ام سنیا بن غزالی نے کتاب ستر العالمین من کہا ہے کہ بعد از صلیبی فی رسول خدا کی علی بن ابیطالب کو بخلاف اول  
 جس کے فی مبارکباد کہا عمر خطاب تھا کہا سخیخ یا علی قد اصحت سوکاد مولی کل مؤمن مؤمنه ایک شخص کہتا ہی جسوقت عمر خلیفہ ہوا یعنی کہا ہی  
 امیر المؤمنین من روز غدیر خم حاضر تھا پہلے تمنے مبارکباد علی کو کہا تھا اب یہ کیا ہی عمر نے کہا سخیخ ہے لیکن لوگوں نے جھکو خلیفہ خلافت کی ہی مبنی بخت و تولد  
 کیا انہی بالجلد ان روایات معنی غلیفہ کرنا پیغمبر خدا کا جواب امیر کو بروز خم غدیر اور سرور پیغمبر خدا کا بر تزلزل ایہوم اکلک لکھو دینکم الایہ کی  
 اور سبب سرور و سو فی غدیر کا کہ انہی علی شاہین الطور و شہین الطور اسکا سوسطاً است بخت ہی و زیادہ توضیح و تفصیل سستی نیا  
 سستی طایفہ شریعتا وہ برآن بزرگی روز غدیر کی کتب سنیہ سے پہلی بات چنانچہ کتاب سوره الزمری علیہ السلام شامعی من کہ مصنف اسکا تصریح  
 رشید الشیخ عظامی اہل سنت ہی ہے مذکور ہے کہ ثواب و حسن کی صوم کا شل صوم شعتا ہے کہ یہ **قال الناصب الکاسب** اور یہ شجاع گوینا خا  
 ہے کہ شہادت فاروقی سکر خوشی من آئی احمد بن سخی شیعہ فی اسلام من اسکو دواج و یا مصائب النواصب من ہے کہ علانی اس عید کی حوازا  
 نہیں یا نقطہ اصطلاح پیش جوہر سبیل خلاف تجویز کیا **اقول عید شجاع** کہ روز قتل فرعون آل محمد ہے بلاشبہ ہر سنوں کی عید ہی کہ مؤمنوں کو اسوہ  
 سنتہ و انکار سرور و نعم من علامت ایان کی ہے و رانی آن جو کہ وہ مطلق ہے و الذی و کثر ہی ہو کہ پیشاب کرنی و الا شل سگے اور خشت الحانیث و نا  
 تاک سلام دعا مسلمانان و خط غلیظ تھا و اسکا ربا بلا شک باعث سرور مسلمانوں کا ہوا چاہی اور روز اسکی جائیداد برکات اسفل السافلین خواہ خواہ غیور  
 چاہی اور وہ ناکس و سفلہ یہاں ذات تھا کہ بقول کون خرگی گریہ ہے او سکی نے المنار پیغمبر خوشی من آئی بصورت من مؤمنین کو بطریق اولی سرور  
 فی المنار ہونی ہے اور عید کا نام روزی کا حدن وہ جنم کو گیارہ روز ہے **قال الناصب الکاسب** عید نور و کی بہ حقیقت ہے کہ اسدن آفا نقطہ  
 یزیدی ہے گذر کر برج حل من آج سال شمس مع ہوتا ہی سلاطین برائے کہ گری تیر اور میوئی افطرت تہی بطور عید و جشن کرنی آئی اکی کا  
 شیعہ زانی اسلام من مغل کیا ہو جیلا کہ اکی من جناب رضوی سربراہ امانات مصطفوی ہوئی انہم الفخا ابام الفضا کین ہم علی نام ہونع  
 فرض ہر شتی غمونی کہ ملازمان آجنگی و نو بہانی باب کی ہر نگاہ ہمتک ثانی من اور محبت مختلف ثانی من **اقول** بلاشبہ حدن آفا  
 نقطہ سستی گذر کر برج حل من آج ہی دن نہ روز کا ہے کہ شروع ایام اعتدال و موسم بہار و موسم ترمادہ کی نباتات و شجر و سنگسنگ زار و بر آو گے  
 آثار ہوتا ہی اور جو کہ اقنانات سدر بروز غدیر خم کہ انہار ہون دجی ہے کی تہہ خول آفا چھ حل من ہوئی تہہ چھت سخی شیعہ اہلبیت طہارین کی  
 لئی دہی عید پیغمبر خلیفہ سلاطین ایرانیک علاوہ برآن کتب سنیہ ہی ہے تعظیم نور و کی طہر چنانچہ طہرین نوادر الاصول حکیم ترمذی جو خطہ ہون

[illegible]

۲۹

وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۚ لَهُ أَسْمَاءُ كُلِّ شَيْءٍ مَّا سَمَّاهُ بِهَا ۚ وَهُوَ يُعَلِّمُكُمُ الْاٰتِزَاتِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۚ

[illegible]

اور جلد سید پر شفا کی اور سلی جائز ہی الجملہ اسماء کا تمسک بغیر عترت ظاہر ہوا اور سید سیدہ کا متخلیف سفینہ عترت سی ہونا اظہار الشریعہ ہے  
بایں نہیں جہاں کا انصاف نہ برطانیہ اور فی الواقع اتحاد دینہ نامورہ تمسک کے سناخ و فلاح کی نسبت داردین ایک حدیث تمسک ہے اور دوسرے  
حدیث سفینہ ہی اور کون فرما تاں لہ الحجام فی جو حدیث نجوم معنی احبابی کا نجوم باہتم اند تہم اہند تہم کا اسین ذکر ظاہر اولادہ اس جگہ ذکر کی لائق نہی کیونکہ  
سناظرہ میں احادیث مقبولہ خصم کہنا چاہی نہ احادیث و اقوال انجی نہ ہر یکے اور تا نیا حدیث مذکور کا مذاق سفینہ پر برسی وضع ہونا ظاہر  
اولاد کیونکہ مصنفوں اور سکا طرفہ مضمون ہے کہ سمجھ میں نہیں آتا اگر ہر صحابی کے اقتدا میں اہتدای تو جا ہی کہ کہا گئی میں جہاد سی کہ اقتدا  
صحابہ میں مولین ادا کر کے ہے اہتدای ہو حالانکہ ہاگنا جہاد سی موافق آید وافی ہر بارہ و من یو لم یوعدن بدیع الاختصاۃ الفاضل و مختار الی  
فتۃ فقد بآء بغضب اللہ و ما یرحمہم و کس المصیب کی اہتدای نہیں بلکہ گناہ کبیرہ اور حرام ہی علی ہذا القیاس اقتدا عایشہ طایبہ کی کر کے  
کو رہش رئیس صحابہ سنیان ہی اور دو عثمان بنیان کی حقین کہتی ہے اقلوا الغلۃ قتل اللہ تظلمہ کافی نہایہ ابن الاثیر و مجمع البحار اگر کوئی عثمان کے  
خدمت میں کتاخی کری تو جا ہی کہ وہ ہند ہو حالانکہ یہ ہے خلاف عقیدہ سنیان پچا بان ہی اور تا نیا ظلم و فسق و حسد و عناد و حب جاہ و ریاست  
وغیرہ افعال قبیحہ صحابہ سنیوں کی نہادی باعلی صوت ہیں کہ حدیث نجوم و معنی محض ہے کیونکہ اسین باہتم اقتد تہم اہند تہم واقع ہے اور ظالمین  
و فاسقین اقتدا کی طرح اہتدای نہیں ہو سکتی بخلاف تفسیر ان علیہ علیہ شرح مقاصد میں شرح حال برہاں صحابہ سنیان میں لکھا ہی اماما  
واقعہ بین الصحابۃ من المجاہدات علی الوجہ المستوفی فی کتب التوفیق طالعہ کی علی السنۃ الثغایر لفظ ظاہر علی ان ہضم و قتل  
عن طریق الحق و بفتح الظلم و الفسق و کان الباعث لہ الحق العناد و الحسد اللاد و طلب الملک الی ہستہ و الملیل الی الذات الشہوان  
اذ لیس کل صحابی معصوم و کل من تقی اللہ بالغیر معصوم الا ان العلماء یحبونہم باجماعہم لیسوا اللہ ذکر ظاہر احوال و فائدات باطلاق ہوا  
الی انہم محفوفون عما یو فی الضلیل و النفس متوق صونا لاعتقاد المسلمین عن ان یخ و الضلالۃ فی کتب التوحید سیماء اللہ بنی و انصاف  
منہم بالتوفیق و اللہ العزیز اماما جی بعدہم و انہم علی اہلبیت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و انہم جہت لہ الخفاء من الشہادۃ  
جہت الاستبانت علی الامراء و ہکذا لیسید بہ الجاء و الجاء و سیکلہ الامراء من السماء و ینہذہ لہ الجال و ینشئ الصغیر بن یفیع سق علیہ علی  
و التوفیق و لغتہ اللہ علی من انہد عنی سعة و العذاب لہ اخر فاشد طے یعنی جو کچھ واقع ہوا میں صحابہ اربعین صحابہ و مشاہیر  
جیسا کہ کتب تاریخ میں لکھا و مشہور و رفاقت کی زبانوں پر مذکور ہیں دلیل ظاہر ہے اس کی کہ بعض صحابہ فی طریق حق سے تجاوز کیا تھا اور حد  
ظلم و فسق کو پہنچی تھی اور باعث اسکا کینہ و حسد تھا اور طلب ملک و ریاست کی اور میل زور ہش طرف لذتوں و شہوتوں کی اسو سلی کہ  
کل صحابہ معصوم نہ تھے اور سلی و لی پیغمبر خدا کی اچھی نہیں مگر علمانی اپنی حسن خلق سے باصحاب سول تاویلین کے ہوا لگتی ہیں ہر طرف کہ وہ  
سوجبات تفصیل تفسیق سی محفوظ ہیں اور بہرہ تاویلین اسو سلی کے ہیں کہ عقاید مسلمانوں کی زینع و ضلالت سی بچ حق صحابہ کبار خصوصاً مہاجر  
و انصار کی محفوظ رہیں اور جو ظلم کہ بعد اوائلی اہلبیت پیغمبر خدا پر ہوئی او کی چھانچا محال نہیں اور شہادت برائی او کی کبھی پر شنبہ نہیں  
و قریبہ کہ گواہی دیوین او کی بے شاخ و بی زبان و گریہ کرین و سپر زین و تہمان اور شکست ہو جاوین او کس ہمارا اور بہت جاوی زمین  
اور شوق ہو جاوین بری تہر اور باقی رہے گی برائی او کس عمل کے گذر نی زانو زپر پس لعنت خدا کی مہاشر بر بعض ظالمان ملی بیت پڑو

اور راضی ہو نیو لو نہ اوس کی نبولون پر اور تحقیق عذاب آخرت کا بہت سخت باقی دوایم ہے انتہی نے الواقع صحابہ بنیان سبجہ و ریاست ظلم  
 و فسق میں اوجس کو پہنچی تھی کہ کوئی مرتبہ فوق اوسکی نہیں ہو سکتا وقت اختصار پیغمبر خدا سے رہا دو مکہ حجاز کی بنیاد لی جس میں اس میں مختلف  
 کر کی ملعون ابی ہوئی تہمت ہدیان کی پیغمبر خدا مصداق و مایطوق عن اللہوی انی ہوا لدی یوحی پر کر کی وصیت نامہ جو باعث نجات امت  
 کا ضلالت سے تار بہا نہ لکھنے دیا اور مخاطب بخطاب قومو اعنی ہوئی اور بعد رحلت پیغمبر خدا کی شریک تہجیر و تکفین پیغمبر خدا سے عیب کی جسکے  
 بدولت اشرف المار بنی نہوئی اور نقض عہد و کث بیعت خم غدیر کر کے سبجہ و تعدی بلا وجہ خلیفہ بنی بنیٹھی حالانکہ اوسوقت مدینہ  
 منورہ پر کوئی غنیم جڑہ نہیں آیا تھا کہ دفع کرنا اوسکا فوری ہونا من بعد خلیفہ حاکم جو سبجہ نیکر پہلے خاندان نبوت پر ہے تاہم صاف کیا اور  
 اگل خانہ ہدایت کا شانہ جناب سیدہ کی جلانی کوئی گئی اور فک موہوب مغبوض جناب سیدہ کا پیغمبر خدا فی حکم خدای کبر سب مع الاقباض  
 کیا تھا چہن لکرا نیا ملک خاص کر کیا حضرت عبادہ السید نصار کو بی آبرو کر کی مدینہ منورہ سے نکالا نہیر کو جسکو عشرہ مبشرہ میں شمار کرتی ہیں  
 سقیفہ میں چھراڑا اوسکی دہول ہا کیا مالک بن نویرہ بیچارہ مسلمان کو خالد بن لید کی ہاتھ سے مروایا اور اوس ملعون نے مالک چا  
 سلم کی زن سلمہ پر بی انتظار عدت و ستر انصرف کیا مردان طریدہ یو خدا کو وزیر کیا حضرت عمار و حضرت ابو ذر غفاری کو زود کو بے کی مدینہ  
 منورہ سے نکال دیا بن سٹو کو پہن خوب مالہ اوسکا قرآن جسکے دارست پیغمبر خدا و جبریل حامل التوریل کر چکی تھی اور سب قرآن نازل من اللہ جمع  
 کئی ہوئی حکایہ کی جلادی علی ہذا القیاس احکام شرع شریف بن بہت سی خفی والی کہ جب فائدہ الما کو حکم سقوط نماز کا دیا زن حامل و جنون  
 کو حکم رجم کا کیا کان سب امور مذکورہ کی سندین صحاح ستہ سنیدہ و تفاسیر معتدہ و کتب معتبرہ سنیدہ میں موجود ہیں اور حقیر نے رسالہ  
 التبیان لا حرق محرق القرآن میں لکھی ہیں ہلکا کیونکہ مکمل ہو سکتا ہے کہ پیغمبر خدا ایسی سناسون کی اقتدا کو اتھا فرما دین یا لکھ حدیث کما  
 وضعی جس سے بلکہ حقیقہ سنیدہ میں سب سے اوسکی وضعی ہو چکا حکم کیا ہی چنانچہ مولوی عبدالحی ناصبی فرنگی علی نے شرح مسلم میں لکھا ہی کہ ابن خرم نے  
 رسالہ کبری میں حدیث نجوم کو موضوع لکھا ہے و باطل شمار کیا ہی صورت میں قول کون خرطام ولا لحجام کا کلام یعقوب ثمالی افادہ فرماتی ہیں کہ ان دونوں  
 حدیثوں میں جو صحابہ کو نجوم اور اہلبیت کو سفید شاد ہوا اس میں ہلکا شمار ہی شریعت کو صحابہ ہی سیکھا جا ہیئی اور طریقت کو اہلبیت بیجا یہ بلکہ لغو  
 محض ہے کیونکہ جو صحابہ بنیان کر الو کی دم قاضی تھی جنہذا قدالما کو سقوط نماز کا حکم کرنے ہی یہ تیرم کو نہ جانتی تھے جنون و ذن منحل کو رجم کر دینی  
 زن پر نشین سی لازم کہتی تھے کل الناس فخر من عمری الخیرات فی الجمال وہ تو خود شریعت سے ناواقف ہی وہ کیا شریعت کو سکھا ہیں ۵  
 ختمہ راختہ کی گندیدہ رچہ و علی ہذا القیاس ہر شیطان چڑھا ہوا ہو وہ کیا شریعت کو سکھا ہیگا قول و سکا ان فی شیطانا یغری فان زغت  
 خصوص فی کتب معتدہ سنیدہ میں موجود ہی ہمر بن قیاس محرق القرآن کو سبھا جا ہی **قال الناصب الکاتب** اور علی النظر فضلا  
 عن وقیعہ حاکم ہے کہ یہ تینوں حدیث کا مفاد کہ متکفران اور مرت اور اہلبیت کا امر فرماتا ہی منحل مدعی ملا زمان ہے بیان اول کا یہ بھی کہ خلاف  
 قوم تراسی بعض متعصبین جسٹہ اللہ آپ و آپ کے بہائی باقیان موجود کو صحت اور کمال سے معرا اور تحریف یہ اور فی الجملہ تبدیل تغیر سے محضہ سمجھتے ہیں  
 کما سبق فی سابق خصوصاً خود بدولت گرفتار تعصب و کثرت کہ انفس ان معلم الحرم کو ہلکا متکبر و رحمت کی قابل نہیں جانتی اور اپنی بارہ ضیغہ میں  
 باین عبارت پر خسارت فرماتی ہیں کہ چون نظم قرآنی نظم ثمانی بہت بر شیعیان احتجاج بان نشاید فی موضع آخر نہا علاوہ کہ چون نظم قرآنی خلیفہ



ما شیعہ بہت پریشان و دست نمیند اندھنی عبارتہ لغتہ الی عبارتہ **اقول** کون خرطغام لدلجام ہی امور خاکی سے جاہل ہے  
 بہت ناگزیر راجی رنہ اسکی کام یہی قرآن موجود کو صحت کمال سے معر اور تحریف یہ کیا تحریف کثیری اور تبدیل وغیرہ غشی جاتی ہیں  
 چنانچہ سابق میں ہم روایات نقصان قرآن کی کتب مستندہ سنیہ کی لکھی ہیں فیلسفہ نمبر اور یہاں پر وسطی بقا ط کون خرطغام لدلجام  
 کی خواب جیالی سنی و ایک و ایتین لکھی ہیں اتفاق سے میں کہ مصنف اور مصنف مستند سنیہ میں فائشہ ملایشہ بیتا ہو کر فقا  
 اور علم و جہاد اور اس سوارہ حمل منور مکان جواب کا سنو لکھی نزدیک اصحاب سے بڑا ہوا ہی مروی ہے کہ سورہ اعراب میں زمانہ پیغمبر  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی میں عثمان نے انہی میں رہی دین جتنی اب میں اور غفر تر شہور سیوطی میں عبداللہ بن عمر کی انھیں  
 اصحاب مبنیاں ہے مروی ہے کہ کہا اوسنی کہ کوئی کہی نبی سارا قرآن پڑا وہ کیا جانتا ہے کہ قرآن کتنا ہی بہت قرآن جانتا ہے یہ کہ جو  
 الی جامع لا موصول میں ابی ابن کعب سے مروی ہے کہ کہا اوسنی کہ پیغمبر امی لکھا خدا تعالیٰ نے مجھ کو حکم کیا ہی کہ میں تیری رو برو قرآن پڑھ  
 پس سورہ کہ میں پڑھا اور اوسین پڑھا ان الدین عند اللہ الخفیہ المسلمہ لا یہودیہ ولا نصرانیہ ولا مجوسیہ ومن یعمل خیرا فلیکفر اور پڑا لوان لا یان  
 آدم وادام من الالباب الیہ انما لوان لانا لانی لا تبغی الیہ لانا ولا یلا و جوف بن آدم لا الا قرابہ نبوا اللہ علی من تاب اس دایت کو ترویج  
 روایت کیا ہی و صحیح کہا ہی و علی ذہا الصیاسات بسیار معر ہونی قرآن موجود کی کمال سے صحاح ستہ و کتب مستندہ سنیہ میں  
 موجود ہیں کہ بن خرطغام لدلجام خواب غفلت سی چونکی اور انکھیں بیجا نے کی ملکہ دیو کی کہ بہت نامہ بن عدیلن اوسکی شیخین کے بیانیہ کیا  
 بطرح نقصان قرآن بیان کر رہے ہیں اس صورت میں بقول کون خرطغام کی اوسکی شیخین کے بیانیہ ہے ستوجہ تادم ہو س  
 اور کون خرطغام لدلجام فی ہر جگہ کہ خود بدولت استسراں کو تمسک و صحت کی قابل نہیں جاتی لہٰذا یہ کلام مجنونانہ ہی عوی ہو گیا  
 کہ خود بدولت قرآن کو تمسک کے قابل نہیں جاتی اور دلیل اوسکی اثبات کی لئے عبارت بارہ ضعیفہ کے لایا کہ چون نظم قرآنی نظم عثمانی است  
 پر شیعہ عیا احتجاج بان نشاید جس کو کہہ رہے ہیں ہر گاہ و عبارت فارسیہ ہو گا اوس پر بھی ہر گاہ عبارت بارہ ضعیفہ کا مطلب اسکے  
 اور کہہ نہیں ہو سکتا کہ نظم و ترتیب عثمانی قابل احتجاج کی شیعہ بیان اہلبیت پر نہیں کیونکہ عثمان محرف القرآن فی کہیں کے آئے کہیں کہیں  
 ہی موافق ترتیب کے نہیں اور عبارت مذکورہ سی یہ نہیں غلط کہ قرآن آیات قرآن کی قابل تمسک و محبت کی نہیں این تہا من ذاک قرآن  
 من التماک کون خرطغام کو اس حدود پر کہ مطلب عبارت فارسی عام الفہم کا نہیں سمجھتا تصنیع مادہ و تسوید قرطاس کیا ضرورت ہا بلکہ  
 اہل حق امامیہ ثنا عشریہ قرآن کو کمال سے معراج جاتی ہیں متفقہ نہیں ہیں بلکہ سنیہ سنیہ ہی و سکوکال سے معراج ناقص جاتی ہیں اور بالآخر  
 امامیہ ثنا عشریہ ہی سے تمسک غفلت میں نہ سنیہ سنیہ آیات تمسک بقرآن ہی ہے کہ خدا تعالیٰ چاہی ہا گئی والو کو قرآن میں جہنی  
 عرمانا ہی اور سنیہ سنیہ علی آئم خدا قرآن کی ہا گئی والوں کی تعظیم و ستایش بلکہ تقلید کرتے ہیں فاعلم علمہم **قال الناصب**  
 بیان ثانی کا یہ ہے کہ ثنا عشریہ بالخصوص حضرت عباس بن عباس کو کہ حضرت رسالت کی چچا اور چچا زاد چچا ہیں کہ کہتی ہیں ابوسر  
 کہ حضرت فاروق اور کلثوم کی ترویج میں واسطہ ہوئی تھے حالانکہ شہر کی جہالت غرہ میں موجود ہی حضرت خیر الانس جناب عساکر  
 عظمت سیلاتی خطہ و راد کی جہتین مسئولانی فرماتی ہی **اقول** لغتہ اللہ علی کاذبین اثنا عشریہ میں جہالت کو کہ تمیز نہ شدہ

[illegible]

[illegible]



تمت

[illegible]





اندر رسول کریم صلی الله علیه و آله و سلم فرمایند و منیج که حقین آیه تطهیر نازل می شود  
 اینست من داخل ہوں در آیت تطہیر من شامل کون غلطام کی عجب و نہی مسجد ہی و سادہ سلا۔ دلائل اس آیت کہ آیت تطہیر اصحاب کسا و عجم حقین نازل ہوا  
 نماز عجم و تطہیر کی ہے اگر آیت اروج کی حقین نازل ہوتا تو خود ہی علام صیرین مذکر کی ارشاد و فطرطار اروج من کوئی مذکر میں ہی یارب مگر یہ کہ عائشہ طاہرہ  
 سوارہ حمل منوحہ سگان جواب ہزاران ماحرمون میں جا کر علی الرغم ارشاد فیض بنیاد نبوی نازل ان تکوینی لہجہ کی خلیفہ رسول کریم و باعث شہادت  
 پیغمبر خدا و قریب ہزار مسلمانوں کی روحی اللہ یہ کام مردہ کیا یا بنی خانہ علام صابر مذکر کہ لایہامو کی بجائے ایک متعلقہ جنگ حمل ہی خیال میں آیا اگر خدا  
 حمل میں لکن ذکر عائشہ طاہرہ نہ کیا جو اگر تو او منی لکھنی کا مضائقہ نہیں وہ یہ ہے کہ جناب سیدہ سارہ عالمین قبول ازہر علیہا السلام حکم آیت تطہیر  
 معصوم و باعتراف غریزہ انجیسا کی تفسیر مردہ من محفوظ ہیں اگرچہ ظاہر معصوم و محفوظ ہیں کہہ فرق معنی کا ظاہر نہیں ہر حال سلا کہ محفوظ ہی ہی صورت  
 علیہا السلام تو بنا حق جو موافق تفسیر مع الاقراض پیغمبر کی اور بعد رد کوشہ ابو بکر مذکر کی گویا ہی جناب امیر حسین و ام آئین و ہما نیت عجم کے معصوم ہر جہ کے  
 اباحی موروثی و موافق آیت وافی ہر ایہ جو صید کہ اللہ نے اولی کہ لکھ کر مثل خط انہیں کے جو بک سی کہ او سہ بلا و جہ شرعی مذکور ہو مقبول جناب  
 سیدہ کو پیغمبر جن کی گمانا ملک خاص کر یا تھا کافی تاریخ الحلفا لیسوی نامی تین اوجب ہو بک نے نرا جناب معصوم و محفوظ آرزو ہو میں اس آیت کی گواہی  
 کو مولوی عبد الباقی فرمائی محلی بن حلیہ کہ آیت کی و حیران خلیفہ رسول گماہ ہی جناب محفوظ کو مذہب و گنگا گماہ ہی انجا وادنت فضل اللہ ذاکر جلال اللہ  
 حق و بلا فرمائی معنی تو ہی مقرر کیا او کی اولیا بنان کہ عائشہ طاہرہ معصومہ و محفوظ ہی کسی خلاف سی نہیں بر خلاف آیت ان کی تفسیر کا ہر کی ما راہ حق  
 عصا سلا نا خلیفہ رسول کریم و باعث قریب ہزاروں مسلمانوں کی ہوئی یا ہر سوارہ حمل ہی سبب شک خلیفہ رسول مذہب و گنگا گماہ ہی بنان و مان تو جناب  
 رسول خدا کہ محفوظ میں صرف آرزو ہو کسی ہو بک کہ محفوظ ہی نہیں مذہب و بک مثاب حق ہر ایمان عائشہ طاہرہ کہ بافاق محفوظ میں جناب امیر سے  
 کہ با اتفاق خلیفہ رسول و باعث غریزہ انجیسا کہ محفوظ میں کہ و مراتب آرزو کی آید و بخش ہے حد کہ ہو بکچی یا نہیں بنیوں حق جس آدمی  
 کو ان خط نام ولد الحی می ہر جو کہ ابن عباس غیر نے و یا کہ گناہ انزلت فی ذلک اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم اس سبب کہ ان کی زوجیت میں شیخ  
 فضیلت و عظمت ثابت ہوئی اولاً سادہ قول آیت کا حق اروج طرف بن عباس کی جو عباس بن عباس بنی کہ با وجود کہ ہر شمار کی نزول آیت کا حق اروج  
 کہتی ہر صرف عذرہ حاج کی جالی سے و ثانیاً عائشہ طاہرہ او حصہ حصہ تو دو نماند و اہل و عہد اروج حضرت فوج و حضرت فوط کی علی بنیہا و علیہا السلام  
 ساقی بنین و حقین آیت تطہیر کو کرنا ان تو او کی حقین تو با اتفاقا ایت سوار تحکم کی نازل اور با علی موت و با و از لہذا ان دونوں اتفاق ملکہ گھر بر کار  
 میں حد علام قرآن ناخدا عائشہ و حصہ حصہ تہ ان طلاق کی ان سیدہ کہ آیت و گناہ انزلت فی ذلک اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم فاشا تا شہا عابدت یا و ابکا  
 یعنی الزطلاق و گناہ غیر کو تو نزدیک کہ تہ و سکا بدل گیا او سکو اروج ہر تفسیر بہتر اروج بدلی ہوئی کہ یہ ہی کہ وہ شہادت و منات ہوئی اس میں ہر لفظ  
 غیر امین سلا متواتر واقع ہی ہر ہی اس میں کہ عائشہ و حصہ حصہ شہادت و منات نہیں میں اور کون غلطام و ولد الحی می سابق و سابق آیت تطہیر کا جو ذکر کیا غلط  
 بحث ہی کہ کہ یہ اگر اس وقت معین ہوتا بقرآن شریف مرتب ترتیب نزول ہوتا تھی نہیں کہ ہر ترتیب عثمانی موافق ترتیب نزول کے نہیں ہے میں تو نہیں  
 آیت کہیں کہیں غلطام و ولد الحی می غالباً کسی قرآن کو ترتیباً بنان میں و نہ وہ کہما کہ سورہ قرار جاول نازل من القرآن ہی بارہ خبر میں ہے اور آیت  
 اللہ و کلمت کہ کہ نہ کہ آیت جو ہر نازل من القرآن ہی بنان میں ہر و علیہا السلام معصومین سابق و سابق آیت کا قابل تسلک نہیں ہی اور کون غلطام

۷۷

[illegible]

[illegible]

سید کی ثابت ہی اجماعی امامیہ میں خدا وین متقدسین ہی اور کون خرطام ولد الحجام کی ہدیہ جو کہا کا ملاک جامع الاخبار میں ہی حق سب سے محفوظ ہے۔  
 اصحاب و امامی نے خلیفہ کے سوا کون اور مرتبہ و متعلقین جن میں اسامہ کشمیں اور کون خرطام ولد الحجام کتاب خصال جو حدیث نقل کی ہے یہ میری توفیق اور  
 محتاج ہے کہ میرا مذہب رسول خدا میں ہی اور اوس میں نامہ میں تھا کہ اگر کسی جہاد میں بعض فقہاء خلیفہ جناب امیر علیہ السلام سید وال ہیں کہ حضرت بوقت حصار کجی میں  
 ان کو یاد کیا کرتی ملا وہ بران معصوم علیہ السلام میں ہدیہ ارشاد دینیں کیا کہ محتاج کسی پر تہ نہ ہوا تھا کون عر کو بعد نبوت ارشاد و صحابہ کی کہ ہمار  
 جیسا کہ کون خرئی روایت کئی اسی قول میں لکھا ہے **لَمَّا لَقِيَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَهُ عَلِيٌّ مَا لَكَ بِهَذَا دِينًا كَمَا بَدَأَ لَكَ دِينًا**  
**الْمَجْدَلُ لَمَّا مَنِ اسْتَفْصَا** اور میں نے بھی حدیث صحاح میں **فَقَالَ لَهُ الرَّبُّ الْوَالِدُ مِمَّنْ مَذْهَبًا فَهَمَّ اُرْدِي** روایت مذکورہ خصال سے نفی وارم و ارام  
 صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ حدیث مذکورہ خصال میں کہیں فیہ قدس اللہ عنہ میں صنفہ حمد نفی لیم کہ معنی بھی ہوتا تھا، وار د ہی یعنی اون بارہ ہزار اصحاب میں حیات  
 پیغمبر خدا میں کوئی قدر و مرجی و معزلی نہیں دیکھا میں دیتا تھا اور کون خرطام ولد الحجام کی جو شیخین کو فضل صحابہ لکھا اور دعا صحنی قریش کو  
 ہدیان لکھا ہوا دیکھا یا ان کو کہ بعد ہاگنی صحابہ کی جہاد میں جنگ احد میں و غیر میں پیغمبر خدا کو لکھا و شمنو میں جو ذکر اور حدیث مختلف کی جہاں اسامہ بن زید  
 خدا و جنہی و طعون ادبی حکم آید و حدیث میں ہی فضل صحابہ کیا اور انی الصحاہ پھر نہ ہی اور دعا صحنی قریش زبان کسی کا نہیں ہی خلیفہ شیعہ کہ باقر و اطول  
 سید سید کہ ہما او کی ہم سابق میں کہ جلی میں کام بلاغت نظام جناب امیر علیہ السلام کا ہی اور شیعہ و تفریق طفا جو پرستل اور عدم حقائق او کی  
 بخلاف شعر ہی مویہ و معاذ دعا صحنی قریش کا ہی اور کون خرطام ولد الحجام کی جو حقائق اسی ہی بانی خباب صادق علیہ السلام کی ہما امان عا دل  
 فاسطان کا نام علی اسی نقل کیا میں ہی موافق عادت اسی اور اسی قدما کی خیانت فی الفضل کے کسو سطی کہ کتاب بطلب حقائق اسی میں اوس کی ہدیہ  
 کہ جناب صادق علیہ السلام فی وہ الفاظ جواب میں نے بطور تفریق فرمایا اور جب لوگ جلی کتاب کسی شیعہ حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ یا بن رسول  
 یہ آپ کی کیا فرمایا اوس وقت حضرت فی اوسکی معنی فرمادے کہ سو کون خرئی اور جنوں کو قتل نہیں کیا تا م عارت حقائق اسی میری ہدیہ اندسا دل جو  
**الْمُخَالِفِينَ عَنْ مِمَّا اَنْصَحَ عَلَيْهِ السَّلَامُ** یا بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وعظ فرمایا علیہ السلام **اَمَّا مَا عَادَلَا**  
**فَاَسْطَانٌ كَانَا عَلَى الْحَقِّ وَمَا عَلَيْهِ فَالْحَقُّ** کہ حق علیہ السلام نے ان کو وعظ فرمایا ان کے دل میں خاصیت یا بن رسول اللہ تعالیٰ نے  
**مَا لَمْ يَخُفْ اَنْ يَكْبُرَ وَجْهًا نَعَمَ هُمَا اَمَّا اَهْلُ الدُّنْيَا كَانَا كَاللَّهِ تَعَالَى وَجَلَّ مِنْهُمْ قَدِيرٌ يَخْلُقُ الدُّنْيَا وَفَا لَهَا سَطَا**  
**فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَفَا لَهَا سَطَا** مکنوا الحقہ ہم جہا و اما الدا و لا فلعلمہا عن الحق لقولہ تعالیٰ والذین کہو ان نعم  
**يَعْدِلُونَ الْمَرْءَ مِنَ الْحَقِّ** کہ انما مستولین علیہم ہوا میر المؤمنین جہا دیاہ و عصا حقہ والمراد معہما علی الحق  
**انہما ما تاعلا علیہ جہا** من غیر دقت عن لک والمراد من جہا اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فانه کان جہا العالمین و سیکو خضا  
**لہما ما خطا علیہما منتقما** حق اللہ یعنی مروی ہی کہ ایک مخالف یعنی سنی فی جناب صادق علیہ السلام سے پہنچا اور کہا یا بن رسول  
 آپ حق ابوکر و عمر میں کیا کہتی ہیں میر سابق علیہ السلام فی فرمایا **هُمَا اَمَّا اَعَادَلَا كَانَا عَلَى الْحَقِّ** و اما جہا علیہ السلام جہا اللہ تعالیٰ  
 اللہ تعالیٰ پر جہا او کی جلی کتاب لکھا ہے میں نے ان کو یا بن رسول اللہ تعالیٰ سے پہنچا اور کہا یا بن رسول اللہ تعالیٰ حق کی طرف سے فرمایا حضرت فی ارشاد کیا  
 وہ دونوں ام اہل دین میں جہا علیہ السلام فرمایا و جہا انما یکن فی الدنیا و وہ دونو قاسطین جہا علیہ السلام فی کہا ہی و اما اللہ اسطون

[illegible]



[illegible]

[illegible]

در مثل الکھام و در تحقیق علی حقیقت آمد که او بری بعد نبوری فاضلہ کے ہی تحت میں رہی و منہ لہذا علیہا اماناً لہذا نہ بفقہ مستند  
 بالقرآن و الفیہ فی دینیہ یعنی جس نے علی کو اپنی دین کا امام پڑا تو اس کی سے مضبوطی اپنی دین میں کون غلطام و ولد الحجام دیکھی کہ یہ سب روایا  
 صحیحہ سنیہ تصریح کرتے ہیں کہ فرقہ ناجید امامیہ انما عشرہ سنیہ و بس نہ سنیہ سنیہ ضلالتہ علیہا **الانصاب** کا سبب و سبب یہ کہ بعد از انان قیام عام  
 میں فراموشی ہوئی کہ حدیث قضا محلی اسو سطلی کا و سیم مذکور میں کس چیز میں شیخین کے قضا چاہی اس اجمال سے گمان جاتا ہے کہ شاید سبب اس حدیث  
 ارشاد کا یہ ہوگا کہ کہیں حضرت تشریف لے جاتی ہوگی اور شیخین عقب شریف بہنوگی اس میں کسی کے لئے پوچھا ہوگا کہ میں کس کی سنت سے اس کو جاکو یا  
 اپنی فرمایا ہوگا کہ شیخین کے پیچھے چلی و چلکا ہوگی اعلیٰ القاب پر ظاہر ہویدا ہو کہ ملازمان کے باب و جود ان کا علم و کیا ست اور سنیہ سنیہ و فرہست یہ کیا  
 اجتہاد کی کی رہی میں اور حکم کی تصریح ہم مصر تمام تمسکات قوم کی تار و بود بر با و وہی میں مان افسوس اتنا پیچیدہ ہے کہ ان کے اجتہاد کے  
 اس حدیث میں واقع ہی اگر گمانی قضا شیخین ہو تو وہ جمال و رحمان کہ تاش متوا فرہ قبولہ قوم مستوجب العتاب اللوم میں رہا یہ حدیث متسک الطبیات  
 کی نسبت وارد ہیں کیونکر جو حافظہ ہمہ ہون کے معترف شیعہ ہیں کہ حصول نجات کی حدیث نقلیں کہ کوئی حدیث برہ کر نہیں سہیں ہی وہ اجمال و رحمان کے  
 اسو سطلی کہ سہا میں مذکور نہیں کہ کس چیز میں انکی ساتھ تمک کرنا چاہی آیا محبت و خلاص میں یا اتباع و پیروی میں ہر اس تقدیر پر ہی محمل اور محمل ہی کیا  
 اصول میں تمک جاسی جیسا او جید بار اور انکامہ میں وغیرہ میں یا فروع میں جیسا عین نماز میں ضعیفوں اور ضعیف سے کہلانی میں یا فروع کا بوسہ یعنی  
 یا دخول فی الدبر وغیرہ میں من بعد سہیں کلام کے اجماع اہمیت ہر ادہین یا بعض بر تقدیر اول حضرتنا عشر باطل ہے اور بر تقدیر ثانیہ ترجیح بلا مرجع بل ترجیح  
 مرجع لازم اور بعد ان اتحاد لفظ طریق سلوک طوق کشتی دریا یا مان صحرا میں اور عین سنیہ اجمال راہ کی کا کہ کوئی پوچھا ہوگا کہ فلا شہر میں  
 کیونکر ہو جو نہ جلا کہ انشا ہی اہ میں دریا کا پیدائش ہے اور صحرا آدھار گدار واقع میں حضرت فی فرمایا ہوگا کہ علی ابن ابیطالب جبرہ جاسی جانا نسبت  
 و فرزان میدانوں کا جائے اور حق اور یا سب میں دریا کی پہچان ہی لے خیر ذک من الاحمال این گل دیگر کثرت فاضلہ کثرت مگر البانی غایب ہمارے  
 رقیبان میں کسان گذشتہ چھ گوشت خاک ہم برادر فہ باشد یہ اباب الصغار از روایان لا اعتنا فرمائیں کہ تمک نامتخلف سفینہ عت و آل اباب  
 ہیں یا سفینہ ضال بڑی بول کا سر نہا میں بعد از انان اپنی ہٹ دہر سنی اگر انکو تمک قدرت و آل تائین اوسی اتنی مصداق ہوگی کہ جو آقا کو سون و وصی ہو  
 مصداق جیسی کہ سید اور نجاست کش کو حلال خود کہتی ہیں مشرکین کہ ہمیشہ انکو واقع ملت ابرہیمہ جاتی تھی اور سہا انکو صابی ہویدا تھا انکو موسوی  
 کہتی تھی اور عبداللہ بن سلام اور نجاشی وغیرہ کو یہیدین اور سہا لاکن سواری ذلت و سہو کی اور کیا حاصل ہتا نام کیسا لینا اور غرض اسکی دل دنیا  
 کمال و قات اور جیسا ہے کہ کار با کان رو کر گئی است کہ کار دونان حیلہ و مشیر جی است **اقول** و اللہ اعلم  
 حقیقت سابق میں موضوع ہوا حدیث میں قضا ابالدین من بعد ابی بکر و عمر کا مذاق سنیہ بر فضل عن شیعہ ہر اہن قاطعہ کا کہ چکا ہی فیض طرغہ اور کون جز  
 طام و ولد الحجام فی جو مضمون کتاب مستطاب دلاسلہا جناب غفران ماب طالب راہ کا بارہ حد مذکور میں لکھا کہ وہ بھی خالط سنی نہیں ہی اور قضا  
 کرنا کون غلطام و ولد الحجام کا حد ثقلین و حد سفینہ کو او بر اقد و ابالدین من بعد ابی بکر و عمر کی اور حد ثقلین و حد سفینہ میں اجمال و جمال  
 اجمال کا لانا پیر و اول من قاس کے وقاس مع بغار وہی کسوی سطلی کہ حد موضوع میں ابالدین من بعد ابی بکر و عمر کا ترجمہ لفظی ہے کہ پیر  
 کر و ابو عمر و عمر و اس میں جمال ظاہر کہ حضرت کہیں تشریف لے جاتی ہوگی کسی نے پوچھا ہوگا کہ میں کس راہ سے آؤں حضرت فی فرمایا ہوگا کہ شیخین کے

[illegible]

144

کما جرحہ فیہ الامامون اضرارہ المستقیمین منہم جرحہ جرحا وادارہ سبیلہ فی ثبات ووضوح دینی اور تہذیبی امور ودرجہ اہمیت و تہذیب  
 کو رجعت غرت واصل علی النقیاس و جب بنی ہود و غرت والوں کو مذہب غلط و بدین راوی جوع نوبت تہذیب میں نہ ہی اور اپنی اہمیت و تہذیب  
 مستحکم غرت والوں رسول مقبول میں کہ موافق ارشاد طہیبت علیہ السلام کی اگر تجاس کی تہذیب اور طہیبت کو معصوم عقائد رکھتی ہیں اور انکی جماعت  
 حجت شرعیہ جاتی ہیں کون خرطام ولد الحجام کا انکو اور حجاب یدیان نام کو مستحکم غرت والوں سے مل کر کہنا باوصف ایسی تحلف طہیبت کی اور حجت  
 ایمانہ کو مختلف غرت والوں سے تانا بانا وجود ایسی مستحکم صریح کی کہ نہ فیض و دروغ بغیر غرت ہی ایسا کہنا لینا اور غرت او سکی دل دنیا کمال وقافت و  
 جیانی ہے من بعد کون خرطام ولد الحجام اپنی بہت دیر سی اگر آپ کو مستحکم غرت والوں سے تانی اوسے یا کما مصداق ہوگا کہ مذہبی کو بصیر اور حجام کو غلط  
 اور منکر کو حلال جز کہتی ہیں یہ برعکس ہند نام کی کافر ہے بلکہ کون خرطام ولد الحجام متعین ہزاران کہ کاتہری گا کہ وہ انکو باوصف غرت  
 تابع ملت ابراہیم مبدیہ ہیں و سبھی کون خرطام ولد الحجام کے ایک مستحکم کہتا ہی کہ لکن علی الکاذبین **قال** صاحب السہم الذاب و  
 لا عبد الرحمن جا کہ ہم سب اور مانند او مطابق شک و گھٹ کر اور وال بریکہ جا ضرورت و ضرب ہمام اور ضیہ گردیدہ رخ و لادخض و  
 الکفر اضیبت **قال** صاحب الکتاب الکاذب فیض و نصرت کا لقب شیعہ کی نسبت شہادت زید بن علی ابن بحسین اور بارشاد خجابت  
 مسلم الثبوت ہے کہ رفضونا فہم الذوق فی القدر تجو ہذا کلامہ و المشیقہ ہیو ہذا کلامہ و الترافضہ نصرا علی ما للکلال و اللیل  
 المشتہ فی ان نصیہ خروج کی نسبت اہلسنت کی جانب خصوصاً اماران نے جو اس رسالہ میں مولانا عبد الرحمن جامی اور جنس الراجح میں بحر العلوم مولانا  
 عبد العزیز علی کی نسبت تانا بانا بیانات کہ صاحب مسلم و شارح صاحب تصنیف لوی عبدالحی در بیان مسئلہ وقوع تعبیر بخبر و حد نوشتہ و فی حق آخر  
**قال** بعض من عاصرنا و هو الفاضل المکتب فی الخصال السلمہ لیتعقل اجماع باہلیت و  
 انفقہ حکما کہ الواہیتہ او کا محض اور منسوخہ ہے **اقول** کون خرطام ولد الحجام غیب بنہر نہایت جاہل باق کا دعویٰ فی حق  
 کہ رفض و نصرت کا لقب شیعہ کی نسبت شہادت زید بن علی ابن بحسین اور بارشاد خجابت سید نقیسم الثبوت اور تانی او سکی سند لانا کتاب شہرستانی  
 سے جا کہ رفض و نصرت کا لقب شیعہ علی نسبت نہ کلام زید ثابت ہوتا ہی نہ بارشاد پیغمبر خدا ہی اور نہ عل و نعل کے عبارتیں ہنگام ہی ملکہ بل علی  
 اپنی لکڑیوں کو جنہوں نے زید بن علی کی نصرت ترک کی تھے رفضونا فہم الزوافض کہا ہی نہ شیعہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو اور اوسے گروہ لکڑیوں زید کا نام  
 رفضہ ہوا ہی انعاموس اذہ اض کل جند ترکوا قلند ہم و الترافضہ فرقہ منہ و فرقہ من الشیعہ تابعو اہل بیت علیہم السلام و قالوا لا یترکون  
 الشیعین علیہ و قال کانوا ویرجئون فتوکل و رفضونا فہم الزوافض ہر لشکری جو اپنی لکڑیوں کو جوہر دی اور رفضہ ایک فرقہ ہی اوسے لکڑی  
 اور ایک فرقہ ہی شیعہ حصینی اتباع زید ابن علی کا کیا پر زید ابن علی سے کہا کہ تبرا کرو شیعین سے زید ابن علی نے تبرا ہی انکار کیا کہ ان کو وہ دونوں زبریر  
 جد کہتی ہیں اس کو وہ ترک کیا زید بن علی کو اپنی عارت قاموس صحف و افصح ہی کہ زید ابن علی اپنی لکڑیوں تارکان نصرت کو رفضہ کہا  
 اور وہ فرقہ نہ ہی نہ امامیہ نہا عشریہ کون خرطام ولد الحجام نے کہا ہی نہ شیعہ کہ زید بن علی نے تبرا ہی انکار کیا کہ ان کو وہ دونوں زبریر  
 جو کون خرطام ولد الحجام نے ہی معلوم ہوا کہ زید بن علی نے تبرا ہی انکار کیا کہ ان کو وہ دونوں زبریر  
 کون خرطام ولد الحجام کو لکڑیوں کا لقب امامیہ نہا عشریہ میں موافق و سبنا ظہری و زید بن علی سے کہ بلکہ بد تو ایسے کہ کون خرطام ولد الحجام



[illegible]

مجلس  
العلماء

200



جابر و غیرہ کہ بلا مینہ قتل کیا تھا اور گمان او کو بچ کر رفع کا کرنا تھا اور سیرج و عوی حجاب سیدہ کا بھی واجبہ قبول کر لیتی اور لا اقل بعد کو بھی دیتی  
 ہر جرم میں درصاحب شریعت نے سیدہ بنت جحش سے حق و حبی حجاب سیدہ کا او کوئی حوالہ کر دیتی اور جابر و غیرہ کی ہر دفعہ کا قبول کیا تھا  
 سیرج اور فی صحابیت کے اور سیرج حجاب سیدہ حجاب لیا کر کھنکا جاتی اور تمام ہر دفعہ کا کوئی اور لا اقل حجاب سیدہ و حجاب امیر علیہا السلام کو مسلمان آجاکر بخیر کیا  
 کرتی کہ یہ مسلمان میں پیغمبر خدا پر دروغ ماننے کو داخل و عیدت بد نظمت و معتقد من الذاریہوں کے ہاں جابر و غیرہ کو مسلمان و صحابہ جاکر متہم ہر دفعہ کرنا  
 و حجاب سیدہ و حجاب امیر حسین علیہ السلام کو معاذ اللہ دروغ گو خانہ اور متہم ہر دفعہ ہوا کرتا تھا۔ علیہ مسلمان میں بخانا بہرے کے سبب نہ دینے  
 عداوت رکھتی شیخین سیدہ کہ اہلبیت طاہرین صحاب عبا و ارباب مآثر و علی ہذا القیاس عداوت عایدت و طوطہ وزیر کے بھی ساتھ حجاب امیر  
 دیگر اہلبیت طاہرین طاہری عیان راجہ میان وہ عقیدہ دلا کہ کون بھی کہ بقول سیدہ سیدہ کی قتہ عثمان بیجا ولی ایمان کو بطبع رسول سے ناگفتی ہوتی  
 ہر حال تعریف نورب کے جو صاحب موسیٰ لکھی ہے کہ التواحد الناصبۃ و اهل المصداق اللہ تعالیٰ بیغضہ علی کرم اللہ وجہہ کائنات  
 لہذا صحابہ و شیخین سیدہ اور عائشہ طاہرہ و طوطہ وزیر اور او کوئی انبیاء پیچادق بھی تو شیخین سیدہ وغیرہ بیا بغض علی اور نورب کے اور ہوائی مشہورہ کے کہ  
 دوستدار دشمن کا بھی دشمن نہ ہائی کون خرطام و لد الحرام ابن الحکم اور عبد الباقی محلی اور حیدر سیدہ کہ دوستدار شیخین سیدہ بن نورب کے  
 ہر صورتیں قول و حب سم الثاقب کا بیغ و خروج سیدہ سیدہ عمار و نورب خروج ہمام ابن محم و فخری محلی کے خصوصاً حق حقیق بہتہ ہیں ہر اور کون جز  
 طام و لد الحرام کا کاد و سوسطہ ہونا طاہر ہو اکون خرطام و لد الحرام ابن امیرین ہی دوبارہ صاب ذی علم اور دینت ذی فہم حکم مقرر  
 کر کی محاکمہ کروائی **قال** ان صاحب الکتاب طاہر البتدر معلوم ہوتا کہ مولانا جامی کہ نسبت یہ ادعا میں وجہ بھی خالی نہیں ایک شاید اس سبب سے  
 کہ مشہور کہ مولانا ہی معروف ہے ایک حضی خالی کے مقابلہ میں فرمایا کہ کہ وہ لوگ ہیں جن جن حمد کا روگ ہی کیونکہ حمد کی بہتر عدد ہیں جس میں حمد  
 بہتر میں داخل **اقول** قول سابق میں میان وافی دلائل گذر ہو چکا کہ شیخین سیدہ و عائشہ طاہرہ و طوطہ وزیر و اتباع و شیاع انکی روگ میں بغض  
 و حسد علی و اہلبیت پیغمبر خدا کا سبب زیادہ تو یہ سبب بہتر میں داخل و تکرار ہیں ہر صورتیں یہ قول ہمام ابن محم کہ شیخین و قرین ہی نہ لائق تفریق  
**قال** ان صاحب الکتاب پس محمد فرقہ اہلبیت ہی کہ کسی نسبت بدعتیں میں ہی ناجی ہی اور ہر بدعت فرقہ میں وہی تکرار میں خصوصاً روغرض کہ سبب  
 مساواتہ دفعہ سخت ہو چکا اور دشنام انکی کہی میں داخل ہے **و** دشنام مذہبی کی طاعت باشد **و** مذہب معلوم اہل مذہب معلوم **اقول** میں  
 معلوم ہر چکا کہ روگ بغض و حسد اہلبیت کا شیخین سیدہ و غیرہ میں سبب زیادہ ہی تفرقہ سیدہ سیدہ کہ اتباع و شیاع و موالیان شیخین ہیں ہی حسد  
 ہو سکتی بلکہ ہر بدعت ہر فرقہ میں میں اور تکرار ہیں اور طاہرہ کا لکھ بکر سبب مساواتہ بہرہ گہر اور عر سبب اداہہ بنکر و ما ہر جابر اور عثمان سبب مساواتہ  
 بہرہ جابر اور سخی سبب مرتجع و بہرہ فوج زید و عبد بن حیان و جابر یا کہ سبب مساواتہ بدعتیں آل نکار و نا ہر جابر و دشمنی آل و جانت و قح و بد  
 ولی و یا انکی کہی میں داخل اور انکی آپ گل میں شامل ہی کہ پیغمبر خدا سخی و نعمت کی جہ کی بدولت عزت و دولت پائی و بادشاہ وقت بن گئی ہو کر  
 کفن و دفن ہوئی اور پہلی عرض مودت قرنی کہ بیت اہلبیت برہی مآثرہ صاف کیا کہ ارادہ ہر خانہ بہت کا خانہ اون اولیا نعمت اپنی کا کیا سخی ہی کہ  
 اسی بد گہر و نیک و نیک و نیک اور خاندان آل ہمدون ولی جانوں کو طہار سلام کو خاندان آل ہمدون سخی فائدہ ہوتا و ندم باقی  
 علی ہی کہ تہ قمر مہین جاتا **و** مسیح بر جملع ہو تو ر ہونہن جاتا **و** علی کہ سخی علی علی و محمد و سخی ہیں تو شیعیان علی کا صحاب علی ہیں

مساواة اصحاب علی باصحابین شیعیان و الله حق الحق و هو کذلک **ق** انما صلیت الی سید من سیدی بید الله مولانا حاجی کا اہم سامع  
 ابن محمد صاحب صریح کا سامع جلیسا اس رسالہ معلوم ہوتا ہے بس بید باطل اسوہ کی کہ بید ہم بہتر ہیں اس ہی حد صحیح میں وارد کہ احب الی  
 الی الله عند الله و عند الحسن اگر بید نام ابن محمد صاحب صریح کا سامع واقع ہو کیا قیامت لازم ہی دراز ایسی کتب رجال ملاحظہ فرمائی کہ نسخ  
 راوی حدیث اس نام کی گزیر چاہی اور یہی ضرورت اور نصیب تمام بحال بس جرایک جانب سے تاحی کیجی کا وہی تاحی اس طرف سے ہی لکھی کا  
 و معہذ امولک حدود کا ہم شریف اگر تمام ابن محمد تو ملازمان کا ہم لطیف معہذ ابن محمد سید محمد و ابن محمد دونوں کی عدد برابر ہیں کی لکھی  
 جواب کا فکر لکھی من حضرت ابوالخیر صدوق فیہ سید محمد جرنوری تمام ملازمان کی سبب معہذ بیت کا دعویٰ کیا انا غنہ کن اور جہو مارا کو  
 تابع ہونی ایجاب معہذ یہ مشہور کرتے ہی حالانکہ دعویٰ امامت و خراف لامیہ کافر ہی بس اگر مولانا حاجی تمام ابن محمد جرنوری ہی ملازمان تمام  
 سید محمد جرنوری یک نشہ دوشہ و افتاد الہام الی ارشاد **ق** و ما لبث التوفیق ہر ادو علی و ذیل و شریف و جلی و عالم کو معلوم ہی کہ معہذ  
 نام پاک مقدس بنو کا اور سید لقب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہی خباب محمد نصر و الزمان دم ظلمہ مادہ امت الایام و الاولیٰ کہ تمام و ہم لقب محمد  
 اور اولاد محمد حضرت سی اور محمد کہ حدیث شریف اگر موالی و اللہ علیہ و آلہ و الطالحین کی وجہ لاکرم و التعلیم بن و اس خباب کرم کی نام  
 کو کہ بعینہ نام کا ہم مقدس معہذ ابن محمد و ابن محمد کی کہنا اس مقدس معہذ ابن محمد و اس ملعون کہنا اور سلام و یا لکھی بالکلیہ نامہ و شہاد  
 کون خرطام و لدیچام تخت میں شیعین حسن العین کون و یا لکھی نامہ او تہا یا اور اس کا کہ جنم میں بنایا کیونکہ گیدہ تاحی فی تحقیق گستاخی خباب  
 محبوب رب علی میں اور غالب کہ دیگر نسبت ہی سکور و ان کہین کی اگر چہ ظاہر کہ تمام یا معہذ ہونا سدا کا ساتھ شقیہ کی کچھ خوبی و سدا سدا  
 میں کی بنین کرنا اور خوش و برائی تھیا کو نہیں بدلتا مان اللہ اگر ایک تھی تمام یا معہذ و دو سر شقی کا ہو تو شقاوت و دوبا اور وجہ ہر جاتی جاتی  
 عمر معہذ شکر و معہذ درود کفری و ناہنجار و ابوکر معہذ وفاق و دیگر اور عثمان معہذ و خاں و ترسا اور جسر امجد و عمر اور تھی معہذ صبح اور معہذ  
 صبح نریداور معہذ و دلی جان اور جرایک معہذ دشمن کی ہے معہذ میں شقاوت شقیہ کی وجہ شری ہے باکھلہ کون عمر و لدیچام و طرزیان بدعت ان  
 اور او کی روزمرہ سو قیامت و مجاورہ بازارا یہ سہی کہ تمام متقدمین متاخرین الحق امامیہ کو کہ مصداق علمائے کتبائے نبی ہر ایک میں خلاف داب ملکا بااد  
 و مخالف طرفہ مناظرہ کچھ رعب و شام یاد کیا کہ یہ علامت محبوبیت کی ہی علاوہ زہدیت کی ہی اگر چہ حال زہدیت فطری ہو زہدیت جلی کون خرکا  
 مترشح تھا ہر رنگی کہ عمر کا ہم جی پوش چہ من انداز قدرت امی شام چہ لاکن اب و سنی نمود و وارداد و کھر میں قدم بڑا کر گستاخی خباب  
 سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ میں جو کی تو خال او سکی لب و جب کا جو تحریر بعض پر سا غازیو پر معلوم ہو الگ لایا بس معلوم ہو الگ کہ بعد ای بنیاد  
 عمر کا ہر ایک میں تحریر کورے منکشف ہو کہ یہ لطیف تحقیق کی ردیل کا اور بول کی ردیل کا یا یعنی کہ نام حضرت کا سہو کہ کہ معہذ سیدین اور نام لہ  
 ماجدہ حضرت کا و لکرت بختیار قوم دلاک غلام فاجد جین بور اور نام کا حضرت سہو ابیدین انارگی اور نام والد ماجد سہو ابیدین کا ہی شہاد  
 فاضل سبحان احمد ساکن موضع جو گیا ضلع غازیو اور نام رملہ سہو کا سہو کہ معہذ کرتا ہی ساکن محلہ برینہ منیحت غازیو شخص ہیکہ سہو اند کو کھنڈ  
 اگر علمائے فرائی جی کچھ بڑہ کر شریف نگیا اور نام نبیہ سہو بدل کر جو شرفا کا سار کہا معہذ دین معاویہ و معہذ نظیر زیدی ہی غرض کہ ایجا علیست  
 حب ہر ادو گستاخ ابیدین مرسلین محبوب العالمین من کچھ تمام عجیب و غریب نہیں کھنڈ میں ہی اصلہ صہ صہ بد از خطا خطا کند **ق**







[illegible]

نور محمدی  
۱۴۲

بنا بر کلام متین کیا تو کلام چنانچہ بھی کو کلام خباب نام بنایا علیہ السلام سی حالت نبوی مصون کون هر طعام کو کہی حضرت حدیث امام بنا علیہ السلام  
 سی کچھ فائدہ ہوا ماحر ہے کا نصب حر و بیت شہر ما کا کھنڈہ اولاً و ثانیاً اور چنانچہ بھی علیہ علیہ اپنی شعرا میں تعریف منلویت خباب جید را کر  
 کی ابوکر و غیرہ سی جو کی ہے سو منلویت حضرت موسیٰ علی نبیا و علیہ السلام کا عرفان اور منلویت حضرت زکریا علیہ السلام کا کفرہ نام است سی  
 حضرت کو ارادہ دوبارہ کیا اور منلویت حضرت جبریل علیہ السلام کا ظلم است سی کہ حق کیا اور جبرہ مبارک کو حضرت کے بعد قتل کے حکم خاک کر دیا اور بھی  
 پیغمبر خدا کا کہ حضرت غار میں خفی ہوئی اور بھی منلویت حضرت کا ظلم ابن ابومعیط جیسا کہ اوس ملعون حضرت کے گردن مبارک میں پھل ڈال کر  
 خفا کیا تھا اور ابولہب ملعون شہرہ کی کہتین و قدم مبارک حضرت کی خوین کر دئی تھی اور ابولہب ملعون نے سجدہ میں حضرت پر شتمہ ڈالا تھا و دیگر  
 طرح منلویت حضرت کا حرکت و تواریح و سیر میں مرقوم ہیں جو کچھ جواب کون خود گواہی اناسیکہ کفر سی بھی و کون هر طعام ولد اکرام شہر جامی بھی  
 کی زیارت تعلق صرف کا ذکر اور مطلع اوسکی قصیدہ کا اور شعرا و اوسکی عقاید نامہ کی کرا و میں مساویہ علیہا ویکہ بھی بیرونیکا قرار و منع او  
 اور اس کے موقوفہ پر شہرہ نارسیدہ متین قصہ فرزدق سعد الدرب ہے جو لکھا اس کے کیا ہوتا سی اوسکی لوگ قیداً و حدیثاً مصلح خطی احمد لکھ لکھا  
 و احیث آئی ہوئے ہیں جبکہ کہ اپنی کچھ ستونوں میں کچھ کوسی نہایت کچھ اور خباب سید المرسلین علیہ السلام علیہ وآلہ و آلہ اپنی دست مبارک سی اوکے کہ  
 دیکھی تو قبول ہو گئے و انی رد فک اور کون هر طعام و نہایت ہمید ہو گیا کیا انصاف ہے کہ جس موندہ سی جلی رحمت کچھ پیر اوس موندہ سی اوسکی مدد  
 پیش موندہ خشت کا را اسی سنی نقطہ میں شیخہ جب اہلبیت پر ہرگز فریب شیخہ علی گایان متین چنانچہ معلوم رحمت ناصبی جا کی کسی کی اور کیا  
 بان خباب سنی قبلہ و کعبہ نے دم طلعہ اوس قصیدہ کے آیات کو لفظ دلکش کا لکھا ہے اولاً لفظ دلکش کچھ رحمت متین اور ثانیاً اگر ہی تو روح با  
 ہو گئے یہ جامی شہر کی اور سیو کو جب اہلبیت کہاں اگر جب اہلبیت ہوئے تو کتب حدیث و تفسیر و فقہ میں اوکی اگر رب روایا کہ اہلبیت کے مومن تو انکے  
 حال کا کتب مذکورہ میں روایا اہلبیت کا اثر و نشان ہی متین اور باہمیہ او کا جب اہلبیت کا ربانی براہ مناطہ جاتا رہا بھی موندہ رحمت کا ہر اثر اسی  
 کا اذان و مناطہ و بارے کچھ موندہ بر جہ سنی نقطہ میں شیخہ جب غاصبہ ہرگز فریب سنی علی گایان متین **ق** الذہب الکباب رباب  
 بہتان مولانا علی بن حجر العلوم بریں اوسکی یہ ہے کہ با شرف طرازان فی فی طس الریح مولانا فی اپنی شرح مسلم میں نسبت بنجاب فاطمی یون  
 کہ اہل البیت کما ان الجاہلین یخون ذیہم فیہم فی احتقاد ہم و ہم یصلون و یخونون و کذا یجوز علیہ الذلۃ وھی وقوعہم فی  
 الذلۃ من غیر تعدد کا وقع من سیدنا امین من ہجرت انھا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہجرت الیہا اس بقدر رحمت مرگاہ  
 اہلبیت کے نزدیک اہلبیت مصوم متین اور شیخہ نزدیک غاب فاطمی کے اہلبیت اور عدم اہلبیت ہونے میں مکان بیکہ ہی نفس علیہ الغلیل القدر  
 فی سماطین نے خدشاہلیت کل بنما و حیاء و علیہم انما کما لہم طرہ فی اہلبیت باعتبار انھا وسیلہ اوحیاء و فکر  
 ان کا کون اخلہ فی اہلبیت انتھنی اہلبیت شہر کی ایمہ اور و عبا ہوا کرتی ہیں اور بناب سیدہ امام و مومنین ہو سکتی ہیں اس اعتبار سی کہ ہا  
 اندھا اور وسیلہ اوحیاء ارار ہیں مختلف اہلبیت میں ایک داخل کرنا ممکن ہے اور یہی ممکن ہے کہ وہ طرہ اہلبیت میں داخل ہوں اگر انکے جب و  
 ہا تھا کہ معنی زلت سی ترکب ہونے کیا جا شکیات ہی شکایت اور شکایت کی جگہ سیدہ کا جب محدود مشمولہ کہ اور ملبوسہ عبا کو اہلبیت  
 خارج کچھ فاضل فیض آباد متد مل جاتیہ فی ماہی طاقہ علی ما خرج من اہل البیت الفاطمہ میں مخرجین کے حزب چہار فرمایا ہی میں بار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

طریقہ ابن عربی

[illegible]



در آورده اند و اینها **اقول** ابوهریره سبکه مذکور است اشاره هم خالد کی دلیل مصافحات ابوهریره و چند هزار صحابه بنیان کی طاعت که ساخته  
شده از اجزای بی کان کاشته ای و زنده ظاهر که کجاست خالد ابوهریره است اشاره کیا تو ابوهریره کی گستاخنده تها جوهر که مستیگر کنی او کی را می  
بترتاده مشوره بین بنایا ستا منده کو ظاهر کسی ملت و مشرب من بخرام نیک مشوره وینی که معمول و مروج نیست چه ارباب انصاف و یکس که بیدید  
اوس بیدید کیا و مایه فاد کا کیا منطه ست و معنون ندرست هی و رآن تکلم ایک ابوهریره کا یک کلمه وقت من الا و کجا دلیل مصافحات و محبت هزار  
صحابه که هزاران سو حرفت بیدید کی کوئی محلی صریح نیست رکنها بعدد کلمه طوافا که ایک خبریه غیر ثابت هی ثبات کلمه کار تها **قال**  
البیضاء لکلمه کید شتم نیکه کلمات قرانی را موافق خبرش خود بی دلالت لکلمه و عرفی تغییر نمایند و آن تغییر را نسبت با طاعت کلمه مثل تغییر  
در هر جا که لفظ رب مصاف تغییر خطاب پیغمبر است او هر بی بیدید مذکور است یعنی معنویت بین کلمه معنویت که تحریف قرآن مجید نمایند و خلاف سباق  
و سیاق محل کلام التی غیر محلی کنند و عام تفاسیر مختلفه باین فرقه از همین باب است بر آنکه مشایخ مذکر کتبیم الی ان قال و نیز گویند که در اوزان یک هر جا که باشد  
در قرآن آمده است حضرت علی است حتی که در آیه و اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ **اقول** در این متن  
کیده من کتایبی که تمام تفاسیر مختلفه بین تغییر لفظ رب کی همان کسین بر لفظ قرآن بین مصاف تغییر غیر از این است که در این معنویت من جوشان لایا  
و اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تغییر لفظ رب مصاف تغییر غیر از این هی تغییر خطاب و گاه بنده تها و کیده و عذر اوس بدین رسال انفرین کا قابل دیدن و بدین هی بنایا  
تفسیر جمع بدان و تغییر صافی و تغییر علامه لایا که تفاسیر مختلفه فرقه شیعیه آنها عشریه بین او را یک آیه او تفاسیر شیعیه بین میان موجود و مروج بین اگر کون غیر ظاهرا  
ولد ایحاجم باور کوئی کوچک بدال اوس شیخ ضال کامضی مذکور تفاسیر مذکور ه بین نشان که او کمالی تو تیر ورنه اوس ضال ضل کوچک اولان  
بر لغت و لغزین کرمی او را اوس بولف فضیحه الشیاطین کو شیطان که حواله کرده که جابل بخوار گرفتار به **قال** البیضاء لکلمه طوی علیه علیه کیده نهاد  
چهارم آنکه فرستنده طاعت که ایشان خواجه حروری را توفیق و تعدیل نمایند و از انما در کتب جاوید خود رویت کنند بلکه گویند که کجاری در خروج  
از این لطمه رویت آورده و درین سخن خود انفراد و بخت و بهمان حرف است احتیاج جو به بندارد الی ان قال رسی در بخار رویت از مروان آمده است  
با وجودیکه او نیز از کلمه بوجه کلمه رسال اگر شقاوت بر نه بود لکن حار رویت بخار بر امام زین العابدین است و سندا و منتهی با ایشان اگر ایشان از مروان  
رویت کنند بخار را از ان تهر از کردن چه لایق و نیز بخار از مروان سیح جاد و مذکور سورن محرقه دیگر می را همراه آورده و سابق گذشت که اگر مصافحات یا  
شکلی الحقی در نقل بعضی از اخبار شود از وی گرفتن مصافحه ندارد علی الخصوص مرویات مروان در بخار باین صفت هم پیش ارد و حاجت کی قصه  
و دو دم قصه طایفه و بی تحقیق ظاهر است که این هر دو جا بعقیده و عملی تعلق ندارد و در صحاح دیگر نیز همین صفت رویت مروان وارد است  
و مکرر که چندی خاص بن عباس و ثنا که در شیدانیت رویت بسیار در کتب طاعت ندارد و بعضی نا و قحان جهت نصب خروج کرده اند لکن از  
انصاف بسیار بعید است انتهی بقدر احتیاج کلام و لایق ظاهر **اقول** و کالبه التوفیق به کلام مقام انصاف خرافت انجام اس کتب الکاذبین لا یصلح  
و قابل الدوام کاسترا با کذب و دروغ و شغل جمیع انقضضین بر بی عملی توفیق و تعدیل خواجه بخار کیا باین عبارت که درین سخن خود انفرادی است و بهمان  
پیرانم یحیی ای ایمان فرار صریح کیا باین عبارت استی در بخار رویت از مروان آمده است با وجودیکه او نیز از کلمه بوجه کلمه رسال اگر شقاوت  
بر نه بود بهر انفراد یا باین عبارت لکن بخار رویت بخار بر امام زین العابدین است و سندا و منتهی با ایشان اگر ایشان از مروان رویت کنند بخار را از ان

احترام کرد و چون باقی روز را در حاکم بنیضت هم می نشست و در جانب حال را که بخار کین مرویات مروان و دو جگه سی زاده می بهت جگه می بهر عظمی  
 کی ناهمی شو کا انکار کیا اور کہا بعضی وقتان تہ نصیب و خروج بروی کرد جاہ لاکر از انصاف بسیار بعد است حال که شیخ عبدالحی و غیرہ فی انصریح  
 نصیب و خروج کی ہے باجگاہ یہ کہ اوس کیادہ شاد کا حضور اللہ تعالیٰ شہادۃ **د** امان گننگ و گل خضر بسیار چہ گلچیں ہمار تو ز دمان گلہ دار  
 اب انصاف عرض حقیر کو یہ دیدہ حق بن دیکیں اور گوش صدق نبوت سین اور بر آخدا و رسول انصاف سی نہ در گد زین اولادیکہ کیوندا و خادیم اس کہ نہ نش  
 مسیہ اللہ بن باعلی صوت چار بار **اے** اسی کہی صحیح ستمہ سیدہ بن دیکیں بڑہنا بڑا در کار اس بلکہ ابلہ کو لوگوں نے ناحق فاضل و محدث شہو  
 کیا تا اگر اوس سیدہ صحیح ستمہ کہو دیکیں سنی ہو تین تو توفیق و تعذیل نوید کا بکار بن شد و در گد زین یار برگہ کدا و س خال فضل شاگرد  
 رشیہ شیطان بڑہ بن خیال کہ کون صحیح ستمہ کو دیکھی گا اور کون سری کتوب رنگا انکار توفیق و تعذیل نوید کا کیا اور انجی تحفہ سرو قد  
 کا دیب و مغربان سی ہو دیا اور خوف خدا و رسول در و فرزا کا کیا اور ضلال عزم کا انعام جا کا کھنکھانے کا حق **اے** انا اللہ آدم مطلب کہ سب  
 صحیح ستمہ سیدہ و ابان خارج و نصیب سی عظمی بن اس منقول کو ساقی کو کر تفصیل کہ علی بن اور بان بہر کو **اے** اعلیٰ کہ تھا لکان ذ کہ کہ **اے**  
 ہو لسان ماگردتہ تصدیق چہ کہ محمد اکنتی بن شیخ عبدالحی دیکھنے ربال مشکوۃ بن لکھا تہ عن حاکم کان **اے** انا محمد ابن ملجم دیکھ  
 عند اللہ و او دوا د و اللہ صحیح بخار بن اگر وہ بن ملجم سی نہیں نہ سی ادملک ملاح و مرثیہ کو عمران بن حطان دوتین موجود ہیں اور  
 صحیح بخار بن ابان مروان بن الحکم و مرثیہ بن خرمسی کہ خروج الحاکمہ فتح البکر و تقریب بن معین ہی اور بخیرہ دور سے سوا شیخ عبدالحی نے حال مشکوۃ بن  
 او کو مرس خوار لکھا اور محمد بن **اے** انا لکھو نصیب تا کا فی جامع الاصول اور عکرمہ کو بن عباس سے خروج او کا فتح البکر و وفات الامان  
 بن خلکان اور مل و کل اور شیخ زبوی سی ظاہر اور سیغسل بن اوس سے اور عامر بن علی و مرثیہ بن فرزدق سی خروج و محرو بیت الکی شرح  
 بزود کہ ظاہر اور جریر بن عثمان جھکی کہ نصیب و خروج بن مرثیہ علیا تا خاب امیر علیہ السلام کو نامترا کتا تا کا فی لسان المیزان اور سمرہ  
 جذب سے کہ خروج او کا شیخ عبدالحی نے حال مشکوۃ بن لکھا اور مغیرہ بن شعبہ سے کہ خاب امیر کو نامترا کتا تا کا فی مسند راک حاکم اور معاویہ بن  
 ابو صفیان سے اور عمر بن العاص سے کہ خروج انکا محتاج اثبات کا نہیں اور ولید بن کثیر مدنی اور حجاج بن سواد و سعد و حسین بن ابی اسحق اور عبد اللہ  
 سالم الاشتر و قیس بن عامر کہ خروج ان سب کا مفتح البکر و تقریب بن معین سے روایات خارجی موجود ہیں اور صحیح مسلم بن سیدہ بن معین سے  
 کہ خروج محرو بیت الکی شرح بزود سی ظاہر ابولعب بن ابی سلم کہ خروج او کا کتاب حال طاعی قاسمی واضح ہوتا ہی اور صحیح ترمذی بن عبد اللہ  
 بن ابی سعید مراد و رما عثمان عیال و ابی ایان سے جسکو سعید خدائی فتح کہ بن نکال دیا تا ہا اور فرمایا تا کہ بن او سکوا امان نہ ہو گا نہ حل میں نہ عزم میں نہ حاج  
 مراج ابوہوہ اور صحیح ابن ماجہ میں اوسی عبد اللہ بن ابی سعید سی روایات موجود ہیں اور صحیح ابو داؤد اور صحیح سنن ابن عثران بن حطان خارجی طریقت  
 و مرثیہ کو بن ملجم طوسی سے اصل کلام یہ کہ ولیدہ کو انکار توفیق و تعذیل خروج بن سبت بن سیدہ سیدہ کاذب محض ہے تا یا کبیدہ کو فی ابی اس سے  
 ہضاد و جہاد میں تین دعویٰ کی ہیں ایک یہ کہ روایات مروان بن ماروت بخار نام زین العابدین پر ہی دوسرا یہ کہ بخاری میں کوئے  
 روئے تہامروانی سبت سے تیسرا یہ کہ مرویات مروان بخار بن بنیضت ہم دو جگہ سی زادہ نہیں ایک محمد بن سیدہ بن ابی اس سے سی طایف و بنیضت  
 میں حالانکہ یہ تینوں دعویٰ اوس کہ نہ کی کہ نہ محض بلکہ بحت بن جہر خدایت بخار شہسی سچا بطور انصوح لکھا ہے تاکہ کتب و عمدہ ولید سی اوس

[illegible]

اولیٰ و آخریٰ

طرح مدار کو کام دل بدست آید بدگره کشی ز کسب که مبدار از بد دستی خدا و رسول کشاید بد پس بد فریز سابقه صاف دلالت کرد  
که مراد مالک شیعیان است که سبب طاف و ناداری هرگاه قبحه باری شایسته مقصود و خوش بین نه آید حکم حضرت مالک شیعیان تعالی مخلوک کی جانب  
توجه فرمایا مخلوک فی السیر سبب اجناس باین بد فعل علوی کا بد کسی صدیقی و فاروقی کا اور بالغرض اگر کسی دلیل ثابت بدستی که بد فعلی غیر  
اوس مالک کا تھا تو اس جرم و یقین کا کون دفع ہی کہ وہ مالک شیعیان مذہب تھا تابع مالک شیعی کا کہ بخیر متعہ اور محمل و طحی الاما بد ہے  
کہ اوسن اپنی مذہب کے موافق مخلوک کو بد مذہب کی سبب سببی ہو لانا فی سبب مطابقت فرمایا اور علانان کے مورد شیعی بدستی کہ او کو ماضی اور بد و  
تبا یا فی الواقع عاقل و عقل کا بیان گران گذرنا ہی خصوصاً وہ لوگ کہ ابابا بخیر مذہب باری اور ماضیت متعہ ہا کی مثالی اور متعہ اور متعہ  
و متعہ و متعہ ہوں کیونکہ او بد شرعی گفتار کا بد روح بدیت شاد کہ میگفت با سجاد بد فرزند از اشتیایا موزد از سرچ بد و با سجدہ گاہ ثابت  
ہوا کہ اس مالک و مخلوک اور مالک مرضی مالک شیعی مراد ہیں ارشاد دلائی کہ ہر گاہ حال مالک شیعیانیت با موقع اور بر یکا ہی بد مراد از بد شرعی  
بد بات نہیں سمجھ کہ کہنی چاہی کہ بد مخالف و بد موافق تھا و متعہ از جمل سبب افسان اور بد علیان بد ہیں بد چنان زی کہ ذکر تحقیق  
کنند بد نہ بد از تو بد کو بد شرعی کنند **قول** ہم بد شرعی ہوں کہ نہ مالک اپنی مخلوک کی شیعی دین مالک فی مخلوک حضرت اس عین کی بدی  
اور نقل کرنا چاہی کہ اس حکایت کو بد غیر و بد متعہ اس کے کہ شیعی دین مالک عدالۃ الامیہ الاربعہ سنیہ مراد عین ہی مالک مالک محمد شیعہ مراد ہے  
بد شرعی اس امر میں کہ مراد شیعی دین مالک مالک عدالۃ الامیہ الاربعہ سنیہ ہی اور مالک مالک مذکور کا مذہب ہی ہوا ہی تھا چنانچہ بقول کون خطاط  
کی چیز و جا بل تھا اگر بد فعل مذہب مالک مالک نام سنیوں میں بد شرعی ہوتا تو چاہی اس حکایت کو نقل مکرنا اور اگر نقل کرنا تو تسلیم مکرنا اور  
بد غیر بخیر ہوتا اور اگر شیعی دین مالک مالک عدالۃ الامیہ الاربعہ مراد ہوتا تو متعہ ہر دور کر دیا حال کہ کوئی محمد صاحب ر و مذہب مالک نام  
فرقہ حق آنا عشرین بد میں ہیں اور ذکر اوس کا کتب دینیہ مند اولہ فرقہ حق میں اور ہی کتب دینیہ مند اولہ فرقہ سنیہ سنیہ میں اصلاً و طغیان  
میں ہی مالک محمد شیعہ ہم با سببی بد شرعی پیدا کرنا اور بات بنانا بد کو سنا کون عزرا و فراوی اصل شخص ہے بد سخن جن را تو ہم چارہ کہ  
کہ تا ہر ی کو ہم او بد چند بد و لیکن بد شرعی را چارہ نیست بد کہ او بد و سخن میا فرزند بد بد کو کون خطاط اس مالک نام محمد شیعہ کا کہ صاحب  
آپاد و صاحب ر و مذہب کسی کتاب دینی امید تھا عشرین مالک نام دینی سنیوں میں بد اور نشان تو دی ہی باین و را ہی اصل ولی سند  
و بوج و باد و بانا نام طوطی علوم و فضل کا سنیہ دین بید و بد و طوطی علیہ فی ابی شخصہ سر و قد میں ای ہی خیرات کی ہیں تو بد شرعی  
کون خطاط ولد الحجام کی بد کتب کتابی اور محملی قدما ہی ہیں اور کون خطاط ولد الحجام فی بد جو کہ کتاب ہمارستان جابین قبل اس  
بد مطالعہ سترین باین و بد شرعی کہ عاقل و دینی را بخیر و حوائذ الی آخر تا حال اس بد فریز سابقہ صاف دلالت کرتا ہی کہ مراد مالک  
علوی شیعی ہے کہ ہر گاہ قبحه باری شایسته مقصود و خوش بین نہ آید حکم حضرت مالک شیعی تعالی مخلوک کی جانب توجه فرمایا کہ بد کلام بدیان  
ہی او مالک محمد شیعہ کہ سائل دینیہ میں اوسکی ترضی و تجویز مرضی ہو بات ہی نہیں تبا یا اگر علوی مذکور کا قبیحہ باری طرف توجہ اولہ  
اور بعد بایکس اوس توجہ طرف تعالی مخلوک کرنا کون خیر ثابت کر لیا تو بد فریز سابقہ ہر سنا تھا اگر بد ہی متعہ میں فرادین کو بد  
میں ہوتا بدیان تعریف و طوطی طاف را علوی شیعی قبحه باری شایسته مقصود و خوش بین نہ آید حکم حضرت مالک شیعی تعالی مخلوک کی جانب

اول خانہ جنیت و خانوادہ ولایت در تو فروز آمد و اوس علوی شیعی کے خجہ بازار سی و طی فی اعلیٰ ہے بظاہر ہی اگر خجہ بازار سی یاوس  
سور کو تو طرف باجی ملک کے کیا تھا تو متوجہ تھا ملک کو طرف ہوتا ملک جو ہر خجہ بازار سی منظور تھا اوس کی طرف توجہ کرتا تو دلائل اس قرینہ سبب  
کی اس امر پر کہ مراد مالک ملک کو سی و بی علوی شیعی طالب و خوشنکار خجہ بخدادی تھا اور شیخ دین سی مالک مجتہد شیعہ ہی کا مدعی ہے بھار غیر ظاہر  
اور برہہ خفایا میں یہ قرینہ سبب قیدہ وال ملک اول ہے اسی امر پر کہ مالک ملک اور بی اور علوی شیعی خوشنکار خجہ بخدادیہ شخص دیگر ورور اوشیخ دین  
کلام شاعر اور بقولہ ملک ملک میں ملک ملک نام سینان ہے ہی وہو المطلوب و اطل بایعہ ہے بھار اور کون خرطام ولد الحیام فی ہر جو کہا میں یہ  
فصل ملک کا ہی نہ کسی تصدیقی یا فاروقی کا یہ ہر ج کہا کیونکہ صدیقی یا فاروقی اگر خوشنکار کرتا تو دست عمر کی بگڑ کو کسی لوطی یا رشکے خوشنکار سے  
کرنا نہ خجہ بخدادیہ اور کون خرطام ولد الحیام فی ہر جو کہا بالفرض اگر کسی دیکھل ثابت ہو کہ وہ ملک غیر مالک ملک کا تھا تو اس جرم و یقین کا کون  
ہی نہ وہ مالک ملک شیعہ امامت تنازع یہ ہی کلام مجتہد نامہ ہی کیونکہ اگر وہ نافع کو نخر من کو نہ نافع اوس کی جرم و یقین کا نہیں تو کوئی دل  
توی و دست جو اس جرم و یقین کا کون خرمین نہ سکنا اور نہیں کہا حال ملک نافع کون خر کی جرم و یقین کا وہ مالک ملک شیعہ تھا اور مال تو  
ملک ملک شیعہ ہی ہوئی گا مستدال کرنا اوس ملک ملک کا جواز فصل مذکور بقول شیخ دین مالک کے ظاہر ہے کیونکہ نہ ہی شیخ دین اور مجتہد مشہور جہا  
ور ای بایہ میں نہیں ہے اور کون خرطام ولد الحیام فی ہر جو کہا بآئینہ ہر گاہ ثابت ہو کہ اس مالک ملک اور مالک ملک شیعہ ہی مالک شیعہ ہی مالک شیعہ ہی کلام  
سرم کا سبب معلوم نہیں کہ ہر مذکور کہا سنی ثابت ہو اور کون خرمی فی ثبوت و ثبات کے اوس کو ثابت کہیں کہا **قَالَ** صاحب السمع انا قلت  
حال امام دیگر سینان کہ شافعی ثبوت بایہ شیعہ فی الدلالتشور اخلاص الظہار و مالک کے مذاق الشافعی و الخلیفین عجل بن محمد اللہ  
عبد اللہ کہ ان الشافعی سئل عنہ فقال ما صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلیکد فی خرمین و القیادہ حلال **قَالَ** صاحب السمع  
امام دیگر سینان شجہ دیگر امام سینان کی ایراد میں شاید قلم جو میں قدم کو زائد غرض ہوئی والا امام دیگر سینان اور نیز ہی اور دیگر امام سینان اور جہا  
میں جہا کا کھنٹی ہر حال ہر گاہ ناخن عید دہ بہ سخت و خارج ہی روئے محولہ در المنور کا جواب ملاحظہ ہوئی قسطا شیخ صحیح کا میں ہے کہ جب اوصاف  
صلی علیہ وسلم کو گوش فرمایا بحلف و ایمان غلا و شد و بتایا کہ مالکہ لکن کلا کہ کہ اھو لھذا لکن ابی عبد اللہ علیہ السلام  
فذلک فان الشافعی علی خرمین سستہ کا میں کہتہ یعنی قسم بخدا اوس فاسطی کوئی معبود و حتی نہیں ٹینک عبد اللہ بن الحکم  
اس بات میں امام شافعی پر جو شدہ لگایا کیونکہ امام شافعی نے اپنی تصنیف فوسنی حاکم ابون میں اس فصل کے تحت برض فرمایا حاصل کہ ہر گاہ شافعی  
تحریم فصل کے نص ثابت ہے اب سبکی مقابل تحلیل کا قیاس کیا کام کرتا ہے اس روایت ہی استدلال صحیح نہیں ہے کون سنہا ہی کہا می تری  
یا غلط ہے کیونکہ فصل میں لئی ہر تا ہی تو طوار غلط **قَالَ** صاحب السمع انا قلت ہر جو امام دیگر سینان کہا اس میں امام ہی کہ ان ہر نوں کی ہر ہر  
میں سی جو امام دوم ہے یعنی اوں امیر میں ایک اور امام ہر جو شافعی ہے وہ کہا ہی افضل مذکور کے تحلیل یا تحریم میں کوئی روایت نہیں ہے ہر جو  
نہیں ہی اور قیاس یہ چاہتا کہ وہ تحقیق حلال ہے کون خرطام ولد الحیام کا کہا کہ امام دیگر سینان شجہ دیگر امام سینان کہ ان دونوں فرق ہے  
جانبی نہ ہر تفرقات تطبیق بھی کہ ان محصلین سی دوڑ اور ہی ہو وہی کون خر کی ہے کہ ایامی مذکور کو سنہا ہر حال روئے مذکورہ در مشور میں  
خرج ملک و حاکم اور طبیب باجمع مذکورہ اور ان صلیغ فی موافق تحریر کون خر کی کہ مسترد و لیکر تنہا ہی ہو کہ مختلف تھا کہ کہ ابن عبد الحکم روی نے





دریافت کرنا چاہی گوئی کہ صاحب کہ مالک کہ کسی کہ نزدیک اور بین مستقر زمین یا مستقر ارباب صحت میں اور کون طرفہ یا بعد و کما بقدرہ کہ شہ  
 غالب ہی اس کے کہ کماں ثابت ہو کہ یہ نہ افقی کا ذریعہ آواستدال و جلیج کرنا افقی کا صفت من کو میری و الی کہ بعد صحت درستی افقی کا ہی  
 کسی سند پر کہ انجی نہ ہست صوم ہر سند ال صلت کا کرنا صریح و معقول یا یا قول جاکم کہ اوس کی کہ لعل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بقولہ انک فی اللہ  
 کہ در ہر صمیم کا ہی **باب** انصاف کا صنف فہمہ ہست کو جامع ہوتی کہ یہ مالک در اس صیغہ کہ قوم میں ہوتی کا مروتیا محمد بن حسن  
 ابو حنیفہ نامی در تحقیق اس فرقہ میں ہر انسان الی ان کہ ابو حنیفہ نامی کہ یہ کہینت بہ ہر ایک شخص کہی ابو حنیفہ ہم فہمہ بزرگ کہ جسکا حال کہی میں  
 ابو حنیفہ ہون کہ ہی کہ کا **باب** حاکم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کہ ملک او کہ ہم عظمیٰ اعادنا للہ و آتاک با با د صیر ذلک انظر ذلک و ما حدیث  
 و دار و لعلی و ابو حنیفہ و لعلی ابھی ابو حنیفہ کہ ہی میں اس کی کہ نام صادق کی حضور میں بڑا فرمایا ابو حنیفہ کہ اس علم ہی حکمو و حکمو عادی  
 رکھی ہر علم زراہ اور ابو حنیفہ اور ان دونوں کی اتباع کا رہے شافعی شریح کا ہی میں کہ در اس ابو حنیفہ ہی ابو حنیفہ مصر ہی ابو حنیفہ کہ کو حاکم  
 اور جنہا کہ تا نا مالک الی ان در ان الزمید کہ مجلس میں حاضر ہوا در دعویٰ کیا کہ نام حمید صادق اور ابی حنیفہ ہی میں ہر بنا ابو حنیفہ کی حکم ہی  
 اتباع کی ساتھ مالک و ابو حنیفہ کی جن کتب میں کہ ابو حنیفہ کا نام ایسی یا جسبی و کو مرتبہ بنا یا مراد اوس ہی ابو حنیفہ نامی ابو حنیفہ مصر  
 نام ابو حنیفہ ہلام کہ ہی کہ ہی ہست  
 بنا یا ایسی سب ہو کا کیا ابو حنیفہ المطالعین کے عدلیں مخالف کی کہ یہ لعلی حنیفہ کی اتفاق بن ثابت کا لفظ بڑا یا کا لعلی عینہ کی شریح  
 بعد راد فی غین ابو حنیفہ علی علی کے فہمہ کہ شرح میں مخالفت کی بنا ہی ان غنائی فی حوام صومف کو مرتبہ بنا یا یا و جو د کذب در ہست  
 او خلل تلبیہ ہست میں اس کا قضا یا عبارات مذکور کہ در محمد اصفان رہیم شہناہ واقع اس کہ اور حاجی صفت ارجاع دعت نمیدہ و اور حاجی  
 ہمیں قدر ہست کہ حال دخل در حقیقت ایمان سینہ نہ زائکہ شریح ہست ہست ہست ہست ہست ہست ہست ہست ہست ہست ہست ہست ہست ہست  
 انہر ہست  
 موس بن نام کہ در ان در کام نفیس یا بجا واقع ہست  
 تمام ہست  
**باب** کہ ہر ہست  
 کی ہست  
 ابو حنیفہ کہ میں ابو حنیفہ نامی فرقہ میں ہی ہوتی ہیں سند و سکی کتب یا ہست ہست ہست ہست ہست ہست ہست ہست ہست ہست ہست ہست ہست ہست  
 ہست  
 فی میں اور اگر اوسین ہست  
 کہ اوسکو تیرا ہی نافع و ہمار میں ہست  
 مصریہ او کہ ابو حنیفہ و ابو حنیفہ ہست

[illegible]

مجلسه

122

المحضر

[illegible]

[illegible]

[illegible]





لکھا گیا ہے کہ قول عبد الرحمن بن القاسم میں نماز میں رکعت اٹھانے سے پہلے سے نہ پڑھتا ہے نہ قلم پڑھا اور نہ رکعت  
 پڑھتا ہے کا لا ینفی عنہ اس لئے کہ مسئلہ مصومین کو ن کر کا بار بار ان تاویلات علیہ وہ یہی من نسخ التلبکات زبان قلم پڑھا اور نہ رکعت  
 بی سود کرنا سو کہ ثابت یا جنہ کی مقصود نہیں ہو سکتا اور کون خرطام ولد الحجام تہہ جو کہا ایدہ اور جمہور اہلسنت اسکی علت کی غافل نہیں  
 چلانی مسئلہ آخر یہ کہ نکتہ ایہ امام محمد بن رازک اور خود مسئلہ کی ہے امام محمد بن رازک امام سنیان کے تفسیر کبیر میں یہاں تفسیر یہ خساء کہ جس  
 الایہ کی کہنا مسئلہ الثالث ذہب اکثر العلماء الا ان المراد من یتیمان اولاد غیر یتیمین یا یتیمات من برہانہ کہ قلم تہہ تاکہ شتم  
 محمول علیہ ذلک ونقل نافع عن ابن عمر انہ کان یقول ما لہم من کہ یتیمون انما النساء اذ باء وسائر الناس کنبنوا نافعاً فی هذا الزمان  
 وهذا قول مالک واخذوا السید منہم من شیخہ انفقہ کون خرا اور اسکی اذناں دیکھیں کہ امام رازک اور کا کہنا کہ تجوز بیان ہمارے  
 و ماہرین قول مالک حوالہ الامام ابو ابراہیم سیاق سے اور مسئلہ کی شرح صحیح بخاری میں کہا کہ نقل اباحہ ذلک من جماعہ من اسلف لہذا کا حاکم  
 وظاہر الکیہ ونسبہ شجاعہ کثیر من الثقات والذابین کا ما الہیہ مالک دروایا کثیرہ تاکہ ابو بکر الجعفی احکام الفکر لہ  
 المشہور منہ ذلک اباحہ و انما یفوقہ ہذا الذکا لہ لفقہا و شناعہا و عہد انہ من آئندہ فی بنفیعہ عنہ انتقاہ عبادت  
 مسئلہ میں تصریح ہے کہ امام الامام مالک روایا کثیرہ اباحت فعل مذکور میں رسولی بن اور ابو بکر حبیب احکام القرآن میں کہا کہ مالک سے اباحت  
 اسکی مشہور ہے اور اصحاب مالک نے اس قول کی ایک کڑی تہہ سبب قبح و شاعت اس فعل کے اور اباحت فعل مذکور کی عند مالک ایسی شہرہ کہ نفی صحیح  
 مالک سے منفع نہیں ہو سکتا اور قول جامع کا ہاستان میں کامر اسکا منافع مصومین قول کون خر کا کہ ایدہ اور جمہور اہلسنت اسکی علت  
 قائل نہیں اور وہ یہ دفع ہی اور عبادت مسئلہ کی جو کون خر فی فعل کے مذہب احمد و اشہو مالک حنفیہ و صاحبہ و جمہور التخریم یصح علیہ  
 کون خر کا سبب دخل و تصرف معلوم ہوتا کہ کیونکہ یہ عبادت مسئلہ منقولہ کون خر محارض و منافع ہے اس عبادت مسئلہ کی جو بھی میان فعل  
 اور عبادت مسئلہ منقولہ حقیر کو جو کہ صاحب سہم تاق نے نقل کیا ہے اور جو کہ کون خر نے اسکی محبت میں کام نہیں کیا بلکہ اسکو تسلیم کر کی جوابات  
 و ایدہ دہن کہ غیر ہے اسکو رو کیا ہے بالکل عبادت تفسیر کبیر بخاری ثابت ہوا کہ مالک مالک امام سنیہ سنیہ قائل اباحت و علی غرہا بار الازواج کا ہے  
 و علی غرہا التماس عبادت مسئلہ شرح صحیح بخاری سے قائل ہوا امام مالک کا اباحت مذکور بروایا کثیرہ بلکہ قائل ہوا جماعت سلف کا سنیہ سنیہ کا  
 و اکثر صحابہ و تابعین کا چاہا مذکور واضح مصومین قول کون خر کا کہ حرمت اسکی جمیع علیہا اصحاب ملت برہا یعنی سنیہ سنیہ کا ہی باطل محض و مذکور سنا  
 کون خر کا ہے اور کون خرطام ولد الحجام تہہ جو کہا لکھنا اذ ارشاد و غیرہ واضح ہوا کہ اس فعل کے قائل اور فاعل رضخہ خفہ اور  
 او کی ایدہ مقررہ مقررہ بن فضل اللہ فلا یجوز انما و حق لہم اسکا جواب کہ کہ چکی میں کہ ایدہ امام علیہم السلام بریدہ خدی محض کون خر کا ہے  
 استبعاد ارشاد مسئلہ ثابت نہیں ہوتا اور جو کہ صاحب سہم تاق ہی اور غیر ہی کہ کہ چکی کہ یہ مسئلہ مختلف فیہا میں الامامیہ ہی اکثر  
 علیہ ایدہ اسکی حرمت کے قائل ہیں اور بعض اسکو کہ وہ کبرہت شدیدہ خطہ کہتی ہیں تو لکھنا کون خر کا عبادت کتب ایدہ کا تحصیل حاصل و ظاہر  
 باطل ہے اور کون خرطام ولد الحجام فی جو بار بار کرار بی سود ہے کہ کلام ابن عمر بن شہیر فی معنی میں کیا ہے اور ہر او سیر ترقی کے کہ شائع  
 آیت تہہ کہ ام ایہ میں اور اقوال علماء و جابر کتب میں جو اس مسئلہ خاص میں وارد ہیں بلا وجہ کو معنی میں کیا کہا اور یہاں عبد الرحمن بن القاسم

[illegible]

سجدانند که بر رخم زمانه بیایان آیدین دلکش فغانه





خباب میرا اس حضرت عباس پر وراثت اور خلافت کو کیوں عرض فرماتی اور حضرت عباس خباب میرا اس کو بیعت خباب میرے کیوں جانتی تھیں  
 و لکن من المشائخ **أقول** تون غلط فہم ہو کہ خلافت کو ارث بتاتا ہی خلاف ارث ہی تو ابو بکر و عمر پیغمبر خدا کی ارث یعنی  
 اس شریعت کی موافق ہی شریعت خیر البشرین تو ابو جہود و اولاد و اولاد ارحام کے سسر ارث نہیں پاتے اور جنس المؤمنین کے اندر ان میں قبول ارث  
 میں کو ہے عم مودہ ہی خلافت کا تو کچھ اشارہ ہی نہیں بلکہ جن المؤمنین میں عباس اس نظم کے پیغمبر ہی کہ طائے حکم پیغمبر خدا و انصار و ذو النجاشہ و  
 ہ عامہ و آزادہ و پیراہن و دلدار و غیرہ حاضر کئی اور پیغمبر خدائی وہ مسیح جاب محمد و لدن ہا تھا خباب میرا ان پیغمبر میں دیدار کون غرض بھی کہ پیغمبر خدا  
 اپنی حیات میں یہ سب باب خباب میرا کو دیدن یا دلا نا ہے اس خلافت پر وزیر کا نام کہ حاضر غائب خباب میرا کو جانشین و وارث و وصی پیغمبر کا  
 جانشین اور خلافت پر وزیر کو یاد رکھیں اور خوف بمقابلہ عباس کے کہ وہ گم اور اسکی اذنا ب مانع تحریر وصیت کے ہو گئی اور یہی خیال اس سر کے  
 کو خم غدیر میں حکم شد پیغمبر جمع ہزار راہبوں میں استخفاف موقع میں آچکا ہے اس وقت اسکی تصریح نفراٹھی کون غلط فہم نے عدم کے دہر کا  
 دینی کو ذکر سہاگ اور ادا اور کجائی اسکی خلافت کو ارث نہ ادا اور کون غرضی جو کہا کہ خباب میرا روز غدیر خلافت میں نہ تھی والا پیغمبر خدا حضرت عباس  
 خلافت کو کیوں عرض کرتے ہیں کہ اب ہے پیغمبر خدائی ہرگز خلافت کا ذکر نہیں کیا اور نہ جن المؤمنین میں ذکر خلافت کا ہی ہو کون غرضی جو کہا اور حضرت  
 عباس پیغمبر خدا کو بیعت خباب میرا کیوں جانتے یہ بھی دھوکا و غلط فہم ہے ورنہ ظاہر ہے کہ عم رسول خدا اسے اس وقت کہ وقت رحلت پیغمبر خدا کا تھا  
 تھا اور غانہ ہدایت کا شانہ پیغمبر خدا کا ہاجرین و انصار سے برابر ہوا تھا سب جہاں کو بیعت خم غدیر کی با اشارہ یاد دلا کر نوکید و توشیح اویسی بیعت  
 تھی کیونکہ عم رسول خدا کو ارشاد پیغمبر کا دلا دے کہ تم خا عین یاد تھا جانتی تھے کہ لائحہ نقض عہد و مکتب بیعت ضرور کرنا تھی اسو سہلی نوشیق و ناکیہ  
 بیعت کے لئے وہ بیعت سب کو یاد دلائے بیعت خباب میرا کے نہیں جانتے پیغمبر خدا احتجاج جانے کی سنتے و نہ انجیم پیغمبر کو کہ عالم علم کے  
 تھی اور عقل کامل رکھتی تھے کہ عقل اور حجاج جانے کا کہتا ہے حق اللہ حاکم و قطع یدہ اللہ و خذ اللہ فی الذل دین و اخذہ غدہ لک  
 یہ ہے کہ جواب استفتاء جو کون خزنے کا ہے غلط شخص ہے جواب باصواب استفتاء کا یہ ہے کہ حدیث میں کثرت سولہ حکم نیکہ سولے  
 معنی اولے بالصرف قرآن شریف میں موجود ہے اور تقریباً صد حدیث مذکور کے المست اولے کہ میں انفسکم قالو ابلی کے بیان میں ہے

متبعین ہیں خلافت کا فضل خباب امیر علیہ السلام میں نص ہے اور انکار قوم انکو

و کبری لاکذب قبیح ملک کفر تفسیح لغتہ اللہ علی

المقوم الخاصين اور تطابق عداوت

وہیں ستر و عرفی ہیں جسے صرف ایک

لطیفہ ہی واللہ اعلم

بالتقريب



٢٩١٨٦
الرقم ٢٤

بسم  
 في تاريخ  
 في شهر